قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

محکمہ تعلیم، وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

سہ ماہی

اردو دنیا

نئی دہلی

ر:ایک　　　　شمارہ: دو

اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۹۷

سہ روزہ قومی سیمینار ۱۷تا ۱۹ر نومبر زیر اہتمام قومی اردو کونسل کا ایک منظر۔ پروفیسر طاہر محمود، چیرمین اقلیتی کمیشن،
ڈاکٹر راج بہادر گوڑ، نائب صدر نشین قومی اردو کونسل، جناب ایس۔ آر۔ بومئی، مرکزی وزیر برائے ترقی انسانی
وسائل، جناب علی سردار جعفری، جناب بودو گنگادھرن، جوائنٹ سکریٹری (زبان) وزارت ترقی انسانی وسائل اور
ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ، ڈائرکٹر قومی اردو کونسل (مائک پر)۔

انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں مورخہ ۱۸ر نومبر فروغ اردو زبان کے جامع منصوبے پر بحث کا ایک منظر۔ پروفیسر اے۔ ایم۔ خسرو،
ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ، ڈاکٹر راج بہادر گوڑ، جناب ایس۔ ایم۔ ایچ۔ برنی، پروفیسر مغنی تبسم، جناب محمد افضل، جناب زیدر

سہ ماہی

اردو دنیا

جلد۔۲، شمارہ۔۴
اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۹۷ء
☆ مدیر اعلیٰ
ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
☆ مدیران
انوار رضوی۔ بشیر احمد
فون: صدر دفتر، دہلی
6103381, 6103938
6109746, 6179657
فیکس: 6108159
حیدر آباد برانچ 515139
☆ ناشر: ڈائرکٹر
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل
محکمہ تعلیم۔ حکومت ہند
☆ طابع: ڈائرکٹر
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل
محکمہ تعلیم، حکومت ہند
☆ کمپوزنگ: (۱) انجمن ترقی اردو (ہند)
اردو گھر، راؤز ایونیو، نئی دہلی۔2
(۲) قومی اردو کمپوزنگ
آر۔کے۔پورم، نئی دہلی
☆ طبع: جے۔کے۔ آفسیٹ پرنٹرس، دہلی۔6
☆ مقام اشاعت: قومی اردو کونسل
صدر دفتر: ویسٹ بلاک۔1، ونگ۔6،
آر۔کے۔پورم، نئی دہلی۔110066
شاخ: گرین ہاؤس، دوسری منزل
نام پلی اسٹیشن روڈ، حیدر آباد۔2

ریاستی اردو اکادمیوں کی سرگرمیوں پر مشتمل

(خصوصی شمارہ)

☆ اداریہ 3
☆ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ارکان 5
☆ تازہ بہ تازہ نو بہ نو۔ قومی اردو کونسل کی سرگرمیاں 7
☆ خطبہ استقبالیہ۔ ریاستی اردو اکادمیوں کی چنڈی گڑھ کانفرنس .. 9
☆ شمع فروزاں۔ اردو اداروں کی سرگرمیاں
☆ اتر پردیش اردو اکادمی 13
☆ اڑیسہ اردو اکادمی 17
☆ آندھرا پردیش اردو اکادمی 18
☆ بہار اردو اکادمی 29
☆ جموں کشمیر اردو اکادمی 31
☆ دہلی اردو اکادمی 34
☆ کرناٹک اردو اکادمی 39
☆ گجرات اردو اکادمی 44
☆ راجستھان اردو اکادمی 46
☆ مغربی بنگال اردو اکادمی 50
☆ مدھیہ پردیش اردو اکادمی 55
☆ ہریانہ اردو اکادمی 57
☆ ریاستی اکادمیوں کی چنڈی گڑھ کانفرنس کی سفارشات 62
☆ معاصر اخبارات سے 64
☆ اعتراف، اعزاز، اکرام، استقبالیہ 71
☆ وفیات۔ رفتید و لے نہ از دل ما 73
☆ قومی اردو کونسل کے نئے سربراہ سے دو باتیں۔ پروفیسر محمد حسن 78
☆ آفتاب آمد۔ گوشۂ فروغ کتب 80
☆ برطانیہ میں ہندوستانی زبانوں کی کانفرنس 90
☆ بزم خیال۔ قارئین کے خطوط 99
☆ فہرست کتب 100
☆ رعایتی قیمت پر دستیاب کتب 110

جامع
انگریزی۔اردو لغت
حصہ اول تا چہارم
شائع ہوگئی
مدیر اعلی
کلیم الدین احمد

☆ محققین، مترجمین، دفتری اہل کاروں، اساتذہ، قانون دانوں، اہل علم و قلم، صحافیوں، طلبہ اور عام لوگوں کی روزمرہ ضروریات کے لیے یکساں افادیت کی حامل یہ انگریزی اردو لغت ڈھائی لاکھ سے زائد الفاظ واصطلاحات و معانی کا احاطہ کرتی ہے۔

☆ یہ لغت دنیا کے کسی بھی موضوع پر انگریزی الفاظ کے اردو مترادفات فراہم کرنے میں آپ کی مدد کرے گی۔

☆ تمام مروج علوم وفنون سے متعلق انگریزی/اردو الفاظ واصطلاحات کا ایک جامع ذخیرہ۔

☆ مترادفات، محاورات اور تشریحات سے مزین اپنی نوعیت کی پہلی مستند، وقیع اور ضخیم لغت جو ویبسٹر کو بنیاد بنا کر تیار کی گئی ہے۔

☆ اردو زبان میں نئے سائنسی تصورات اور نئی علمی جہتوں کے اضافے کے ساتھ۔

☆ اکیسویں صدی کے علمی تقاضوں سے ہم آہنگ ....

☆ دو سو سے زائد سائنسی وسماجی علوم وفنون پر محیط ....

☆ امریکی / برطانوی انگریزی کے الفاظ کی صراحت کے ساتھ ....

☆ قومی اردو کونسل کا ایک یادگار کارنامہ .... ایک تاریخی دستاویز

بڑا سائز ۹×۵×۱۱۔ عمدہ کاغذ، بہترین طباعت .... کمپیوٹر شدہ کتابت

مضبوط و مطلا جلد .... صفحات: حصہ اول (۱۲۱۷، قیمت ۴۰۰)، حصہ دوم (۱۰۶۲، قیمت ۶۰۰)، حصہ سوم (۱۰۹۱، قیمت ۶۰۰)، حصہ چہارم (۸۶۶، قیمت ۶۰۰)

براہ راست طلب فرمائیں یا کسی کتب فروش سے رابطہ کیجئے۔

قومی کونسل۔ صدر دفتر : ویسٹ بلاک۔۱، ونگ۔6، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔110 006

حیدر آباد شاخ : گرین ہاؤس، دوسری منزل، نام پلی اسٹیشن روڈ، حیدر آباد۔500002

اداریہ

نیا راگ ہے ساز بدلے گئے ۔ زمانے کے انداز بدلے گئے

اردو دنیا کا زیر نظر شمارہ بروقت حاضر ہے۔ گزشتہ شمارہ (جولائی تا ستمبر ۱۹۹۹ء) میری ادارت میں پہلا شمارہ تھا۔ قارئین کرام کو پسند خاطر ہوا، بعض حضرات نے اس قدر تعریفیں کیں کہ مبالغے کا گمان ہوا۔ ہر چند کہ مبالغہ مشرقیت کی شناخت اور حسن ہے مگر یہی ہماری کمزوری بھی ہے۔ آج انسان مشینی عہد سے گزر کر برقی (Electric) اور پھر برقیاتی (Electronic) عہد میں داخل ہو چکا ہے۔ طبیعیات کی گرم سیر وادی سے گھوم کر مابعد طبیعیات کے گلشن میں واپس آگیا ہے۔ حقیقت پسندی کو لباس مجاز کی زیادہ ضرورت نہیں رہی۔ تاہم محبتوں اور پذیرائی کے لیے متشکر ہوں۔

نہ صرف مجھے بلکہ ادارے کے رفیقان کار کو بھی اپنی کوتاہیوں اور کمیوں کا علم ہے جو لوگ کاروبار طباعت کے رمز آشنا ہیں، جانتے ہیں کتابت (کمپوزنگ) سے طباعت کے مراحل تک کئی لوگ اصل تحریر میں بعض اوقات حیرت انگیز تبدیلی کے محرک ہوتے ہیں۔ اب مشینی کاتب تو گوشت پوست کے کاتب سے کہیں زیادہ کرتبوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ انسان کہتا تو ہے "تو گل آفریدی ایاغ آفریدم" مگر ایاغ میں گلوں کی خوشبو، رنگ اور رس کہاں ہے۔ بہر کیف چند خطوط کے کچھ اقتباسات زیر نظر شمارے میں پیش ہیں جو خوان تکلم میں نمک کی حیثیت رکھتے ہیں کہ اس سے زیادہ کی گنجائش نہ تھی۔

گزشتہ پانچ مہینوں میں قومی کونسل برائے فروغ اردو نے کئی سمتوں میں منصوبہ بند پیش رفت کی۔ طباعت کے پروگرام کے تحت چار کتابوں کی دوبارہ طباعت ہوئی، انسائیکلوپیڈیا کی تینوں کلیدی جلدیں طبع ہو گئیں، مدارس اور کتابت مرکزوں کی مالی معاونت کی گئی۔ یو۔ این۔ آئی (اردو سروس) کو ۱۰ لاکھ روپے دئے گئے۔ صحافت اور اردو ذرائع ابلاغ و ترسیل کی ترقی کے لیے ہندوستان گیر پیمانے پر مقتدر صحافیوں (بہ شمول ڈی۔ اے۔ وی۔ پی۔ کے افسران پی۔ آئی۔ بی۔ کے افسران، ان کے تکنیکی عملے اور انتظامی عہدیداروں) کی قومی اردو کونسل کے دفتر میں میٹنگ ہوئی، پھر چنڈی گڑھ میں ہندوستان کی تمام ریاستی اردو اکادمیوں کی کانفرنس ہوئی جس نے فکر انگیز اور نتیجہ خیز سفارشات پیش کیں۔ اردو زبان اور اس زبان کے ذریعہ دیگر مضامین کی تدریس کے معیار کو بہتر بنانے، ابتدائی سطح سے اعلیٰ سطح تک علمی اور تعلیمی زبان اور اس میں استعمال ہونے والی اصطلاحات و تصورات میں بتدریج تبدیلی کے لیے اساتذہ کرام، ارباب علم اور NCERT کے ذمہ داروں سے کئی دفعہ ملاقاتیں ہوئیں جن سے نئے امکانات روشن ہوئے۔ ابھی تک اردو حلقوں میں ادب کے فروغ، خاص طور پر "تخلیقی ادب" کے فروغ پر زیادہ توجہ تھی اب زبان اور اس کی توسیع روزمرہ کی زندگی، کاروبار، اور سرکاری سطح پر اس کے استعمال، اردو تعلیم کی اسکولوں میں توسیع اور معیار بندی کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔ اردو اور دیگر ہندوستانی زبانوں خاص طور پر "ہندوستانی زبان" جو ہندی اردو کی ماں ہے کس طرح سے نو آبادیاتی فکر کے منفی اثرات سے مسموم ہوئی اور عام لوگوں کو غلط فہمی کا شکار بنایا گیا، قومی اردو کونسل اسے سامنے لانے کی سعی کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ۱۷ر نومبر سے ۱۹ر نومبر تک سہ روزہ سیمینار منعقد کیا جارہا ہے۔ اس میں آئندہ ۲۵ برسوں میں اردو کے فروغ کے لئے جامع منصوبہ سازی اور عملی اقدامات اور ترجیحات پر بھی غور و فکر ہوگا اس کے لئے ہندوستان کے بہترین اذہان کو دعوت فکر دی گئی ہے۔ سیمینار کی مکمل رپورٹ اور مقالے فکر و تحقیق میں پیش ہوں گے اور اجمالی رپورٹ اردو دنیا میں شائع ہوگی۔

اردو دنیا کا زیر نظر شمارہ بھی گزشتہ شمارے کی طرح دستاویزی اہمیت کا حامل ہے۔ ریاستی اردو اکادمیوں کی سرگرمیوں کی رپورٹیں گرچہ طویل ہیں مگر جب تمام رپورٹوں کو ایک ساتھ زیر نظر رکھا جائے گا تو قارئین کے سامنے سے وہ غبار دور ہوگا جو اردو کے دانا دشمنوں اور نادان دوستوں کے سبب پھیلتا جارہا ہے۔ وہ غلط فہمی جو انھیں اس تشویش میں مبتلا کرتی ہے کہ اردو ہندوستان سے ختم ہو رہی ہے۔

اردو زبان کے فروغ کے لئے قومی کونسل کے سامنے جو منصوبے ہیں ان کی طرف چنڈی گڑھ کانفرنس کی استقبالیہ تقریر میں مجمل اشارے کئے گئے ہیں وہ تقریر بھی زیر نظر شمارے میں پیش کی جارہی ہے۔ کہنے کو باتیں بہت ہیں مگر میر کے مندرجہ ذیل شعر پر گفتگو تمام کرتا ہوں۔

فرصت بود و باش یاں کم ہے ۔ کام جو کچھ کرو شتاب کرو

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ

(ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان)

گراں مایہ جریدہ ارزاں قیمت پر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل۔ محکمہ تعلیم۔ حکومت ہند

ویسٹ بلاک 1 ونگ 6۔ آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔

کا

علمی اور تحقیقی رسالہ

ششماہی [illegible] **فکر و تحقیق** نئی دہلی

شمارہ جنوری تا جون 1997ء

276 صفحات، قیمت صرف 30 روپے

عنوانات:

در مدح ٹیپو سلطان	پروفیسر محمد حسن
حکیم محمد احسن اللہ خان	پروفیسر محمد انصار اللہ
اردو شاعری کو فراق کی دین	ڈاکٹر راج بہادر گوڑ
دکنی اردو میں تہذیبی یک جہتی	ڈاکٹر سیدہ جعفر
جدوجہد آزادی اور مسلم خواتین	خان عبد الودود
عروض و معروض	ڈاکٹر کمال احمد صدیقی
حیات امیر مینائی: کچھ نئے ماخذ	ڈاکٹر شائر اللہ خاں
جادہ ملا	رفعت سروش
جوش و فراق کی رباعیات	
تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر محمد یعقوب عامر
موازنہ سرور سلطانی اور شاہنامہ اردو	بشیر احمد

اس کے زیادہ تر مضامین اخبارات و رسائل نے نقل کر کے شائع کر دیے ہیں۔ جو مضامین کی اہمیت اور قدر و قیمت کا بین ثبوت ہیں۔ آج ہی طلب کیجئے۔

[illegible]

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کے ارکان

۱۔ جناب ایس۔ آر۔ بومئی — صدر نشین
مرکزی وزیر فروغ انسانی وسائل

۲۔ ڈاکٹر راج بہادر گوڑ — نائب صدر نشین
چنبیلی کامنڈوا، ۱۔۸۔۱/۹۹
سوریہ نگر، حیدر آباد۔۵۰۰۰۲۰۔

۳۔ جناب راجندر ملہوترا — رکن
پوسٹ بکس نمبر۔۳۰،
انبالہ کینٹ۔۱۳۳۰۰۱۔

۴۔ جناب نریندر لوتھر — رکن
۸/۲/۶۹۷/۶، روڈ نمبر ۱۲،
بنجارہ ہلز، حیدر آباد۔۵۰۰۰۳۴۔

۵۔ پروفیسر جگن ناتھ آزاد — رکن
اے۔۲۵، گورنمنٹ کوارٹرز
گاندھی نگر، جموں۔ توی۔۱۸۰۰۰۴۔

۶۔ ڈاکٹر لئیق صلاح — رکن
شعبۂ اردو، گلبرگہ یونیورسٹی
سیدام سٹی، گلبرگہ (کرناٹک)۔

۷۔ محترمہ جیلانی بانو — رکن
۱۰۸/۱/۷، معظم پورہ،
حیدر آباد۔۵۰۰۰۰۱۔

۸۔ ڈاکٹر آزاد گلاٹی — رکن
بالمقابل ایس۔ڈی۔ایم۔ریزیڈنس،
سرکلر روڈ، نابھا (پنجاب)۔

۹۔ پروفیسر ملک زادہ منظور احمد — رکن
ڈی۔۱۴، کملا نہرو نگر، ہرنگ روڈ،
لکھنؤ۔۲۲۶۰۰۱۔

۱۰۔ پروفیسر گوپی چند نارنگ — رکن
ڈی۔۲/۵۲، سرو دوے انکلیو،
نئی دہلی۔۱۱۰۰۱۷۔

۱۱۔ پروفیسر عبدالمغنی — رکن
اردو بھون، اشوک راج پتھ،
پٹنہ۔۸۰۰۰۰۵۔

۱۲۔ پروفیسر نظام الدین ایس گوریکر — رکن
بیت الشرف، بندر روڈ،
کلیان۔۴۲۱۳۰۱۔

۱۳۔ جناب شاہد صدیقی — رکن
ڈی۔۲۱، نظام الدین،
نئی دہلی۔۱۱۰۰۱۳۔

۱۴۔ جناب ابوالفیض سحر — رکن
پاکٹ۔۴، فیز۔۱، جی۔۶۷،
میور وہار، نئی دہلی۔

۱۵۔ جناب کشمیری لال ذاکر — رکن
سکریٹری ہریانہ اردو اکادمی
۵۱۶، سیکٹر ۱۲،
پنچکولہ۔۱۳۴۱۰۹ (ہریانہ)۔

۱۶۔ محترمہ سلمیٰ صدیقی — رکن
دی نش۔II، حسن آباد لین،
سینٹ فرانسس ایونیو،
سانتا کروز (ویسٹ)، ممبئی۔۴۰۰۰۵۴۔

۱۷۔ جناب احمد سعید ملیح آبادی — رکن
مدیر روزنامہ آزاد ہند
۲۵، ایڈین ہاسپٹل روڈ، کلکتہ۔۷۰۰۰۷۳۔

۱۸۔ جناب مجتبیٰ حسین — رکن
۰۰۲، انگر پار مینشنس،
پٹ پڑ گنج، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۹۲۔

۱۹۔ پروفیسر محمد زماں خاں آزردہ — رکن
حسن آباد، ریناواری،
سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۳ (جموں و کشمیر)۔

۲۰۔ جناب سید منظور احمد — رکن
رشید منزل، ایچ۔ آئی۔ جی۔ ۲ (نیو)
بڑا مکان لے آؤٹ، میسور۔ ۵۷۰۰۰۷۔

۲۱۔ جناب سید اعظم حسین سستی پوری — رکن
بزرگ دوار، ناتھو دوار،
سستی پور (بہار)۔

۲۲۔ ڈاکٹر سیدہ سیدین — رکن
سیدین منزل، جامعہ نگر،
نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵۔

۲۳۔ پروفیسر ایس۔ ایم۔ ایچ۔ رضوی — رکن
(سید مجاور حسین رضوی)
بہ حیثیت نمائندہ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن
۵۳۴، اتر سوئیا، حسن منزل،
الہ آباد۔ ۲۱۱۰۰۱۔

۲۴۔ جناب ایس۔ جی۔ اے۔ نقوی — رکن
سابق پروگرام ڈائریکٹر (آزاد لائبریری)
نمائندہ انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز
آزاد بھون، اندر پرستھ اسٹیٹ،
نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۲۔

۲۵۔ جناب ڈی۔ پی۔ شرما — رکن
جوائنٹ سکریٹری مشیر قانون — (بربنائے عہدہ)
شعبۂ قانونی امور وزارت قانون و انصاف
اور کمپنی معاملات، شاستری بھون،
نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۱۔

۲۶۔ لسانی اقلیتوں کے لیے کمشنر — رکن
۴۰، امرناتھ جہاں روڈ، — (بربنائے عہدہ)
الہ آباد۔ ۲۱۱۰۰۱۔

۲۷۔ جوائنٹ سیکریٹری (لنگویجز) — رکن
وزارت فروغ انسانی وسائل (شعبۂ تعلیم) — (بربنائے عہدہ)
شاستری بھون، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۱۔

۲۸۔ پروفیسر ایس۔ پی۔ شکلانی — رکن
کمیشن فار سائنٹیفک اینڈ ٹیکنیکل ٹرمی نولوجی (بربنائے عہدہ)
ویسٹ بلاک۔ ۷، آر۔ کے۔ پورم،
نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۶۶۔

۲۹۔ ڈاکٹر فرانسس اکا — رکن
ڈائرکٹر — (بربنائے عہدہ)
سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز
منساگنگوتری، میسور۔ ۵۷۰۰۰۱۔

۳۰۔ شری سے سنگھ — رکن
ڈائرکٹر، سنٹرل ہندی ڈائرکٹوریٹ — (بربنائے عہدہ)
ویسٹ بلاک۔ ۷، آر۔ کے۔ پورم
نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۶۶۔

۳۱۔ پروفیسر مہاویر سرن جین — رکن
ڈائرکٹر، کیندریہ ہندی سنستھان — (بربنائے عہدہ)
ہندی سنستھان مارگ،
آگرہ۔ ۲۸۲۰۰۵۔

۳۲۔ پروفیسر اے۔ کے۔ شرما — رکن
ڈائرکٹر، این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی — (بربنائے عہدہ)
اروندو مارگ، نئی دہلی۔

۳۳۔ مشیر مالیات — رکن
وزارت فروغ انسانی وسائل (شعبۂ تعلیم) — (بربنائے عہدہ)
شاستری بھون، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۱۔

قومی اردو کونسل کی سرگرمیاں

گزشتہ پانچ چھ مہینوں میں قومی اردو کونسل کی سرگرمیوں کا دائرہ اس قدر وسیع رہا اور رفتار اس قدر برق پا رہی کہ اسے چند صفحات میں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے لہذا غالب کی زبان مستعار لیتے ہوئے کہنا ہے سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لیے۔ اس لیے مجمل تذکرہ پیش ذیل ہے:

(1) جون میں ریاستی اردو اکادمیوں کی رابطہ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ اور اس کے بعد ہی 14 ستمبر 97 کو چنڈی گڑھ میں تمام ریاستی اردو اکادمیوں کی کانفرنس ہوئی اس میں سوائے مہاراشٹر اردو اکادمی کے تمام اکادمیوں کے سکریٹری اور نمائندے شامل ہوئے۔ اس کانفرنس کو اردو پریس کے علاوہ انگریزی، ہندی، اور پنجابی پریس نے بہت اچھی طرح سے اپنے صفحات میں جگہ دی تین دنوں تک اخبارات میں اسکا ذکر رہا۔ ہریانہ کے وزیر اعلی کو سمینار کا افتتاح کرنا تھا مگر اچانک مصروفیت کے سبب وہ شریک نہ ہوسکے وزیر محترم جناب سینی نے سمینار کا افتتاح کیا، کتابوں کی رسم اجرا ادا کی، مقامی حکام نے بھرپور تعاون دیا اور ہریانہ اردو اکادمی کے سکریٹری، بزرگ افسانہ نگار کشمیری لال ذاکر کے حسن انتظام کا مدعوئین پر گہرا نقش ثبت ہوا اس موقع کی چند تصاویر اور سفارشات زیر نظر شمارے میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ہندوستان کے لسانی پس منظر میں اردو زبان کے ارتقا پر ڈاکٹر ایم۔ حمید اللہ بھٹ کی استقبالیہ تقریر بھی شامل اشاعت ہے جو ارباب علم اور خاص طور پر ماہرین لسانیات کو دعوت فکر دیتی ہے۔ اور اردو دوستوں کو دعوت عمل توقع ہے اردو کے فروغ کو مہمیز دینے میں یہ تقریر مدوجزر اسلام کا مقدمہ ثابت ہوگی۔

(2) اردو صحافت اور اردو ذرائع ترسیل و ابلاغ کے فروغ کی کمیٹی کا جلسہ قومی اردو کونسل کے دفتر میں منعقد ہوا اس میں ہندوستان بھر سے اردو کے مقتدر صحافیوں کے علاوہ ڈی۔اے۔وی۔پی (DAVP) پی۔ آئی۔ بی (PIB) یو۔این۔ آئی اردو سروس (UNI) کے اعلی افسران نے حصہ لیا اور نتیجہ خیز مباحث کے بعد سفارش کی گئی کہ یو این آئی اپنی اردو سروس کو بہتر بنائے، اردو سروس کی زبان، ترجمہ اور نمائندوں کی توسیع وغیرہ کے علاوہ اہم ترین فیصلہ یہ تھا کہ اردو اخبارات کو یو این آئی اردو سروس کے استعمال کے معاوضے کے طور پر جو اخراجات ادا کرنے پڑتے ہیں ان کا نصف حصہ قومی اردو کونسل ادا کرے گی علاوہ ازیں ان تمام اردو اخبارات کو یہ رعایت حاصل ہوگی جنکی تعداد اشاعت 75 ہزار تک ہے۔ اس سے پہلے صرف انھیں اخبارات کو رعایت Subsidy ملتی تھی جن کی تعداد اشاعت 25 ہزار یا اس سے کم تھی۔ قومی اردو کونسل نے دس لاکھ کی رقم مذکورہ مد میں UNI کے حوالے کردی۔

اس کے باوجود UNI بورڈ نے اردو سروس بند کرنے کا ناخوشگوار فیصلہ کیا اور اس فیصلے کے خلاف تمام اخبارات اور دانشوروں نے احتجاج کیا وزیر اطلاعات اور خود وزیر اعظم کو مداخلت کرنی پڑی اور یہ تنازعہ فی الوقت ٹل گیا۔ اس ضمن میں ڈائرکٹر قومی اردو کونسل اور نائب صدر نشیں ڈاکٹر راج بہادر گوڑ نے خصوصی دلچسپی لی اور تگ و دو کی۔

اس ضمن میں مرکزی وزیر کابینہ پروفیسر سیف الدین سوز نے بھی ایک خط وزیر اعظم کو لکھا اور یو این آئی اردو سروس جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔

(3) اردو زبان کی تدریس کے لیے مضامین کے انتخاب، اس

کی نوعیت اور زبان کے معیار کو بہتر بنانے اور اردو ذریعہ تعلیم کی نصابی کتابوں کی معیار بندی کرنے، ترجمے کو طبع زاد سے قریب کرنے کے منصوبے کے تحت قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر نے اساتذہ کرام ارباب علم اور NCERT کے حکام سے کئی بار ملاقاتیں کیں۔

قومی اردو کونسل کے دفتر میں نشستیں ہوئیں، دہلی اردو اکادمی کے زیر اہتمام اساتذہ کے جلسے میں نصابی کتابوں کے معیار کو انگریزی کی نصابی کتابوں کے ہم مرتبہ کرنے کے موضوع پر ڈائرکٹر قومی کونسل نے فکر انگیز خیالات پیش کئے جس کی زبردست تائید ہوئی۔

پھر اساتذہ جامعات اردو نے دہلی یونیورسٹی میں ڈائرکٹر کو استقبالیہ دیا، اس کی صدارتی تقریر پروفیسر محمد حسن نے کی جو اسی شمارے میں شامل ہے، اس موقع پر بھی اردو زبان اور اس زبان کے واسطے سے دیگر موضوعات مثلاً طبعیات، کیمیا، کامرس، وغیرہ کی تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کا منصوبہ قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر نے پیش کیا۔

(4) 22 موضوعات پر ماہرین کے پینل کی تیاری میں خاصی پیش رفت ہوئی ہے نئے برس سے میٹنگوں کے سلسلے شروع ہوں گے۔

(5) چار کتابوں کی دوبارہ طباعت کی جا چکی ہے سہ ماہی اردو دنیا کے دو شمارے (پانچ مہینے کے اندر) شائع ہو چکے ہیں (بشمول زیر نظر شمارہ) سر سوتی سمان سے سمانت کتاب شعر شور انگیز کی چاروں جلدیں بھی دوبارہ شائع ہوئیں۔

(6) فکر و تحقیق کا ایک شمارہ شائع ہو چکا ہے۔ دوسرا نومبر 97 کے اواخر اور اسکے بعد کا شمارہ جو سمینار میں پیش کردہ مقالوں پر مشتمل ہے جنوری کے اوائل میں منظر عام پر آئے گا۔

(7) مولانا ابو الکلام آزاد اور بابائے اردو عبد الحق کے خوابوں کی تعبیر اردو انسائکلو پیڈیا کی تینوں کلیدی جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

(8) جامع انگریزی اردو لغت کی دو جلدیں شائع ہو چکی تھیں مزید دو جلدیں اسی ماہ کے اواخر اور دسمبر کے اوائل میں بازار میں ہوں گی۔

(9) پروفیسر محمد مجیب کی شہرہ آفاق انگریزی کتاب Indian Muslims. کا اردو ترجمہ ہندوستانی مسلمان کے عنوان سے دسمبر میں شائع ہوگا۔

(10) برسوں سے نایاب کتاب دربار اکبری کا عکسی ایڈیشن دسمبر میں منظر عام پر آئے گا۔

(11) نور اللغات میں صحت نامہ کے اضافے کے بعد اسے بھی عالمی کتاب میلہ سے پہلے قارئین کو پیش کیا جائے گا۔

(12) 17 نومبر سے 19 نومبر تک کل ہند سمینار منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے بعد فروری 98 میں بین قومی سمینار ہوگا جس کا موضوع ہے "نو آبادیت کے خلاف اردو کی جدوجہد"

(13) 10 مارچ کو پہلے کمپیوٹر شدہ کتابت مرکز کا افتتاح ہوگا۔

(14) 15 مارچ کو "آزادی کے بعد بچوں کے ادب" کے عنوان پر مبنی کتاب کا اجرا ہوگا۔

(15) 30 جون کو دو فلمیں جاری ہوں گی جن سے اردو ذریعہ سے حصول تعلیم اور اس کی کامیابی اور افادیت پر روشنی پڑے گی۔

(16) 2/ اگست کو "ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں اردو کے کردار" کے عنوان سے مجموعہ مضامین کی رونمائی ہوگی۔

(17) 17 سے 19/ نومبر کے سمنار کی چند جھلکیاں زیر نظر شمارے میں شامل ہیں۔

ریاستی اردو اکادمیوں کی چنڈی گڑھ کانفرنس میں
ڈائرکٹر قومی اردو کونسل ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ کی استقبالیہ تقریر

میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی طرف سے ریاستی اردو اکادمیوں کے مندوبین کو خوش آمدید کہتے ہوئے بے پناہ مسرت محسوس کر رہا ہوں مجھے امید ہے کہ فروغ اردو کے مشن میں یہ کانفرنس ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔ کچھ ناگزیر حالات کی وجہ سے پروگرام میں کچھ تبدیلیاں لانی پڑیں آپ کو زحمت ہوئی اس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔ اس کانفرنس کا افتتاح وزیر اعلیٰ ہریانہ جناب بنسی لال کو کرنا تھا لیکن پروگرام کی تبدیلی کی وجہ سے وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ مدر ٹیریسا (Mother Teresa) کی وفات ایک بڑا سانحہ ہے۔ اس عظیم خاتون نے ہندوستان کے عوام، یہاں کی خواتین اور بچوں اور معذوروں سے بے پناہ محبت کی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ان کی روح کو سکون ملے۔ اپنا خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ہم سب کھڑے ہو کر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کریں گے۔

"ہریانہ" ہندوستان کے نقشہ پر یکم نومبر ۱۹۶۶ میں قائم ہوا۔ ہریانہ نے اس قلیل عرصے میں جو چو طرفہ ترقی کی ہے وہ ہندوستان کی دوسری ریاستوں کے لیے مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ قیام ہریانہ کے وقت ہریانہ کی کوئی نمایاں تصویر نہیں تھی لیکن اس کرم بھومی کے لوگوں نے جس طرح اپنی ترقیات کو بڑھایا وہ لائق تحسین ہے۔ آج ہریانہ دیہی، صنعتی، شہری، زراعتی اور تعلیمی و ثقافتی ترقی میں ایک نمایاں مقام پر پہنچ چکا ہے اور یہ سب یہاں کے لیڈران کے پختہ ارادوں اور نیک نیتی کے سبب ہے۔

کوئی بھی ادارہ اس وقت تک کامیابی کی منزلیں طے نہیں کر سکتا جب تک اس کو حکومت کی سرپرستی حاصل نہ ہو۔ ہریانہ اردو اکادمی اور کشمیری لال ذاکر اس اعتبار سے خوش نصیب ہیں کہ ان کو حکومت ہریانہ نے اپنا بھرپور تعاون دیا جس کی وجہ سے ہریانہ اردو اکادمی ملک کی نمایاں اکادمی بن کر ابھر آئی ہے۔ اکادمی کے سکریٹری جناب کشمیری لال ذاکر ہندوستان کے ان بزرگ ادیبوں میں ہیں جنھوں نے باد مخالف کے جھونکوں کے باوجود شمع اردو کو فروزاں رکھا۔ خسروانہ انداز کا یہ مرد درویش تند ہواؤں میں اردو کا چراغ روشن کر رہا ہے۔ مجھے اور قومی اردو کونسل کو ان کے عطیات (Contributions) کا اعتراف ہے۔

حاضرین! برصغیر ہند میں رواں لسانی دھاروں کو مربوط کرنے والی مرکزی دھارا کا نام اردو ہے۔ یہ صد رنگ زبان ہندوستان کی وسیع متنوع رنگا رنگی کی نمائندگی کرتی ہے۔ ہر علاقہ کی مٹی سے معطر یہ زبان ہندوستان کی اجتماعی سائیکی کی زندہ علامت ہے۔ جو لوگ اس کے رسم الخط سے واقف نہیں وہ بھی اپنے جذبات کا اظہار اردو میں کرتے ہیں۔ ہندوستانی تشخص کے اظہار کا سب سے طاقتور میڈیم اردو ہے۔

تحقیق کی کمی اور کچھ لاپرواہی کے سبب اسے مسلمانوں کی ساختہ و پرداختہ سمجھا جاتا ہے۔ اردو کو مسلمانوں

کی زبان قرار دینا ایسا ہی غلط ہے جیسا کہ یہ کہنا کہ ہندوستان کی باقی زبانیں صرف ہندوؤں کی زبانیں ہیں۔ کئی مسلمانوں کی مادری زبان اردو نہیں ہے اور بہت سے ایسے غیر مسلم ہیں جن کی مادری زبان اردو ہے اور وہ اس میں تخلیق، تحقیق و تالیف کا کام کر رہے ہیں۔ اردو کا رشتہ عربی و فارسی زبانوں سے جوڑا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو میں عربی و فارسی کے کم و بیش اتنے ہی الفاظ ہوں گے جتنے مراٹھی، بنگالی یا دوسری جدید ہندوستانی زبانوں میں ہیں۔ زبانوں کے ارتقاء کے اپنے اصول ہوتے ہیں اور ان اصولوں کے تحت یہ اپنے الفاظ کا ذخیرہ چن لیتی ہیں۔ اردو زبان میں غیر ملکی الفاظ کے در آنے سے اس کی ہندوستانیت پر کوئی آنچ نہیں آتی۔

۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک پوری صدی پر محیط ہندوستان کی تاریخ اصل میں اردو کی داستان ہے اور اردو ہی وہ مرکزی لسانی دھارا ہے جس کو اس دوران ہندوستان کی لنگوافرنیکا کا درجہ حاصل رہا ہے۔ اس کی جڑیں پالی، اپ بھرنش، پراکرت، پنجابی، ہریانوی اور دوسری بے نام ہندوستانی عوامی زبانوں اور بولیوں میں استوار رہی ہیں۔ اردو زبان کی تاریخ بھارت کی جنگ آزادی کی بھی تاریخ ہے اور ہندوستان کے ٹوٹنے کی بھی داستان ہے۔ اردو نے بھارت کو آزاد کرانے میں بھی بڑا حصہ لیا اور قیام پاکستان میں بھی اس کا استعمال کیا گیا۔ آزادی کی صبح اپنے ساتھ کرب و غم بھی لائی۔ ایک بڑا سوال ابھر آیا۔ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ پوری قوم ایک شاک سے گزری۔ آزادی کے فوراً بعد کچھ کوتاہ نظر لوگوں نے شاک تھیراپی (Shock Therapy) استعمال کرتے ہوئے اردو کو ان مسلمانوں کی زبان قرار دیا جنھوں نے اسے پاکستان بنانے کے لئے استعمال کیا تھا۔ اس ٹریٹمنٹ (Treatment) نے ایک ایسی صورت حال پیدا کی جس کا خمیازہ ملک و قوم کو آج تک بھگتنا پڑ رہا ہے۔ آج جب ہم ہندوستان کی آزادی کے ۵۰ سال مکمل کر رہے ہیں۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اردو زبان کی گمشدہ یا کم یاب کڑیوں کی تلاش تو ہو اور اردو زبان و ادب کی بنیادوں کی بازیافت ہندوستان کے تمدنی پس منظر میں کی جائے اور اکیسویں صدی میں اردو زبان کی ترویج کو ملک کے پورے لسانی منظر نامے کے ساتھ جوڑ کر فروغ دیا جائے۔

دوسری اہم بات اردو تدریس کا معاملہ ہے۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ نے مولانا آزاد اردو یونیورسٹی کے قیام کی منظوری دے دی ہے اور اب اردو زبان کو سائنسی اور تکنیکی مضامین کی تدریس کے لئے سامنے آنا ہے۔ پہلے بھی جامعہ عثمانیہ میں اردو ذریعہ تعلیم سے مختلف علوم کی تدریس کا کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے۔ آئین ہند میں اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ ہر شہری کو اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کی سہولیات مہیا ہوں گی۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ اردو بولنے والوں کے لئے اردو میڈیم امتحانات کی سہولیات ہر ریاست میں مہیا کی جائیں۔ یہ سہولت جموں و کشمیر، مہاراشٹر، مغربی بنگال، بہار اور آندھرا میں ملی ہیں لیکن یو۔پی۔ اور کچھ دوسری ریاستوں میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اس ضمن میں اردو میں تدریسی کتابوں کا معاملہ، ان کی فراہمی اور ان کو تیار کرنے کا مسئلہ اہم ہو جاتا ہے۔ ابتدائی جماعتوں کے لئے این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔ (NCERT) درسی کتابیں تالیف اور تصنیف کرتی ہے، جس کے لئے ان کی خدمات کو نظر تحسین سے دیکھا جا رہا ہے۔ زیادہ تر نصاب ترتیب دینے والے اساتذہ اور ماہرین انگریزی زبان اور اس زبان سے وابستہ تصورات سے ہی واقف ہوتے ہیں۔ اردو عوام، ان کی ضروریات اور تقاضوں سے یہ ماہرین زیادہ واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اردو کی نصابی کتابوں کی

تیاری اور ورک شاپ کے کام میں اردو اساتذہ کو بھی شامل کیا جائے۔ اردو زبان کی تدریس کے لئے مستعمل زبان کو عصری حسیت اور عصری علوم کے حصول اور تفہیم کے لیے نئی جہات دینا ضروری ہے۔ ایسی اصطلاحات کا استعمال ضروری ہے جو رفتہ رفتہ اردو طلباء کو جدید زمانے کے ساتھ چلنے والی زبانوں سے ہمدوش کر سکیں اور اعلیٰ درجات بالخصوص تکنیکی اور سائنسی علوم کی تحصیل اور تفہیم میں مدد مل سکے۔ انگریزی زبان میں تیار کی گئی کتابوں کے ترجمے کچھ ایسے انداز میں کئے گئے ہیں کہ ان سے قاری کی مشکلات اور بڑھ جاتی ہیں۔ ٹرانسلیشن کے بارے میں تو یہ طے ہے کہ معیار میں وہ بات نہیں رہتی جو اوریجنل زبان کی درسی کتاب میں ملتی ہے۔ اس پر ستم یہ کہ اردو میں جن کتابوں کا جو ترجمہ کیا گیا ہے اسے مختلف ریاستیں اپنی تہذیبی اور تعلیمی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جس سے ان کی (Difficulty Level) اور بڑھ جاتی ہے اس طور اردو میں درسی کتابوں کا معیار گرتا جاتا ہے۔ قومی اردو کونسل اردو میڈیم سے پڑھنے والوں کے لئے درسی کتابیں فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی کے پروگرام عمل میں کہا گیا تھا کہ این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی (NCERT) کے طرز پر اردو کتابوں کی تیاری کروانے کے لئے قومی اردو کونسل سامنے آئے۔ فی الحال قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان درسی کتابوں کی زبان اور مواد پر نظر ثانی کے لئے اور ان میں اردو کی ضروریات کے مطابق تصورات اور اصطلاحات کی شمولیت کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

طلباء کی ایک بڑی تعداد مدرسوں میں زیر تعلیم ہے۔ ان کی تدریس میں زیادہ تر ایسے علوم اور تصورات کا استعمال ہوتا ہے جو قابل احترام ہیں۔ لیکن عہد قدیم کو دور جدید سے جوڑنے کے لئے مدارس میں زیر تعلیم طالب علموں کو نئے تصورات، کائنات کے بارے میں نئی آگاہی، سائنس اور ٹیکنالوجی اور ہندوستانی سماجیات میں ہو رہی تبدیلیوں سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ مدرسوں کی جدید کاری کے سلسلے میں قومی اردو کونسل اپنے پروگرام کو نیا انداز دے رہی ہے۔ یہ بات ضروری ہے کہ جدید کاری کا عمل رضاکارانہ بنیادوں پر ہو۔ اس لئے ہم نے اپنی گرانٹ ان ایڈ اسکیم کو کسی دوسری شرط کے ساتھ جوڑا نہیں ہے۔ مدارس میں سائنس، ریاضی اور ہندوستانی سماجیات کے لئے اردو ہی موثر ذریعہ تعلیم ہو سکتی ہے۔ اس لئے قومی کونسل اس سلسلے میں اہم اقدامات اٹھانے جا رہی ہے۔

اردو پریس ہندوستان میں رائے عامہ بنانے اور ہموار کرنے والا اہم ادارہ ہے۔ اس کے لئے نہ صرف علمی مواد کو بہتر بنایا جانا چاہیے بلکہ بہتر ترجموں کی بھی ضرورت ہے۔ ذرائع ابلاغ میں نئی تکنیکوں کو مہیا کرنے کے لئے یو۔ این۔ آئی۔ اردو سروس کو مزید مضبوط کیا جا رہا ہے۔ ان اخبارات کو جو اس سروس سے جڑے ہوئے ہیں ۵۰ فیصدی (سبسڈی) رعایت مہیا کی جا رہی ہے۔ یہ سبسڈی صرف ان اخبارات کو ملتی تھی جن کی یومیہ سرکولیشن ۲۵۰۰۰ سے کم تھی لیکن اب یہ شرط بھی ختم کر دی گئی ہے۔ یو۔ این۔ آئی میں نئے کمپیوٹر لگوانے کے لئے اور خبروں کی تیز رفتار ترسیل کے لئے Teleprinter کو Computer سے بدلنے کی کوششیں جاری ہیں۔

یہ ہمارے پروگرام میں شامل ہے کہ اردو تعلیم کو پیشہ وارانہ بنایا جائے اور اردو تعلیم کو روزگار سے جوڑا جائے۔ قومی اردو کونسل اپنے کتابت مرکزوں کو مرحلہ وار کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر سرکاری رضاکار تنظیمیں جو اردو کے کاز کے لئے سرگرم عمل ہیں اور سائنسی انداز فکر اور زبان کی ترویج کے

لئے حقیقت پسندانہ رجحانات کو بڑھاوا دینے کی سعی کر رہے ہیں ان اداروں کے ساتھ ہمارے رابطے مزید مضبوط ہو رہے ہیں۔ ان کی گرانٹ میں حسب ضرورت اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یونیورسٹیوں کے اردو شعبے ذوق تحقیق اور اردو کے معیار کو بلند کرنے کے لئے اہم کام کر رہے ہیں۔ اردو کونسل ان شعبوں کے ساتھ رابطوں میں نئی جہات پر غور کر رہی ہے۔

میں نے حال میں ہی "قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان" کے ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا ہے۔ دوسرے اہم فرائض کے علاوہ اردو اکادمیوں سے رابطہ کے اہم کام کو میں مرکزی اہمیت کا حامل سمجھتا ہوں۔ اس لیے کہ اردو اکادمیوں نے اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنے اپنے دائرے کار میں لاجواب خدمات انجام دی ہیں اور اس ضمن میں ان کی دین ہمہ نوع رہی ہے۔ میری رائے ہے کہ "قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان"، کو مستقبل کے لیے اپنا لائحہ عمل مرتب کرتے وقت ریاستی اردو اکادمیوں کے ثروت مند تجربات سے مستفید ہونا چاہیے۔

مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے قومی اردو کونسل چاہتی ہے کہ اردو اکادمیوں کو شریک کیا جائے اور اردو اکادمیوں کے دائر کار کو وسعت دی جائے۔ نئی ضروریات کے پیش نظر اکادمیوں کے پروگراموں کو از سر نو ترتیب دیا جائے۔ مجھے امید ہے اردو اکادمیوں کی چنڈی گڑھ کانفرنس قومی اردو کونسل اور اردو اکادمیوں کے رابطوں کو ٹھوس شکل دینے کے لئے اپنی تجاویز اور سفارشات پیش کرے گی۔

شکریہ

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ

ہندوستان کے سب سے بڑے ادبی انعام "سرسوتی سمان" سے سمانت

شعر شور انگیز (دوسری طباعت)

جلد اول : صفحات ۷۱۲ قیمت۔ ۱۵۰/- روپے
جلد دوم : صفحات ۵۱۷ قیمت۔ ۱۳۰/- روپے
جلد سوم : صفحات ۶۹۷ قیمت۔ ۱۵۰/- روپے
جلد چہارم : صفحات ۸۱۰ قیمت۔ ۱۷۰/- روپے

میر شناسی کی دستاویزی حیثیت کی کتابیں میر کی شاعری کا بھرپور جائزہ اور تجزیہ خود مصنف کی زبان میں ان کتابوں کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ میر کی غزلیات کا ایسا معیاری انتخاب جو دنیا کی بہترین شاعری کے سامنے بے جھجک پیش ہو سکے اور جو میر کا نمائندہ انتخاب بھی ہو۔
۲۔ اردو کے کلاسیکی غزل گویوں بالخصوص میر کے حوالے سے کلاسیکی غزل کی شعریات کی بازیافت۔
۳۔ مشرقی اور مغربی شعریات کی روشنی میں میر کے اشعار کا تجزیہ تشریح تعبیر اور محاکمہ۔
۴۔ کلاسیکی اردو غزل فارسی غزل علی الخصوص سبک ہندی کی غزل کے تناظر میں میر کے مقام کا تعین۔
۵۔ میر کی زبان کے بارے میں نکات کا حسب ضرورت بیان۔

کتاب کے مصنف جناب شمس الرحمٰن فاروقی کو اس کتاب کی بنا پر ۵ لاکھ روپے کے ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ اس کی پہلی طباعت ختم ہو چکی ہے۔ دوسری طباعت مکمل ہے۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی
محکمہ تعلیم، وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
ویسٹ بلاک۔ ۱، ونگ۔ ۶، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی

شاہ نواز قریشی، سکریٹری

اترپردیش اردو اکادمی کی سرگرمیاں

اتر پردیش اردو اکادمی ہندوستان کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی اردو اکادمی ہے۔ اس کا قیام ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب کملاپتی ترپاٹھی کے دور حکومت میں اکادمی کی پہلی صدر محترمہ بیگم حامدہ حبیب اللہ اور اکادمی کے بانی سکریٹری جناب صباح الدین عمر کی کوششوں سے عمل میں آیا۔ اسی دن سے اکادمی کا حکومت سے منظور شدہ دستور العمل نافذ ہوا۔

اکادمی کے قیام کے اغراض و مقاصد میں اکادمی کے دستور العمل کے مطابق درج ذیل امور شامل ہیں۔

۱) علمی و ادبی تصانیف، بچوں کے ادب سے متعلق کتب، سائنس اور دوسرے موضوعات پر کتب، حوالہ کی کتب وغیرہ کی اشاعت، اہم نادر و نایاب علمی و ادبی کتب کی دوبارہ اشاعت۔ اس سلسلے میں اتر پردیش اردو اکادمی کی جانب سے بی۔اے۔ اور ایم۔اے۔ کے لئے نصابی کتابوں کی اشاعت بھی عمل میں آتی ہے جو اتر پردیش کی کئی یونیورسٹیوں میں داخل نصاب ہیں۔ اس ضمن میں ایسی اہم ادبی تصانیف کی اشاعت بھی شامل ہے جو اب تک شائع نہیں ہو سکی ہیں۔

۲) اردو کے مستحق ادبا، شعرا اور مصنفین کو ان کی تصانیف کی اشاعت کے لئے مالی امداد دینا بھی اکادمی کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔

۳) اہم کتابوں پر ان کے مصنفین کو انعام دینا۔ اکادمی یہ انعام کل ہند پیمانہ پر دیتی ہے اور کتابوں پر انعام کے ساتھ ہی ساتھ ہر سال کل ہند سطح پر منتخب کئے گئے کسی ایک ادیب کو اس کی مجموعی ادبی خدمات پر ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے کا مولانا آزاد انعام اور سرٹیفکیٹ دیتی ہے اور اتر پردیش کے دو ادیبوں کو ان کی مجموعی خدمات پر اکیاون اکیاون ہزار روپے کے انعامات اور سرٹیفکیٹ بھی دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش کے ایک صحافی کو ہر سال دس ہزار روپے کا ایک ایوارڈ بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اکادمی کاتبوں کو اچھی کتابت کے لئے اور پریسوں کو اچھی طباعت کے لئے بھی انعام دیتی ہے۔

۴) اکادمی اتر پردیش کے ضعیف، بیمار، ضرورت مند، معذور نیز بے روزگار ادیبوں، شاعروں، صحافیوں اور کاتبوں کو ماہانہ مالی امداد دیتی ہے جس کی کم سے کم رقم تین سو روپے اور زیادہ سے زیادہ رقم پانچ سو روپے ماہانہ ہے۔ اگر کوئی ادیب یا شاعر اچانک بیمار ہو جائے اور اسے فوری امداد کی ضرورت ہو تو اکادمی سال میں ایک مرتبہ دو ہزار روپے تک یک مشت امداد بھی اسے دیتی ہے۔

۵) <u>اردو مضمون لے کر پڑھنے والے طلبا و طالبات کو وظائف دینا:</u>
اس اسکیم کے تحت اتر پردیش اردو اکادمی تسلیم شدہ تعلیمی اداروں میں اردو مضمون لے کر پڑھنے والے طلبا و طالبات کو درجہ ۶ سے پی۔ایچ۔ڈی۔ تک وظائف دیتی ہے۔ اس منصوبہ پر اکادمی ہر سال تقریباً بارہ لاکھ روپے خرچ کرتی ہے۔

۶) <u>معروف دانشوروں کو توسیعی خطبات دینے کے لئے مدعو کرنا:</u>
اکادمی وقتاً فوقتاً اردو زبان و ادب سے تعلق رکھنے والے ممتاز دانشوروں کو اپنے یہاں مختلف موضوعات پر توسیعی خطبات دینے کے لئے بھی مدعو کرتی ہے۔

۷) <u>سیمینار، سمپوزیم، کانفرنس، مشاعرے اور دیگر تقریبات</u>

اس اسکیم کے تحت اتر پردیش اردو اکادمی عام طور پر ہر سال کسی نہ کسی ادبی موضوع پر سیمینار اور مشاعرہ وغیرہ کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت گزشتہ کئی برسوں سے اردو اکادمی درجہ ۹ سے ۱۲ تک کے طلباء و طالبات کے تقریری مقابلے کا بھی انعقاد کرتی ہے۔ ان مقابلوں میں شرکاء کو نقد انعامات کے علاوہ کتابیں وغیرہ بھی انعام کے طور پر دی جاتی ہیں۔ نقد انعام صرف اوّل، دوم اور سوم آنے والے شرکاء کو ہی دیا جاتا ہے اس کے علاوہ ان کو رننگ شیلڈ بھی دی جاتی ہے۔

۸) <u>دوسری ادبی و ثقافتی انجمنوں کو ان کی تقریبات کے لئے مالی امداد</u>: دستور العمل کے مطابق اس غرض سے اردو اکادمی مختلف رجسٹرڈ ادبی و ثقافتی انجمنوں کو صرف ۔/۵۰۰ (پانچ سو روپے) کی حد تک ان کی مذکورہ تقریبات کے انعقاد کے لئے مالی امداد دیتی ہے۔

۹) <u>ادبی رسائل و جرائد کی اشاعت</u>: اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کے مقصد سے اتر پردیش اردو اکادمی ایک ماہانہ "خبر نامہ" اور "دوماہی اکادمی" نکالتی ہے۔ خبر نامہ کی اشاعت کا مقصد اردو داں طبقے کو اردو زبان و ادب سے متعلق تازہ ترین حالات سے باخبر رکھنا ہے اور دوماہی اکادمی میں زیادہ تر تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں تاکہ اردو کے ریسرچ اسکالر اس سے استفادہ کرسکیں۔

۱۰) <u>اتر پردیش اردو اکادمی کی مطبوعات کی فروخت کا انتظام</u>: اتر پردیش اردو اکادمی اپنی مطبوعات کی اشاعت No Profit No Loss کی بنیاد پر کرتی ہے تاکہ وہ اردو داں عوام، طلباء اور ریسرچ اسکالرس کو بہت ہی کم قیمت پر ان کی ضرورت کی کتابیں فراہم کرسکے۔ ان مطبوعات کی فروخت کے لئے اردو اکادمی کے دفتر میں سیلز ڈپو قائم ہے۔

۱۱) <u>اردو تعلیم اور اس کے چلن کے سلسلے میں اردو عوام کے مطالبات اور شکایات کو حکومت تک پہنچانا</u>: اس سلسلے میں اردو اکادمی ابتدا ہی سے سرگرم عمل کر رہی ہے۔ اردو عوام کی شکایات کے ازالے کے لیے اکادمی میں دو تعلیمی رابطہ افسران بھی مقرر ہیں۔ یہ مختلف اضلاع کے دورے کر کے اور متعلقہ حکام سے مل کر اردو زبان کی تعلیم اور اس کے چلن سے متعلق شکایات کا ازالہ کراتے ہیں۔

۱۲) اکادمی کے دستور العمل کے مطابق اکادمی وہ تمام اقدام اور کارروائیاں کرسکتی ہے جو اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج سے متعلق مقاصد کی تکمیل اور انھیں آگے بڑھانے کے لئے ضروری ہوں۔ اس شق کے تحت اردو اکادمی نے کچھ اور منصوبے شروع کر رکھے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

الف۔ <u>اردو کتابت اسکول</u>: اردو کتابت ایک ایسا فن ہے جو اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اردو اکادمی محسوس کر رہی تھی کہ یہ فن رفتہ رفتہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور اس کے تحفظ کے لئے اقدامات بہت ضروری ہیں چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر اکادمی نے شروع میں (<u>۱۹۷۷ء</u> میں) اپنے دفتر میں ایک اردو کتابت اسکول قائم کیا تھا جو تین گھنٹہ یومیہ چلتا تھا۔ ٹریننگ کی کل مدت دو سال تھی اور دو استاد طلباء کو کتابت سکھاتے تھے۔ یہ اسکول صرف لڑکوں کے لئے تھا پھر محسوس کیا گیا کہ لڑکیوں کے لئے بھی ایک الگ کتابت اسکول اکادمی کے دفتر کے باہر لکھنؤ ہی میں قائم کیا جائے چنانچہ کچھ سال بعد کرامت حسین گرلس ڈگری کالج لکھنؤ میں خواتین کے لئے بھی ایک کتابت اسکول قائم کیا گیا جو اب بجائے کرامت کالج کے سٹی گرلس انٹر کالج، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ میں چل رہا ہے۔ اسی درمیان ایک کتابت ترکہ کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ان تینوں کتابت اسکولوں میں ہر سیشن میں سال اول اور سال دوم کے طلباء کی تعداد ۵۰ مقرر ہے۔ ہر کلاس میں ۲۵ طلباء عام طور سے رہتے ہیں۔ اس طرح ہر سال ۱۵۰ طلباء و طالبات سال اول اور سال دوم کا امتحان پاس کر کے نکلتے ہیں۔ ان تمام طلبا کو سال اول میں -/Rs.75 ماہانہ اور سال دوم میں -/Rs.100 ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

ب۔ <u>اردو ٹائپ اسکول</u>: اردو زبان کے فروغ کے لئے اور اردو کو روٹی۔ روزی سے جوڑنے کے لئے اردو اکادمی کے دفتر میں ا

یک اردو ٹائپ اسکول بھی قائم ہے جس کی تربیتی مدت چھ ماہ ہے۔ یہ اسکول اکادمی دفتر کی عمارت میں قائم ہے جس کی تربیتی مدت چھ ماہ ہے۔ یہ اسکول اکادمی دفتر کی عمارت میں قائم ہے اور دو شفٹوں میں لگتا ہے۔ پہلی شفٹ صبح ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک اور دوسری شفٹ ۵ بجے سے ۶ بجے شام تک چلتی ہے۔ ہر شفٹ میں چھ طلبا ر طالبات کا داخلہ لیا جاتا ہے اس طرح سال میں ۲۴ طلبا ر طالبات اردو ٹائپ سیکھ کر نکلتے ہیں۔ ہر سیشن میں۔/۱۸۰ روپے فی طالب علم کی شرح سے وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ دو اساتذہ تربیت دینے کے لئے مقرر ہیں جن کو۔/۴۰۰ روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔

ج۔ **اردو کوچنگ اسکول**: پڑھے لکھے غیر اردو داں عوام کو اردو سکھانے کے لئے اردو اکادمی نے اپنے دفتر میں ایک کوچنگ اسکول قائم کر رکھا ہے جس کی تعلیمی مدت چھ ماہ ہے اور ہر سیشن میں۔ پچاس لوگوں کا داخلہ لیا جاتا ہے اس طرح سال میں سو طلبا ر طالبات اس اسکول سے اردو سیکھ کر نکلتے ہیں۔ فارغ ہونے والے ہر طالب علم کو۔/۱۸۰ روپے کا مجموعی وظیفہ (ماہانہ۔/۳۰ روپے حساب سے) اور ایک سند دی جاتی ہے۔

د) **اردو کمپیوٹر سنٹر**: اردو اکادمی نے اپنے دفتر واقع گومتی نگر میں اسی سال سے ایک اردو کمپیوٹر تربیتی سنٹر بھی قائم کیا ہے جو کمپیوٹر سے متعلق ایک دوسرے ادارے Scan (اسکین) کے تعاون سے قائم ہے۔ اس کے لیے اردو اکادمی نے ایک کمپیوٹر بھی خریدا ہے۔ مذکورہ سنٹر میں اردو اکادمی کی سفارش پر ہر سیشن میں اردو جاننے والے ۱۶ امیدواروں کا داخلہ بلا فیس کے لئے جانے کا فیصلہ ہوا ہے اور اسی سال سے اس پر عمل در آمد شروع کر دیا گیا ہے۔ اکادمی نے فراہم کردہ کمپیوٹر کے علاوہ دو اور کمپیوٹروں کا انتظام معاون ادارے نے کر رکھا ہے۔ امید ہے کہ اکادمی کی دوسری اسکیموں کی طرح یہ اسکیم بھی مفید ثابت ہوگی۔

۱۳) **مرکزی اردو لائبریری**: اردو اکادمی کے دفتر میں مرکزی اردو لائبریری کے نام سے ایک کتب خانہ اور دار المطالعہ بھی موجود ہے جس میں تقریباً ۳۴ ہزار کتابیں مختلف موضوعات پر دستیاب ہیں۔ کتابوں کے علاوہ متعدد رسائل اور اخبارات بھی دار المطالعہ کے لئے خریدے جاتے ہیں۔ لائبریری میں نادر و نایاب کتب کے علاوہ نادر مخطوطات اور مائکرو فلمز بھی محفوظ کی گئی ہیں۔ یہ لائبریری خاص طور سے ریسرچ اسکالروں کے لئے قائم کی گئی ہے تاکہ وہ اس سے استفادہ کر سکیں۔

۱۴) **عوامی اردو کتب خانوں اور دار المطالعوں کو مالی امداد**: اردو اکادمی اتر پردیش کے رجسٹرڈ عوامی کتب خانوں اور دار المطالعوں کو بھی اردو کتابیں، رسائل و اخبارات کی خریداری کے لئے مالی امداد دیتی ہے۔ یہ امداد نقد اور کتابوں کی صورت میں دی جاتی ہے۔ اب تک کم سے کم دو ہزار اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپے تک کی سالانہ امداد مختلف لائبریریوں کو دی جاتی رہی ہے۔

۱۵) **اردو اکادمی کے آئندہ منصوبے**: درج بالا اسکیموں کے علاوہ اردو اکادمی کے زیر غور کچھ ایسے منصوبے بھی ہیں جن پر عمل در آمد ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ ان منصوبوں کے لئے حکومت سے رقم منظور ہوتے ہی ان پر عمل در آمد شروع ہو جائے گا۔ یہ منصوبے درج ذیل ہیں:

الف۔ **ایک پرنٹنگ پریس کا قیام**: ایک اردو پرنٹنگ پریس کے قیام کا منصوبہ بہت دنوں سے اکادمی کے زیر غور ہے کیونکہ اکادمی کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے اور اس کے اشاعتی پروگرام میں روز افزوں توسیع کے پیش نظر اب اس پریس کا قیام اور ضروری ہو گیا ہے تاکہ عوام کو جلد از جلد سستی اور معیاری طباعت سے آراستہ ادبی کتب فراہم کی جا سکیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ درجہ ۶ سے انٹرمیڈیٹ تک کی نصابی کتب کے سلسلے میں عام شکایت ہے کہ درسی کتب بازار میں وقت پر نہیں ملتیں نیز ان کتابوں کی طباعت نہایت غیر معیاری اور ناقص ہوتی ہے۔ درسی کتابوں کی اشاعت کا کام حکومت گزشتہ برسوں میں اردو اکادمی کے سپرد کرنا چاہتی تھی لیکن پریس نہ ہونے کی وجہ سے اردو اکادمی اس کام کو اپنے ہاتھ میں نہ لے سکی۔ اگر پریس کی سہولت ہو تو اردو اکادمی درسی کتب کی

اشاعت کا کام بھی اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے اور سستی و معیاری کتابیں وقت پر بازار میں مہیا کرا سکتی ہے اور یہ اکادمی کی آمدنی کا بھی ایک ذریعہ ہوگا۔

ب۔ اردو صحافت تربیتی مرکز: اردو اکادمی ایک صحافتی تربیتی مرکز کے قیام کا بھی منصوبہ رکھتی ہے تاکہ مستقبل کے لئے لائق اور باصلاحیت اردو صحافی تیار کئے جاسکیں۔ اس سلسلے میں حکومت کی منظوری کا انتظار ہے۔

جہاں تک حکومت اتر پردیش سے اردو اکادمی کے رابطے کا سوال ہے اس سلسلے میں یہاں جو صورت حال ہے وہ اطمینان بخش ہے۔ حکومت سے جو گرانٹ منظور ہوئی ہے وہ بہ آسانی مل جاتی ہے۔ لیکن گرانٹ کی رقم چار قسطوں میں ملتی ہے اور مد وار تخصیص کے ساتھ ملتی ہے۔ (اس وقت اکادمی کی سالانہ گرانٹ ۷۰ لاکھ روپے ہے) کوشش کی جائے گی کہ گرانٹ کی پوری رقم یک مشت مل جایا کرے یا کم سے کم دو قسطوں میں مل جائے۔ گرانٹ میں اضافے کے لئے بھی کوشش کی جارہی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اتر پردیش اردو اکادمی کی گرانٹ کم سے کم ایک کروڑ روپے ہو جائے یہ بھی کوشش کی جائے گی کہ گرانٹ کے ساتھ مد وار تخصیص نہ ہو۔ اگر کسی سال کسی ایک مد کی رقم نہ خرچ ہو سکے تو اسے کسی اور (منظور شدہ) مد میں خرچ کرلیا جائے۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ہندوستان کی تمام اردو اکادمیوں کے سلسلے میں ایک کام یہ کر سکتی ہے کہ اپنی نگرانی میں تمام اردو اکادمیوں کی ایک (کل ہند) کوآرڈی نیشن کمیٹی کی تشکیل کردے، جو تمام اکادمیوں کے سکریٹریز پر مشتمل ہو اور اس کوآرڈی نیشن کمیٹی کی میٹنگ ہر دو ماہ بعد منعقد کی جائے جس میں اکادمیوں کی سرگرمیوں کی پیش رفت کا تجزیہ کیا جائے اور کسی بھی اکادمی میں اگر کوئی دشواری در پیش ہو تو اس کے ازالے کی صورت نکالنے پر غور کیا جائے۔ قومی کونسل تمام اردو اکادمیوں کے تنظیمی ڈھانچے میں یکسانیت لانے کی کوشش بھی کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں دلی اردو اکادمی کے ڈھانچے کو اسی کے مطابق بنانے پر غور کیا جاسکتا ہے۔

اکیسویں صدی میں فروغ اردو کے لئے ضروری ہے کہ اردو کو زیادہ سے زیادہ آسان اور عوامی بنایا جائے۔ اسے سائنس اور ٹیکنالوجی کے قریب لایا جائے۔ اسے سائنسی مزاج دیا جائے تاکہ یہ زبان عصری تقاضوں کی تکمیل کے سلسلے میں اور زیادہ موثر کردار ادا کر سکے۔

اردو والوں میں اپنی زبان سیکھنے کی ضرورت کا احساس پیدا کرنے کی موثر کوشش بھی ہونا چاہیے کیونکہ زبان ہی تہذیب و ثقافت کی کنجی ہوتی ہے۔ اپنی زبان سے محرومی اپنی تہذیب سے محرومی کے مترادف ہے۔

✠ ✠ ✠

قومی اردو کونسل کی مطبوعات

نام کتاب : ہمارا جسم

مصنف : اکرام احمد

قیمت : تین روپے پچیس پیسے

نام کتاب : ذہنی حفظان صحت

مصنف : ہیرالڈ ڈبلو، برنارڈ

معین الدین

قیمت : ۷۰ روپے

اڑیسہ اردو اکادمی کی سرگرمیاں

جناب اسمٰعیل آذر، سکریٹری

اڑیسہ اکادمی کا قیام ۷ فروری ۱۹۸۷ء کو عمل میں آیا جس کا افتتاح گورنر وقت جناب بشمبر ناتھ پانڈے نے کیا تھا۔ پہلے صدر شری پٹنائک تھے۔ اب وزیر ثقافت شری بھوپندر سنگھ صدر ہیں۔

کارگذاریاں :۔ درج ذیل منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔

☆ریاست اڑیسہ کے مختلف علاقوں میں اردو لرننگ سنٹرز چل رہے ہیں، جہاں اردو سے دلچسپی رکھنے والے غیر اردو داں طلباء و طالبات کو اردو کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اس سلسلے کی شروعات ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو اڑیسہ کی راجدھانی بھونیشور میں بنیاد ڈال کر کی گئی تھی اور اب ان مراکز کی تعداد بڑھ کر دس تک پہنچ چکی ہے۔ یہ تعلیمی کورس چار مہینوں کا ہے۔ اب تک تقریباً پانچ ہزار طلباء فارغ ہو چکے ہیں۔ یہاں یہ بتادینا بھی مناسب ہوگا کہ طلباء کو ان کی پڑھائی کے دوران فی کس پچاس روپے ماہانہ وظیفہ فراہم کیا جاتا ہے اور کورس مکمل کر لینے کے بعد سرٹیفکٹ مرحمت کیا جاتا ہے۔

☆اڑیسہ اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام ریاستی پیمانے پر اہم موضوعات پر سمینار، ملکی سطح پر مشاعرے، شام غزل، قوالی وغیرہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔

☆اڑیسہ کے نامور اور معتبر اصحاب قلم کو ان کی تصنیفات، مسودات اور مجموعی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں ہر سال اردو اکیڈمی ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔ اب تک ۲۳ قلمکاروں کو یہ اکیڈمی ایوارڈ پیش کرنے کا شرف حاصل کر چکی ہے۔

☆ادبی نگارشات کی اشاعت کے لیے اردو کے ادیبوں اور شاعروں کو اردو اکیڈمی کی جانب سے مالی تعاون دیا جاتا ہے۔

☆ ضرورت مند ادیبوں اور شاعروں کے علاج کے لیے مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

☆اردو کے ذہین طلباء و طالبات کو اردو اکادمی کی جانب سے وظیفے عطا کئے جاتے ہیں۔

☆اڑیسہ کی رجسٹرڈ رضاکار تنظیموں کو مالی امداد فراہم کی جاتی رہی ہے۔ اب تک بیس ادبی ثقافتی انجمنیں مالی تعاون حاصل کر چکی ہیں۔ علاوہ ازیں اکیڈمی کے ذخیرے کے لیے ہر سال مختلف اشاعتی اداروں سے کتابیں خریدی جاتی ہیں۔

☆اڑیسہ اردو اکادمی کے زیر نگرانی کتابت کی تربیت کا انتظام ہے، جسے " قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان" مالی تعاون دے رہی ہے۔

اشاعتی پروگرام :۔ اڑیسہ اردو اکادمی کے زیر اہتمام ایک سہ ماہی جریدہ " فروغ ادب " کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ اسکا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء میں چھپ کر منظر عام پر آیا تھا

☆اڑیسہ اردو اکادمی نے اڑیا زبان کے بہترین ادب پاروں کا اردو میں اور اردو زبان کی شاہکار افسانوی تخلیقات کا اڑیا میں ترجمہ کروایا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جناب سید مظفر حسین برنی کی معروف کتاب " محب وطن اقبال " اور کرشن چندر کا ناولٹ " دروازے کھول دو " کا اڑیا زبان میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ اور اب اڑیا افسانوں کا ترجمہ کتابی شکل میں بہت جلد منظر عام پر آنے والا ہے۔

☆اڑیسہ اردو اکیڈمی نے "اڑیسہ میں اردو" کے موضوع پر ڈاکٹر حفیظ اللہ نیولپوری کی اہم تحقیقی تصنیف کا مسودہ تیار کروا کر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کو اشاعت کی غرض سے بھیجا ہے۔

مزید دو اہم منصوبے :۔ سر دست اڑیا۔ اردو ڈکشنری کی ترتیب و تدوین کا پروجکٹ تیزی سے زیر عمل ہے، چالیس ہزار سے زائد الفاظ پر مشتمل یہ ڈکشنری یقین ہے سودمند ثابت ہوگی۔

☆اڑیسہ کے نامور شاعر نجم الشعراء حضرت امجد نجمی (مرحوم) کی کلیات زیر ترتیب ہے جس کی ذمہ داری ڈاکٹر کرامت علی کرامت کو تفویض کی گئی ہے۔

اسمٰعیل سعیدی آذر، سکریٹری، اڑیسہ اردو اکادمی، بھونیشور، (اڑیسہ)

جناب محمد مسعود بن سالم، سکریٹری

آندھرا پردیش اردو اکادمی کی سرگرمیاں

اردو اکادمی آندھرا پردیش کی تشکیل، حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے ذریعہ احکام، جی او ایم ایس ۱۴۲۶ محکمہ (تعلیم) مورخہ ۳۱؍۱۲؍۱۹۷۵ء عمل میں آئی۔ اسے آندھرا پردیش (علاقہ تلنگانہ) پبلک سوسائیٹز ایکٹ ۱۳۵۰ف کے (قانون ۱۳۵۰۱ف) کے تحت اردو زبان اور ادب کے تحفظ، ترویج اور فروغ کے لیے اور اردو زبان وادب کی ترقی وترویج کے لئے رجسٹرڈ کیا گیا۔

ان بنیادی مقاصد کے حصول کے لئے اردو اکادمی، حسب ذیل اسکیمات کو روبعمل لارہی ہے:

ایوارڈس (انعامات):

۱۔ مخدوم ایوارڈ
۲۔ مطبوعات پر انعامات
۳۔ مجموعی خدمات پر انعامات
۴۔ بسٹ اردو ٹیچرس ایوارڈ
۵۔ بسٹ اردو اسٹوڈنٹ ایوارڈ

مالی اعانت:

۱۔ برائے اشاعت مسودات
۲۔ برائے رسائل وجرائد
۳۔ برائے اردو لائبریریز (خانگی)
۴۔ برائے اردو خبر رساں ادارے
۵۔ برائے اردو رائٹرس اینڈ جرنلسٹس ویلفیر فنڈ
۶۔ برائے اردو جرنلزم کورس
۷۔ اردو ادارہ جات برائے انعقاد سمینار، سمپوزیم اور مشاعرے

دیگر پروجیکٹس:

۱۔ اسٹوڈنٹس (میرٹ) اسکالر شپ
۲۔ اسٹوڈنٹس (معاشی پسماندہ طبقات) اسکالر شپ
۳۔ اردو نصابی کتابوں کی اشاعت
۴۔ اردو جریدہ (قومی زبان) کی اشاعت
۵۔ اردو کتابوں کی اشاعت
۶۔ اردو ٹائپ رائٹنگ انسٹی ٹیوٹ
۷۔ اردو کمپیوٹر ٹریننگ
۸۔ کتابوں کے اردو میں تراجم
۹۔ مراکز اردو کوچنگ۔
۱۰۔ تقاریب (ادبی اور تہذیبی)
۱۱۔ اردو۔ تلگو۔ اردو لغات
۱۲۔ نامور اہل قلم کے ویڈیو کیسیٹس کی تیاری
۱۳۔ اردو اسکول کی ذمہ داری
۱۴۔ مراکز تعلیم بالغان

نئی اسکیمات

۱۔ آندھرا پردیش اوپن اسکیمات
۲۔ اردو بھونوں کی تعمیر
۳۔ اردو تنظیموں کی لئے گرانٹ ان ایڈ
۴۔ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ
۵۔ نادر، اورنٹیل اور کلاسیکل مخطوطات کا حصول (طباعت اور تحفظ)

اسکیمات کی تفصیلات

ایوارڈس

مخدوم ایوارڈ

اردو اکادمی کا یہ ایک باوقار ایوارڈ ہے۔ ۱۹۸۰ء میں اسے قائم کیا گیا۔ یہ ایک بے حد اہم قومی ادبی انعام بن چکا ہے۔ یہ ایک کل ہند نوعیت کا انعام ہے جو پندرہ ہزار روپے نقد اور توصیف نامہ پر مشتمل ہے۔ یہ انعام، حسب ذیل زمرہ جات میں عطا کیا جاتا ہے۔

ا۔ شاعری
ب۔ فکشن
ج۔ تنقید و تحقیق
د۔ صحافت
ہ۔ طنز و مزاح

بسٹ اردو ٹیچرس ایوارڈ

بسٹ اردو ٹیچرس ایوارڈ سال ۱۹۹۲ء سے پرائمری، اپر پرائمری اور ثانوی سطح کے چار حلقوں، یعنی آندھرا، تلنگانہ، رایل سیما اور حیدر آباد کے اساتذہ کو دیا جاتا ہے۔ بسٹ ٹیچرس کا درج ذیل زمروں سے انتخاب کیا جاتا ہے:

ا۔ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹرس
ب۔ ہائی اسکول کے بی ایڈ اسسٹنٹس
ج۔ ہائی اسکول کے ایس جی ٹی ٹیچرس
د۔ پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹرس
ہ۔ پرائمری اسکول کے اسسٹنٹ ٹیچرس
و۔ اردو پنڈت

بسٹ اردو اسٹوڈنٹ ایوارڈ

بسٹ اردو اسٹوڈنٹ ایوارڈ، ہر سال ساتویں اور ایس۔ ایس۔ سی کے سرکاری امتحان میں سب سے زیادہ نشانات حاصل کرنے والے ایک طالب علم اور ایک طالبہ کو دیا جاتا ہے۔ یہ انعامات چار علاقوں یعنی آندھرا، رایل سیما، تلنگانہ اور حیدر آباد کے علاقوں کے لئے دیا جاتا ہے۔

اردو اکادمی، متعلقہ ارباب مجاز سے معلومات حاصل کرے گی یا نشانات کی بنیاد پر فیصلہ کرے گی۔ یہ انعام اردو ذریعہ تعلیم کے طالب علم یا انھیں دیا جائے گا، جن کی زبان اول یا دوم اردو رہی ہو۔ اردو ذریعہ تعلیم کے طالب علم کو ترجیح دی جائے گی۔

اردو اکادمی، ایوارڈ کمیٹی کی سفارش پر انعام کا فیصلہ کرتی ہے۔ ایوارڈ کی رقم کا تعین اور دیگر متعلقہ امور کو ایوارڈ کمیٹی کی جانب سے قطعیت دی جاتی ہے۔

مالی اعانت

ا۔ برائے اشاعت مسودات

اکادمی نے اپنے قیام ہی سے، ریاست آندھرا پردیش کے شاعروں اور ادیبوں کو، ان کی ادبی تخلیقات کی اشاعت کے لئے مالی اعانت دینے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ اردو قارئین ان سے استفادہ کر سکیں۔ یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا تھا کہ بالعموم ناشرین اردو ادبی کتابیں شائع نہیں کرتے اور خود مصنفین کو یہ ذمہ داری برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس تناظر میں اکادمی نے ادیبوں کو، ان کے مسودات کی اشاعت میں جزوی مالی اعانت کی فراہمی کے ذریعہ انھیں راحت پہنچانے کا فیصلہ کیا تھا۔

حسب ذیل زمرہ جات میں مسودات کی اشاعت کے لئے مالی اعانت فراہم کرنے، ریاست کے مصنفین سے، شاعری، فکشن، تنقید و تحقیق، سائنسی و سماجی و دیگر علوم، طنز و مزاح بچوں کے ادب اور متفرقات کے زمروں میں ان کے مسودات طلب کئے جاتے ہیں۔ ماہرین کی کمیٹی متعلقہ زمرہ میں مالی اعانت فراہم کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ اعانت کی رقم دو اقساط میں ادا کی جاتی ہے۔ مسودات کی کمپوزنگ ہو جانے پر نصف رقم اعانت پہلی قسط کے طور پر ادا کی جاتی ہے، جب کہ دوسری قسط، کتاب کی اشاعت کے بعد ادا کی جاتی ہے۔

۲۔ برائے اردو رسایل و جراید

اردو رسایل و جراید کی غیر تجارتی نوعیت کے پیش نظر، اردو اکادمی نے اردو ادبی رسایل و جراید کو مالی اعانت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا، ان رسایل و جراید میں سہ ماہی، دو ماہی، ماہانہ، پندرہ روزہ اور ہفتہ وار رسایل و جراید شامل ہیں۔ اردو جراید کو گزشتہ (۱٦) سال سے امداد دی جارہی ہے۔ سال ۹۵۔ ۱۹۹۴ء اور سال ۹٦۔ ۱۹۹۵ء میں (۷) جراید کو امداد فراہم کی گئی۔

بورڈ آف گورنرس کی تشکیل کردہ، مالی اعانت کمیٹی، رسایل و جراید کا حسب ذیل بنیادوں پر غور و خوض کرنے کے بعد تصفیہ کرتی ہے:

ا۔ باقاعدگی اشاعت

۲۔ معیار

ج۔ ترتیب و تزئین اور

د۔ صفحات کی تعداد

کمیٹی، رسایل و جراید کی فہرست، اپنی سفارشات کے ساتھ، اگزیکٹیو کونسل کو پیش کرتی ہے۔ کونسل سفارشات پر غور و خوض کے بعد، اعانت کے لئے رسایل و جراید کی فہرست کو قطعیت دیتی ہے۔

برائے خانگی اردو لائبریریز

اردو ادب اور مختلف علوم کے فروغ اور مقبولیت کے مقصد سے اردو اکادمی نے خانگی اردو لائبریریز کو مالی اعانت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ اسکیم اکادمی کے قیام سے جاری ہے۔ ہر سال خانگی اردو لائبریریز کو امداد دی جاتی ہے۔ ریاست بھر کی تقریباً (۳٦) لائبریریز کو اعانت دی جاتی ہے۔ یہ اعانت کتابوں کی شکل میں دی جاتی ہے۔

لائبریری کمیٹی مالی اعانت فراہم کرنے کے بعد لائبریریوں کی فہرست کو قطعیت دیتی ہے۔ کمیٹی ان لائبریریوں کو بطور امداد، دی جانے والی کتابوں کو بھی قطعیت دیتی ہے۔ اس مقصد کے لئے ریاست کے مصنفین کی کتابیں خریدی جاتی ہیں۔

برائے اردو خبر رساں ادارے:

ریاست میں اردو خبر رساں اداروں کی ہمت افزائی کے مقصد سے، اکادمی نے اردو خبر رساں اداروں کو مالی اعانت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔

یہ اسکیم ۱۹۹۱ء سے شروع کی گئی۔ ہر سال (۷) تا (۸) خبر رساں اداروں کو اعانت دی جاتی ہے۔

خبر رساں اداروں کی اعانت سے متعلق کمیٹی، مالی اعانت فراہم کرنے کے لئے۔ خبر رساں اداروں کے ناموں پر غور کرتی ہے۔

کمیٹی، ان اداروں کی باقاعدگی، معیار، استناد، حیطہ عمل وغیرہ کا جائزہ لینے کے بعد خبر رساں اداروں کی فہرست کو اعانت جاری کرنے کے لئے قطعیت دیتی ہے۔

ان اداروں کی طرف سے، اردو، اردو اداروں بشمول اردو اکادمی کی کارکردگی کے تعلق سے خبروں کی اجرائی کو بھی، فہرست قطعیت دینے کے مرحلہ میں زیر غور رکھا جاتا ہے۔

اردو رائٹرس اینڈ جرنلسٹس ویلفیر فنڈ

اردو ادیبوں اور صحافیوں کو مالی مدد اور ایکس گریشیا فراہم کرنے ان ادیبوں و صحافیوں کی بیواؤں کے لئے ماہانہ وظائف کی فراہمی کے پیش نظر اردو اکادمی نے ایک علیحدہ فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ ابتدائی کارپس رقم (۵۰) ہزار روپے تھی۔ اس وقت کارپس رقم (۲) لاکھ (۴۵) ہزار روپے ہے۔ اس فنڈ کو، قانون آندھرا پردیش (تلنگانہ) پبلک سوسائٹیز رجسٹریشن بابت ۱۳۵۰ف کے تحت ایک خود اختیار ادارے کے طور پر رجسٹرڈ کروایا گیا ہے۔

ہر سال (۱۰) افراد کو ماہانہ امداد فراہم کی جاتی ہے۔ ضرورت مند ادیبوں اور صحافیوں کو ایکس گریشیا امداد فراہم کی جاتی ہے۔

فنڈ کی انتظامی کمیٹی، امداد کا فیصلہ کرتی ہے۔ ڈائرکٹر اردو اکیڈمی، فنڈ کے بہ اعتبار عہدہ سکریٹری ہوتے ہیں اور وہی اس فنڈ کے کام انجام دیتے ہیں۔

امداد کے لیے موصولہ درخواستیں، کمیٹی سے رجوع کی جاتی ہیں۔

اردو جرنلزم کورس:

عثمانیہ یونیورسٹی کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے، شعبہ مواصلات اور صحافت کے بورڈ آف اسٹڈیز کی اردو میڈیم میں، بی سی جے کورس شروع کرنے کی تجویز کی توثیق کردی، جس کے ذریعہ صحافت سے دلچسپی رکھنے والے اردو والوں کے مفاد کی تکمیل ہو۔

ہماری ریاست میں اردو کے متعدد روزنامے اور بے شمار رسایل و جراید ہیں۔

صدر شعبۂ مواصلات اور صحافت نے یہ کورس شروع کرنے کے لئے امداد فراہم کرنے کے سلسلے میں اردو اکادمی سے ربط پیدا کیا۔ اکادمی نے اس پیش کش کو قبول کرلیا اور اس کورس کو شروع کرنے کے لئے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے فراہم کرنے سے اتفاق کرلیا۔

یہ کورس اردو صحافت کے فروغ کے لئے سودمند رہے گا۔ فارغ التحصیل طلبہ اردو روزناموں اور اردو رسایل و جراید کی صحافتی ضروریات کی تکمیل کرسکیں گے۔ اس کورس کا اردو آرٹس کالج کی جانب سے ۵/دسمبر ۱۹۹۶ء سے آغاز ہوچکا ہے۔

انتظامیہ کی جانب سے ایک مشاورتی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جس میں اردو اکادمی کے بشمول دیگر نمائندے شامل ہوں گے۔

طلبہ کو داخلہ عثمانیہ یونیورسٹی کے، کامن انٹرنس ٹسٹ میں کامیابی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ داخلہ کے قواعد و ضوابط اور شرائط، وہی ہیں جو عثمانیہ یونیورسٹی کی جانب سے وضع کی جاتی ہیں۔

برائے اردو ادارہ جات بہ ضمن انعقاد سیمینار، سمپوزیم اور مشاعرہ جات

اردو اکادمی ہر سال ۲۰ تا ۲۵ اردو اداروں کو سیمنارس سمپوزیمس اور مشاعرے وغیرہ منعقد کرنے کے لئے مالی اعانت فراہم کرتی ہے۔ اس کا مقصد ادبی ثقافتی سرگرمیوں کی ترویج اور فروغ ہے۔

مستقبل کے لئے منصوبے/پروجکٹس

اسٹوڈنٹس (میرٹ) اسکالر شپس

اردو کی، بہ حیثیت ذریعہ تعلیم اور بہ حیثیت زبان اول یا دوم کی ہمت افزائی کے لئے قیام اکادمی ہی سے اسٹوڈنٹس میرٹ اسکالر شپ کی اسکیم شروع کی گئی۔

جماعت دوم سے لے کر پی ایچ ڈی تک کے اردو ذریعہ تعلیم یا زبان اول یا دوم کے طلبہ کو ہر سال ابتدا ہی سے اسکالر شپ فراہم کی جاتی ہے۔

ریاست کے ان طلبہ سے جن کا ذریعہ تعلیم یا زبان اول یا دوم اردو ہو، مقررہ فارمس پر درخواستیں طلب کی جاتی ہیں جن کے ساتھ بونا فائیڈ سرٹیفکیٹ، میمورنڈم آف مارکس (سابقہ سال) اور کوئی دوسرا اسکالر شپ نہ ملنے کا صداقت نامہ، منگوائے جاتے ہیں۔

آخری تاریخ گزرنے کے بعد، درخواستوں کی تنقیح کی جاتی ہے اور نشانات کی بنیاد پر فہرست ترتیب دی جاتی ہے۔ فہرست، قطعیت کے لیے کمیٹی سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اسکالر شپ حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد ۱۱۴۸ تھی جب کہ گزشتہ سال ۴ لاکھ ۱۹ ہزار ۶۵۰ روپے کی رقم بطور اسکالر شپ تقسیم کی گئی۔

اسٹوڈنٹس (معاشی پسماندہ طبقات) اسکالر شپ

محکمہ اقلیتی بہبود کی ایما پر اکادمی نے اردو کے معاشی طور پر پسماندہ طبقات طلبہ کے لئے اسکالر شپ کا آغاز کیا۔ اس اسکیم کا مقصد معاشی طور پر پسماندہ طبقات میں خواندگی کو بڑھاوا دینا ہے۔ یہ اسکیم ۹۶-۱۹۹۵ء میں شروع ہوئی۔ طلبہ کو دیگر منسلکات کے علاوہ سفید راشن کارڈ کی نقل یا ایم آر او کا صداقت نامہ آمدنی پیش کرنا ہوتا ہے۔ یہ اسکیم بھی جماعت دوم سے پی ایچ ڈی تک کے طلبہ کے لئے ہے

جن کا ذریعہ تعلیم یا زبان اول یا دوم اردو ہو۔

ریاست کے معاشی طور پر پسماندہ طلبہ سے مقررہ فارمس پر درخواستیں طلب کی جاتی ہیں آخری تاریخ گزرنے کے بعد درخواستوں کی تنقیح کی جاتی ہے جس کی بنیاد طلبہ کے سرپرستوں کی آمدنی ہوتی ہے۔ اسکالرشپ کمیٹی کی طرف سے فہرست کو قطعیت دی جاتی ہے۔

گزشتہ سال اسکیم کے لئے ۴ لاکھ ۳۲ ہزار ۸۵۰ روپے ۱۴۴۶ طلبہ میں تقسیم کئے گئے۔

اردو درسی کتابوں کی اشاعت

حکومت آندھرا پردیش نے اردو درسی کتابوں کو قومیا لیا۔ حکومت کے احکام نمبر جی او ایم ایس ۳۲۱ (تعلیمات) مورخہ ۲۱/۳/۱۹۷۹ء کے ذریعہ اردو درسی کتابوں کی تیاری کا کام اردو اکادمی کے حوالے کیا گیا۔ اکادمی نے پہلی تا دسویں کی تمام (لسانی و غیر لسانی) اردو درسی کتابوں کی تیاری، کتابت اور ترجمہ کا کام کیا ہے۔ این سی ای آر ٹی کے تیار کردہ نصاب کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ ٹکسٹ بکس پریس کتابوں کی طباعت اور تقسیم کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اکادمی ترجمہ اور کتابت میں ٹکسٹ بکس پریس سے تعاون کرتی ہے۔ ایس سی ای آر ٹی نصاب تیار کرتی ہے۔ ڈائرکٹر اسکول ایجوکیشن کا ٹکسٹ بکس سیکشن، درسی کتابوں کی تیاری کا انتظام کرتا ہے۔ اکیڈمی، ترجمہ کرنے والوں، مصنفین اور ایڈیٹرس کے پینل، ڈی ایس سی کو روانہ کرتی ہے اکادمی اپنی نگرانی میں کتابت (کمپوزنگ کا کام کرواتی ہے اور ایڈیٹر کی جانب سے اس کی تصحیح کے بعد طباعت کے لیے گورنمنٹ ٹکسٹ بکس پریس روانہ کرتی ہے۔

اردو جریدہ (قومی زبان) کی اشاعت

اردو اکادمی ایک جریدہ شائع کرتی ہے جس کا مقصد نہ صرف اردو اکادمی کی سرگرمیوں کو نمایاں کرنا ہوتا ہے بلکہ اردو کے لکھنے والوں کے تخلیقی اور علمی کارناموں کو شائع کرنا بھی ہوتا ہے۔ قومی زبان ایک دوماہی رسالہ ہے۔

قومی زبان میں حکومت کی ان پالیسیوں اور پروگراموں کو بھی اجاگر کیا جاتا ہے، جن کا تعلق اردو بولنے والوں سے ہوتا ہے۔ یہ جریدہ، باصلاحیت لکھنے والوں کی ہمت افزائی کا بھی ایک ذریعہ ہے۔

ادیبوں اور لکھنے والوں سے تخلیقی اور علمی مضامین منگوائے جاتے ہیں۔ موصولہ مواد کا معیار، اہمیت اور افادیت کی بنیاد پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ معلوماتی پہلو کو بھی زیر غور لایا جاتا ہے۔

اردو کتابوں کی اشاعت

اکادمی اپنے طور پر ایسی اہم کتابوں کی اشاعت بھی عمل میں لاتی ہے جن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ اردو والوں کے لیے سودمند یا ضروری ہیں۔ اکادمی مختلف موضوعات اور ادب کی مختلف اصناف میں کتابوں کی اشاعت عمل میں لائی ہے۔

اردو اکادمی کی طرف سے کتابوں کی اشاعت ایک خصوصی کام ہے۔ اکیڈمی، ممتاز ادیبوں، نقادوں اور شاعروں کی کتابیں شائع کرتی ہے۔ اب تک شاعری تنقید و تحقیق اور نثر کی (۱۳) کتابیں شائع کی جاچکی ہیں۔ اس اسکیم کے ذریعہ ریاست کے مصنفین کو یہ موقع فراہم ہوتا ہے کہ وہ اکادمی کے ذریعہ اپنی کتابیں شائع کروائیں جو کہ تمام مصارف برداشت کرتی ہے۔

اردو ٹائپ رائٹنگ انسٹی ٹیوٹ

اکادمی کی جانب سے ۱۹۹۱ء سے اردو ٹائپ رائٹنگ انسٹی ٹیوٹ چلایا جارہا ہے جہاں مفت میں اردو ٹائپ کی کوچنگ فراہم کی جاتی ہے۔ لوئر اور ہائر کے بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے امتحان کے لئے کوچنگ دی جاتی ہے۔ ریاست کے آٹھ اضلاع میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے کے بعد سے اردو ٹائپ رائٹنگ کو نمایاں اہمیت حاصل ہوچکی ہے۔ اردو ٹائپسٹوں کی مانگ ہونے کی توقع ہے۔

اکادمی ساری ریاست میں واحد ادارہ ہے جو اردو ٹائپ رائٹنگ کی تربیت فراہم کررہا ہے تین ماہ کی محنت اور کوچنگ کے بعد طلبہ بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لوئر یا ہائر کے امتحان میں شرکت کرتے ہیں۔ تاحال اکادمی کی طرف سے ۱۰۸ طلبہ و طالبات کو اردو ٹائپ رائٹنگ کی کوچنگ دی جاچکی ہے۔ تفصیلات اس طرح ہیں۔

بیاچ نمبر	سال	طلبہ کی تعداد جنھیں تربیت دی گئی	شریک امتحان	کامیاب طلبہ کی تعداد
ا۔	فروری ۱۹۹۴ء	۲۳	۱۳	۷
۲۔	جولائی ۱۹۹۴ء	۲۲	۹	۹
۳۔	اپریل ۱۹۹۵ء	۲۳	۹	۶
۴۔	اگست ۱۹۹۵ء	۲۳	۱۴	۷
۵۔	مارچ ۱۹۹۶ء	۱۷	۱۰	صفر

ا۔ جملہ تربیت حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد ۱۰۸

۲۔ امتحان میں شرکت کرنے والے طلبہ کی تعداد ۵۵

۳۔ امتحان کامیاب کرنے والے طلبہ کی تعداد ۲۹

اردو کمپیوٹر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ

اردو اکادمی نے اردو کمپیوٹر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اردو کمپوزنگ سسٹم کی تربیت دی جائے اس کے ساتھ بیسک اور دیگر اہم پیکیجز کی بھی تربیت دی جائے گی۔ اس جامع تربیت میں حسب ذیل سسٹم شامل ہیں۔

(1) Principle of Computing (2) MS-DOS (3) Wordstar (4)Word Perfect (5) Lotus (6) Foxpro (7) Basic (8) Ms-Windows (9) Auto Cad (10) Urdu Composing System (UCS) (11)Metro (Urdu) (12)Page Composer (Urdu).

اکادمی کے جدید ترین پیکیجز کے ذریعہ اس نصاب کو ہمیشہ اَپ گریڈ کرتے رہنے کا بھی فیصلہ کیا، یہ کورس محکمہ روزگار اور تربیت حکومت آندھرا پردیش کا مسلمہ ہے۔ اس کورس میں داخلہ کے لئے اکادمی انٹرنس ٹسٹ منعقد کرتی ہے۔ میرٹ کی بنیاد پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ داخلہ کے لئے اقل ترین قابلیت ایس۔ ایس۔ سی۔ ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو ہو یا اردو بطور زبان اول یا دوم ہو۔

کتابوں کا اردو میں ترجمہ

دوسری زبانوں کے علم و ادب کو اردو میں اور اردو کے علم و ادب کو دوسری زبانوں میں منتقل کرنا اکادمی کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ اردو ادب اور دوسری زبانوں کے ادب اور رجحانات سے واقفیت ہو۔ اردو اکادمی کا منصوبہ ہے کہ نہ صرف دوسری زبان کے ادب کا اردو میں ترجمہ کیا جائے بلکہ دیگر علوم مثلاً سائنس، ٹیکنالوجی، سماجی اور سیاسی علوم، معاشیات اور ریاضی کا بھی ترجمہ کیا جائے۔

اردو کوچنگ سنٹرس

اردو اکادمی نے حیدر آباد اور ضلع کے مستقر پر اردو میڈیم کے طلباء کے لئے کوچنگ فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ اردو بولنے والے طلباء کی قابلیت اور صلاحیت میں اضافہ کیا جائے جس سے نہ صرف تعلیم کا معیار بلند ہو بلکہ اردو کے کامیاب ہونے والے طلباء کا تناسب بھی بڑھے۔ اس اسکیم کے تحت چوتھی، ساتویں اور ایس ایس سی کے طلباء کو کوچنگ فراہم کی جائے گی۔

تقاریب (ادبی و ثقافتی)

اردو اکادمی نہ صرف اپنی اسکیمات کی تشہیر و مقبولیت کے لئے، بلکہ انعام یافتگان اور ممتاز شخصیتوں کی قدر افزائی اور زبان، ادب اور تعلیم کے متعلق کسی موضوع پر جامع تبادلہ خیال کے لئے ہر سال

مختلف تقاریب، سیمینار، سمپوزیم وغیرہ منعقد کرتی ہے۔

اردو کے اہم مسائل اور موضوعات کو زیر بحث لانے کے لئے مستقل ادبی، ثقافتی اور علمی اجلاس منعقد کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اردو والوں کو، تعلیم اور روزگار کے شعبوں میں حکومت کی مختلف سہولتوں اور اسکیمات کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں تاکہ ان سے استفادہ کر سکیں۔

تلگو۔اردو۔تلگو ڈکشنری

اس باوقار پروجیکٹ کے لئے اب تک تلگو کے ۱۲ ہزار از کار رفتہ الفاظ حذف کرنے کے لئے منتخب کئے جاچکے ہیں اور ۲۳ ہزار الفاظ ترجمہ کے لئے منتخب کئے جاچکے ہیں۔ تاحال ۱۲ ہزار الفاظ کا ترجمہ کیا جاچکا ہے۔

اس پورے کام کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس پروجیکٹ کے احیاء کا منصوبہ ہے اس کی تفصیلات متعاقب پیش کی جائیں گی۔

مشاہیر اہل قلم کے ویڈیو کیسٹیس کی تیاری

اردو اکیڈیمی کا، اردو کے مشاہیر اہل قلم کے ویڈیو کیسیٹ تیار کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ نہ صرف ممتاز اردو شاعروں، ادیبوں، اسکالروں، صحافیوں اور دانشوروں کی خدمات کو بلکہ ان کے طرز زندگی کو بھی مستقبل کی نسلوں کے لئے ویڈیو کیسٹیس میں محفوظ کر دیا جائے۔

چار تا پانچ ویڈیو کیسٹیس ہر سال تیار کرنے کی تجویز ہے۔

اردو اسکول کی ذمہ داری

اردو تعلیم کے مفاد اور بہتری کے پیش نظر اردو اکادمی تجرباتی بنیادوں پر سرکاری امدادی اور دوسرے مدارس میں جن کا نتیجہ صفر ہے اپنے زیر نگرانی رکھنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

اردو اکادمی کی تجویز ہے کہ ان مدارس کو ماڈل اسکول میں تبدیل کر دیا جائے اور اس بات کی بھرپور مساعی کی جائے کہ ان مدارس میں زندگی کی نئی لہر پیدا ہو جائے۔

مراکز تعلیم بالغان

اردو اکادمی کی حیدرآباد اور ضلع کے مستقر پر مراکز تعلیم بالغان (اردو) شروع کرنے کی تجویز ہے تاکہ اردو والوں میں خواندگی کی مہم میں تیزی پیدا کی جائے۔

اردو اکادمی اکشرا جیوتی اسکیم کے تحت کلکٹرس کے تعاون سے اس اسکیم کو چلانے کی تجویز رکھتی ہے کیونکہ اکشرا جیوتی میں اردو آبادی پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔

نئی اسکیمات

۱۔ آندھرا پردیش اوپن اسکول

حکومت ہند نے تعلیم ترک کرنے والے طلباء کو دوبارہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے اوپن اسکول کا آغاز کیا۔ حکومت آندھرا پردیش نے بھی اوپن اسکول شروع کئے اردو بولنے والے طلبہ اس اسکیم سے استفادہ نہیں کر سکے کیوں کہ اوپن اسکول میں ذریعہ تعلیم ہندی، انگریزی اور تلگو ہے اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے لسانی اقلیت کے بچوں کو جن کی مادری زبان اردو ہے اپنی تعلیم دوبارہ شروع کرنے کے لیے آندھرا پردیش اوپن اردو اسکول قائم کرنے کی تجویز ہے۔ اس مقصد کے لیے اردو اکادمی کو ۷ لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں۔

۲۔ اردو بھون کی تعمیر

اردو اکادمی کی جانب سے ریاست کے مختلف مقامات پر اردو بھون کی تعمیر کی کوششیں جاری ہیں۔ محکمہ اقلیتی بہبود نے اردو بھون، کمیونٹی سنٹرس جنھیں شادی خانے قرار دیا جائے گا کی تعمیر کے لئے ۹۸ لاکھ روپے کی رقم جاری کی ہے۔ ان کی تعمیر ضلع کے مستقر اور منڈل کی سطح پر کی جائے گی۔

محکمہ آر اینڈ بی کے چیف انجینئر ترجیحی بنیادوں پر منظورہ پلان کے مطابق اس کام کی تکمیل کریں گے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے

عمارت اردو اکادمی کے حوالے کی جائے گی فوری عمل در آمد کے لئے رقم متعلقہ کلکٹرس کے حوالے کی جارہی ہے۔

۳۔ اردو تنظیموں کے لئے گرانٹ ان ایڈ

ریاست میں متعدد اردو تنظیمیں ہیں جو اردو زبان کی ترقی و ترویج، تحفظ اور فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مالیہ کے فقدان کے سبب ان اداروں کو اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول میں شدید دشواریاں پیش آرہی ہیں۔

اس حقیقت کے پیش نظر ان اداروں کو گرانٹ ان ایڈ فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ اردو اکادمی کو اس اسکیم کے لئے ۱۰ لاکھ روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔

آندھرا پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ

ریاست کے مختلف مقامات پر بہت بڑی تعداد میں مدرسے قائم ہیں۔ جہاں سے مولوی، عالم، فاضل وغیرہ کے صداقت نامے دیے جاتے ہیں۔ ان مدارس کے نصاب، یکساں اور معیاری نہیں ہیں۔ امتحان کی سطح اور معیار معروف نہیں ہیں۔ اس لئے حکومت کی جانب سے ان کے صداقت نامے مسلمہ نہیں ہیں۔

اس بات کے پیش نظر آندھرا پردیش ایجوکیشن بورڈ قائم کرنے کا منصوبہ ہے جو ریاست کے مدرسوں کے مختلف کورس کے لئے مشترکہ نصاب وضع کرے گا۔

تعلیمی اسکیم کی تیاری کے لئے اردو اکادمی کو ایک لاکھ روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔

مستقبل کے منصوبے

اردو اکادمی آندھرا پردیش، مستقبل میں اکادمی کی سرگرمیوں کو اکیسویں صدی کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق بنانے کے لیے، حسب ذیل منصوبوں پر عمل آوری کی خواہاں ہے۔

۱۔ ہر سال کم از کم ۶ مشاہیر اہل قلم آندھرا پردیش کے آڈیو بکس کی تیاری اور ان کی بڑے پیمانے پر اجرائی اور توسیع۔ اس سال مخدوم کی آڈیو بک تیار کرنے کا کام، چینل پلس فور کے اشتراک سے کیا جارہا ہے۔

۲۔ ہر سال کم از کم ۴ مشاہیر آندھرا پردیش کے ویڈیو کیسٹس کی تیاری کا بھی منصوبہ ہے۔

۳۔ اردو میڈیم کے لئے ایل کے جی کی سطح سے دسویں تک کی اور اردو زبان اول و دوم کے لئے بھی اردو کی نصابی کتابوں، انٹرمیڈیٹ، گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی سطح کی لسانی اور غیر لسانی اردو درسی کتابوں کی تیاری اور طباعت کا منصوبہ ہے۔ اس ضمن میں اکادمی کو، درسی شعبے کے لئے نہ صرف ایک علیحدہ عمارت درکار ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ کمرشل کمپیوٹر یونٹ، عصری روٹری پرنٹنگ پریس، بائنڈنگ اور مولڈنگ کی مشینری کا پورا یونٹ بھی درکار ہے۔ ریاست آندھرا پردیش میں اردو ذریعہ تعلیم کے طلبہ کی تعداد تقریباً ۲۵ لاکھ ہے اور اس اعتبار سے درسی کتابوں کی تیاری و طباعت بے حد اہمیت کی حامل ہے۔

۱۹۸۰ء میں حکومت آندھرا پردیش نے پہلی سے دسویں تک کی اردو درسی کتابوں کو قومیائے زمرہ میں شامل کر کے اردو اکادمی کی نگرانی میں ان کی تیاری، ترجمہ اور طباعت کا کام شروع کیا تھا۔ لیکن انگریزی، تلگو اور دوسرے ذریعہ تعلیم کے طلباء کے لئے جن کی زبان اول یا زبان دوم، اردو ہو، درسی کتابیں موجود نہیں ہیں۔ اس طرح اردو ذریعہ تعلیم کے تقریباً ۶۰ جونیئر کالج ہیں، لیکن ان کے لیے غیر لسانی درسی کتابوں کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

ریاست میں ۱۰ ڈگری کالج میں اردو ذریعہ تعلیم ہے، لیکن گریجویشن کی سطح پر بھی، درسی کتابیں نہیں ہیں۔ اردو زبان اول کے لیے اکادمی نے اسی سال انتخاب ادب حصہ اول و دوم شائع کی ہے لیکن دوسرے مضامین کی کتابیں نہیں ہیں۔ اس ضمن میں ترقی اردو کی بعض کتابیں ضرور کارآمد ہیں لیکن وہ یہاں کے نصاب کے مطابق نہیں ہیں۔ اسی لئے اردو اکادمی یہ ساری کتابیں تیار کرنا اور شائع کرنا چاہتی ہے۔

۴۔ اردو اکیڈمی، اردو کمپیوٹر کورس کو بھی عام کرنا چاہتی ہے اور اس کا منصوبہ ہے کہ صدر دفتر کی طرح اپنے تمام ۱۹ علاقائی اور ضلعی مراکز پر بھی اردو کمپیوٹر تربیتی پروگرام شروع کرے، جس میں کمپیوٹر کے پیکیجس کے علاوہ، اردو کمپوزنگ سسٹم اور صفحہ سازی کی بھی تربیت دینے کا ارادہ ہے۔

۵۔ ریاست آندھرا پردیش کی جغرافیائی، طبعی، صورتحال، موسمی حالات، فصلوں، صنعت و حرفت کے اداروں، تنظیموں وغیرہ کی تفصیلات پر مبنی ایک کتاب شائع کرنے کا ارادہ ہے جو سیاحتی ہینڈ بک کی طرح کار آمد ہو۔

۶۔ سال ۱۹۹۸ء کا ایک ہمہ رنگی کیلنڈر، اردو اکادمی کی مناسبت سے شائع کرنے کا منصوبہ ہے جس میں اردو کی اہم شخصیتوں کی تاریخ پیدائش، تاریخ وفات اور ان کی پیدائش کے مہینے کے اعتبار سے اس مہینے میں ان کی تصویر شائع کرنے کا منصوبہ ہے۔

۷۔ اس سال ریاست کے تمام شاعروں، ادیبوں، صحافیوں اور دانشوروں کی ڈائرکٹری شائع کی جارہی ہے۔ جس میں ان کے کوائفِ حیات اور اہم و مختصر تفصیلات کے علاوہ، گھر کے پتے اور ٹیلی فون نمبر شامل رہیں گے۔

ریاستی حکومت سے اردو اکادمی کا رابطہ۔ مالی مشکلات اور ان کے ازالہ کی صورتیں:

۱۔ اردو اکادمی آندھرا پردیش، ریاستی حکومت کی طرف سے ایک خود اختیار ادارہ کی حیثیت سے قائم کی گئی، جسے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹر کروایا گیا۔ ریاستی حکومت کے محکمہ تعلیم اور محکمہ اقلیتی بہبود کی طرف سے اکادمی کو اس کی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے گرانٹ ان ایڈ دی جاتی ہے۔

۲۔ ریاستی حکومت کے ۶ عہدہ دار، اردو اکادمی کے ارکان بہ اعتبار عہدہ دار ہیں۔ اور وہ اکادمی کے اجلاسوں میں شرکت کرتے اور تقریباً تمام امور میں، صلاح و مشورہ اور منصوبہ بندی میں ان کا بھرپور تعاون اور مشاورت حاصل رہتی ہے۔

۳۔ ریاستی حکومت کی طرف سے گزشتہ سات سال سے گرانٹ میں اضافہ ہوا ہے اور سابق دو سال میں یہ اضافہ قابلِ لحاظ ہے۔

۴۔ اس وقت اکادمی کو، ریاستی حکومت کی طرف سے کسی قسم کی مالی مشکل درپیش نہیں ہے تاہم اکادمی کو اپنی کئی نئی اسکیمات کے لئے مالیہ درکار ہے۔ اس کے لئے ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ مرکزی حکومت کے ادارے بھی ان منصوبوں کی واجبیت اور اہمیت کے پیشِ نظر امداد فراہم کریں۔

فروغ اردو کونسل سے رابطہ کی ترجیحات

۱۔ اردو اکادمی فروغ اردو کونسل سے یوں تو تمام امور میں رابطے کی اہمیت کا بھرپور احساس رکھتی ہے، تاہم کونسل سے اس کے روابط کی خصوصی ترجیحات حسبِ ذیل ہیں۔

i۔ نصابی کتابوں کی تیاری کے لئے مالی امداد۔

ii۔ کمپیوٹر کمرشل یونٹ کے قیام کے لئے مالی امداد۔

iii۔ کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹس کے قیام کے لئے مالی امداد۔

iv۔ درسی کتابوں کے یونٹ کی عمارت اور دیگر مصارف کے لئے مالی امداد۔

v۔ اردو روٹری پریس، بائنڈنگ، کٹنگ مشینوں کی خریداری کے لئے گرانٹ۔

vi۔ اردو آڈیو بکس اور ویڈیو کیسٹس، کیلنڈر اور معلوماتی کتب کی طباعت کے لئے مالی اعانت۔

۲۔ ان تمام اسکیمات کی عمل آوری کے لئے کونسل، اگر گرانٹ کی اجرائی سے اصولی اتفاق کرے تو پروجیکٹ رپورٹس بناکر رقم کا تعین کیا جاسکتا ہے۔

اکیسویں صدی میں فروغ اردو

۱۔ اکیسویں صدی میں فروغ اردو کا کام، اردو زبان و ادب کے فروغ اردو تعلیم کی ترقی، توسیع و استحکام، اردو صحافت کی ترقی

اور فروغ، رسائل و جرائد کے فنی، طباعتی اور اشاعتی پہلو میں عصری ترقی بے حد ضروری ہے۔

۲۔ یہ ترقی و توسیع صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ اردو کا رشتہ، معیشت سے استوار ہو، اور یہ رشتہ اسی وقت استوار ہو سکتا ہے جب کہ اردو مادری زبان والوں کو ان کی زبان میں تعلیم کی سہولت ہو اور ان کی زبان سرکاری نظم و نسق میں تسلیم بھی کی جائے اور اس کا چلن بھی ہو۔

۳۔ فروغ اردو کونسل، اردو کو اکیسویں صدی میں داخل کرنے کی خواہاں ہے تو اسے چاہیے کہ وہ الکٹرونک میڈیا سے بھرپور استفادہ کرے اور ایک اردو چینل، تجارتی خطوط پر قائم کرے۔

مالی اعانت برائے اردو رسائل و جراید۔ آغاز ۱۹۸۰ء

حسب ذیل اردو رسائل و جرائد کو ہر سال مالی اعانت دی جاری ہے۔

(۱)شعر و حکمت (۲)سب رس (۳)شگوفہ (۴)پونم (۵)خاتون دکن (۶)اورینٹل گریجویٹ (۷)آندھرا پنچ (۸)شاداب (۹)ہمارے نونہال (۱۰)آج اور کل

مالی اعانت برائے خانگی اردو لائبریریز۔ آغاز ۱۹۷۶ء

ریاست کی تقریباً ۱۳۶ اردو لائبریریوں کو ہر سال کتابوں کی شکل میں اعانت دی جاتی ہے۔ ایک ہزار روپے کی کتابیں، ہر سال ان لائبریریوں کو دی جاتی ہیں۔

اردو خبر رساں ایجنسیوں کے لیے مالی اعانت۔ آغاز ۱۹۹۱ء

ریاست کے حسب ذیل اردو خبر رساں اداروں کو، ہر سال مالی اعانت دی جاتی ہے۔

(۱)ایسوسی ایٹیڈ نیوز سروس (۲)بھارت نیوز سروس (۳)نیوز ٹرسٹ آف انڈیا (۴)دکن نیوز (۵)دکن سماچار (۶)سنٹرل نیوز (۷)انڈین نیوز (۸)انڈین پریس ٹوڈے۔

سمینار، سمپوزیم اور مشاعروں کے انعقاد کے لئے مالی اعانت۔ آغاز ۱۹۷۶ء

ہر سال ریاست کی ۱۲ تا ۱۵ رجسٹرڈ اردو تنظیموں کو سمینار، سمپوزیم، مشاعرہ وغیرہ کے انعقاد کے لیے مالی اعانت دی جاتی ہے۔

مالی اعانت برائے اردو صحافت کورس (ڈگری)۔ آغاز ۱۹۹۶ء

عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبۂ صحافت کی جانب سے، بیچلر اِن جرنلزم اینڈ کمیونیکیشن کے کورس کا سال ۹۷-۱۹۹۶ء سے آغاز ہوا۔ اردو اکادمی کے اس کورس کے فروغ کے لئے سالانہ (۱٫۵) لاکھ روپے، کی اعانت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اردو اسٹوڈنٹ (میرٹ) اسکالر شپ۔ آغاز ۱۹۷۶ء

دوسری جماعت سے پی۔ ایچ۔ ڈی۔ تک کے ان تمام طلبہ و طالبات کو جن کا ذریعہ تعلیم یا زبان اول یا دوم اردو رہی ہو۔ ہر سال یکمشت اسکالر شپ دیے جاتے ہیں۔ تاحال تقریباً ۱۸ ہزار طلبہ و طالبات کو اسکالر شپ دیے جا چکے ہیں۔

معاشی طور پر پسماندہ طبقات کے اردو اسٹوڈنٹ اسکالر شپ۔ آغاز ۱۹۹۷ء

دوسری سے دسویں جماعت تک کے طلبہ و طالبات کو، جن کا ذریعہ تعلیم یا زبانِ اول یا زبان دوم اردو ہو، اور جن کے والدین یا

سرپرستوں کی آمدنی ۱۲ہزار سالانہ یا اس سے کم ہو، اسکالرشپ دینے کا آغاز کیا گیا ہے۔ تقریباً ۶ ہزار طلبہ و طالبات کو اسکالرشپ دینے کا منصوبہ ہے۔

اردو اکادمی کی مطبوعات۔ آغاز ۱۹۷۶ء

۱۔ آندھرا پردیش ۲۔ آہنگ شعر ۳۔ تلگو زبان و ادب ۴۔ مختصر تاریخ تلگو ادب اور فنون لطیفہ ۵۔ نوائے طالب (شعری مجموعہ) ۶۔ صدرنگ (اضلاع کے شعراء کی انتھالوجی) ۷۔ روشن سائے (تلگو ناول کا ترجمہ) ۸۔ بساطِ رقص (مخدوم کا شعری مجموعہ) ۹۔ دو آتشہ (مَیکش کا شعری مجموعہ) ۱۰۔ مزبلہ (اقبال متین کے افسانوں کا مجموعہ) ۱۱۔ مضامینِ عالم خوندیری کے علاوہ۔ ۱۔ کیمیا (انٹرمیڈیٹ) ۲۔ انتخاب نظم ونثر برائے گریجویشن ۳۔ انتخاب ادب حصہ اول و دوم (برائے گریجویشن) کی اشاعت بھی عمل میں آئی۔

اردو کمپیوٹر ٹریننگ کورس۔ آغاز ۱۹۹۴ء

۱۰۸ طلبہ و طالبات کو، کمپیوٹر کے اہم پیکجس نیز اردو کمپوزنگ اردو صفحہ سازی کی تربیت دی گئی۔ ان پیکجس میں بنیادی تعلیم (فنڈامینٹل آف کمپیوٹر)، ڈاس، ورڈاسٹار، ورڈپرفکٹ، لوٹس، فاکس پرو، پیج میکر، شامل تھے۔ اس وقت ۵۴ طلباء و طالبات کو ان پیکجس کی تربیت دی جارہی ہے۔ اس سال ایم۔ ایس۔ آفس / آٹو کیاڈ کی تربیت بھی دی جائے گی۔

اردو ٹائپ رائٹنگ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ آغاز ۱۹۹۳ء

اردو ٹائپ رائٹنگ کورس کے اب تک، ۲۵۷ طلبہ کو تربیت دی جاچکی ہے۔ یہ کورس بورڈ آف ٹیکنالوجیکل ایجوکیشن کا ہے اور اس کی جانب سے امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ اردو اکادمی اس کورس کے لوئر اور ہائر کے لئے ۴ تا ۶ ماہ کی تربیت دی جاتی ہے۔

تلگو۔اردو ڈکشنری۔ آغاز ۱۹۹۴ء

تلگو۔اردو ڈکشنری کا کام ۱۹۹۴ء میں گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ عظیم تلگو شاعر ڈاکٹر سی۔ نارائن ریڈی کے نیز ماہرین کی کمیٹی کے زیر قیادت آغاز ہوا۔ ایک پراجیکٹ ڈاکٹر مسٹر امنیتا کا تقرر عمل میں لایا گیا سب سے پہلے، سابقہ ڈکشنریوں کے تناظر میں، ادب، صحافت، دیگر سائنس سیاسی، سماجی، ثقافتی علوم سے متعلق ۵۰ ہزار تلگو الفاظ چنے گئے اور اس عمل کے سلسلہ میں ازکاررفتہ ۱۲ ہزار الفاظ حذف کردیے گئے۔ منتخب الفاظ میں سے ۱۲ ہزار کا ترجمہ ہوچکا ہے۔ بقیہ الفاظ کا ترجمہ کیا جانا ہے۔

❁ ❁ ❁

قومی اردو کونسل کی چند اہم مطبوعات

بچوں کا ادب

اردو کی کہانی	سید احتشام حسین	۸۔۲۵
ننھی جل پری	ہانس کرسٹیان انڈرسن / ہرچرن چاولہ	۳۔۷۰
مولانا روم کی کہانیاں	محمد حفیظ الدین	۲۔۵۰
اوڈیسی	ہومر / اطہر پرویز	۷۔۰۰

سائنس اور تکنیک

انسانی ارتقا	ایم۔ آر۔ ساہنی / احسان اللہ	۱۳۔۷۵
مفتاح التقویم	حبیب الرحمٰن خاں صابری	۲۸۔۰۰
پیڑ پودوں پر وائرس کی بیماریاں	رشید الدین	۶۔۵۰
فرہنگ اصطلاحات کیمیا	قومی اردو کونسل	۸۔۰۰
ہندوستان میں چھاپہ خانہ	اے۔ کے۔ پرولکر / علی ابن الحسین زیدی	۷۔۲۵
ارضیات کے بنیادی تصورات	ڈی۔ ابروچیف / ماجد حسین	۲۲۔۰۰
برقی توانائی	انجم اقبال	۱۲۔۰۰
راست اور متبادل کرنٹ	عبدالرشید انصاری	۱۵۔۰۰

جناب رضوان احمد، سکریٹری

بہار اردو اکادمی کی سرگرمیاں

بہار اردو اکادمی کا قیام مارچ ۱۹۷۲ء میں عمل میں آیا۔

فروری ۱۹۷۲ء میں ملک کی سب سے پہلی اکادمی اتر پردیش میں قائم ہو چکی تھی۔ اکادمی کے موجودہ دستور کی رو سے اکادمی کے سرپرست ریاستی گورنر اور اس کے صدر ریاستی وزیر اعلیٰ، کارگزار صدر وزیر اقلیتی فلاح و بہبود ہوتے ہیں۔ دو نائب صدور جنہیں صدر نامزد فرماتے ہیں اور سکریٹری جسے ریاستی حکومت مقرر کرتی ہے۔ ان کے علاوہ مجلس عاملہ میں تیرہ اور مختلف زمرے کے ارکان ہوتے ہیں اکادمی ریاستی حکومت کی گرانٹ پر چلتی ہے اس کے علاوہ اس کی آمدنی کی ایک دوسری صورت اکادمی کی مطبوعات کی فروخت ہے۔

گذشتہ پچیس برسوں میں بہار اردو اکادمی اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے جن خطوط پر کام کر رہی ہے اس کی اجمالی رپورٹ حسب ذیل ہے:

(۱) اکادمی بہار کے قدیم کلاسیکی ادب کی اشاعت اپنی نگرانی میں کراتی ہے اس کے علاوہ منصوبہ بند اسکیم کے تحت کتابیں تیار کرا کر ان کی اشاعت کا نظم کرتی ہے فی الوقت اکادمی کی مطبوعات کی تعداد تقریباً پچاس ہے۔ ایک دو ماہی رسالہ "زبان و ادب" کے نام سے شائع کیا جاتا ہے۔

(۲) اشاعتی امداد کی مد میں اکادمی ہر سال تقریباً دو لاکھ روپئے منظور کرتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت تقریباً ساڑھے پانچ سو کتابیں اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ درخواست گذار شاعر و مصنفین کو ان کے مسودے کی جانچ کے بعد ایک ہزار جلدوں کی طباعت کے خرچ کی ستر فی صد رقم برابر دو قسطوں میں ادا کی جاتی ہے پہلی قسط کتاب چھپنے سے قبل اور دوسری قسط طباعت کے بعد۔

(۳) کل ہند پیمانے پر ملک میں طبع شدہ ہر سال اردو مطبوعات پر انعامی مقابلہ۔ اس مد میں اکادمی ہر سال ستر ہزار سے اسی ہزار روپئے خرچ کرتی ہے۔

(۴) اردو زبان و ادب کی مجموعی خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ ایسے اردو کے شاعر و ادیب اور صحافی کو بھی جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ ہر سال دئے جاتے ہیں ایوارڈ کی رقم دس ہزار روپئے ہے۔

(۵) ضرورت مند، بیمار، اور معذور شاعر، ادیب، صحافی کی مالی امداد کی مد میں چالیس ہزار روپئے منظور کرتی ہے۔

(۶) پبلک اردو لائبریری کی امداد، نقد اور کتاب کی شکل میں، پوری ریاست میں ایسی لائبریریاں قابل لحاظ تعداد میں ہیں جن کی امداد کی جاتی ہے اس مد میں تقریباً اسی ہزار روپئے سالانہ اکادمی خرچ کرتی ہے۔

(۷) سمینار، سمپوزیم اور مشاعروں کا اکادمی کے زیر اہتمام انعقاد کیا جاتا ہے سمینار میں پڑھے گئے مقالوں کی کتابی صورت میں اشاعت ہوتی ہے۔

(۸) اردو ٹائپنگ کا تربیتی مرکز پٹنہ، کشن گنج، (شمالی بہار کا کثیر اردو آبادی والا شہر) اور رانچی میں قائم ہے۔ جہاں اردو ٹائپ سیکھنے کے لیے خواہش مندوں کو مفت تربیت دی جاتی ہے۔

(۹) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے مالی تعاون سے بنیادی اردو کتابت اور آرائشی اردو کتابت کی تربیت گاہیں چلتی ہیں جہاں اول الذکر کے تربیت پانے والوں کو =/130روپے اور ثانی الذکر کے طلبا و طالبات کو دو سو روپے ماہانہ اسٹائپنڈ دیا جاتا ہے۔

(۲) مستقبل کے لیے جو چند نئے پروگرام بہار اردو اکادمی نے مرتب کئے ہیں وہ اس طرح ہیں:

(الف) کمپیوٹر کے ذریعہ اردو کتابت سکھانے کا نظم

(ب) اردو صحافت کی تربیت کا انتظام

(ج) بچوں کے لیے ماہانہ رسالہ کا اجرا

(د) ایک معیاری دار الترجمہ کا قیام جہاں غیر لسانی مضامین کی معیاری کتابوں کا ترجمہ ہو سکے

(۳) ریاستی حکومت کے صد فی صد مالی گرانٹ سے ہی اکادمی کے اخراجات چلتے ہیں۔ فی الوقت بہار اردو اکادمی کو زبردست مالی دشواریوں کا سامنا ہے۔ گذشتہ دو مالی برسوں میں پچیس لاکھ روپئے کی سالانہ گرانٹ میں سے بالترتیب سولہ لاکھ روپئے اور پندرہ لاکھ روپئے کٹ گئے ہیں۔ اکادمی کا دوسرا کوئی مالی وسیلہ نہیں۔ بہت معمولی سی آمدنی مطبوعات اور رسالے کے فروخت سے ہوتی ہے جو اصلاً لاگت سے بھی کم ہوتی ہے۔ سرکاری سطح پر اکادمی محکمہ اقلیتی فلاح کے تحت ہے جو ایک نیا محکمہ ہے

(۴) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان سے اکادمیوں کا رابطہ قدیم ہے۔ جب یہ کونسل ترقی اردو بیورو تھا تو اردو اکادمیوں کی ایک رابطہ کمیٹی ہوا کرتی تھی جس کی میٹنگیں سال میں ایک بار ضرور کسی نہ کسی اکادمی کی میزبانی میں ہوتی تھیں، تقریباً پچھلے پانچ برسوں سے یہ سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرح کا رابطہ مضبوط کیا جائے تاکہ اکادمیوں کے درمیان کام کی تکرار سے گریز ہو ساتھ ہی جب سب مل کر بیٹھیں گے تو کچھ مفید مشورے اور فیصلے ہو سکیں گے۔

(۵) اردو کے فروغ کا کام اکیسویں صدی میں کس نوعیت کا ہو اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے تاہم بنیادی چیز اردو کی Readership ہے جو دن بہ دن کم ہوتی جارہی ہے اس پر توجہ دینی چاہئے۔ اردو کی بنیادی تعلیم کا حتمی بندوبست ہونا چاہئے اس کے لیے حکومت ہند سے ریاستی حکومتوں کو ضروری ہدایات جاری کرنے کی سفارش کی جائے تاکہ جہاں بھی اردو خواں طلبا ہوں خواہ ان کی تعداد کچھ ہو اردو ٹیچر لازمی طور پر بحال کئے جائیں۔

اگر Readership میں فروغ کے مسئلہ کا حل نکل آتا ہے تو یہاں ایک بڑی کامیابی ہوگی۔ اس کے علاوہ بہار کے نمونہ پر دوسری ریاستوں میں بھی اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ عطا کرنے کے لیے یہ کانفرنس سفارش کر سکتی ہے۔

تذکرۂ مخطوطات

نمبر شمار	کتاب	مصنف رمترجم	قیمت
1.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ اول)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	=/۲۳
2.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ دوم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	=/۲۳
3.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ سوم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	=/۲۳
4.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ چہارم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	=/۲۳
5.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ پنجم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	=/۲۳

جناب محمد احمد اندرابی، سکریٹری

جموں، کشمیر اکادمی برائے آرٹ، کلچرل اور زبان کی سرگرمیاں

جموں و کشمیر اکادمی برائے آرٹ، کلچر اور زبان کا قیام ریاستی آئین کی دفعہ ۱۴۶ کے تحت ۷ رجولائی ۱۹۵۸ء کو عمل میں لایا گیا۔ ایک آئینی ادارہ ہونے کی حیثیت میں گورنر اس کے سرپرست اور ریاستی وزیر اعلیٰ صدر ہیں۔ جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے کہ اس ادارے کو معرض وجود میں لانے کا مقصد ریاست میں پنپ رہی زبانوں کی ترقی و ترویج، اس کے ادب و ثقافت اور دیگر فنون لطیفہ کی تبلیغ و اشاعت ہے اس ادارے نے مختلف زبانوں خصوصاً اردو کی ترقی و ترویج کے سلسلے میں وسائل کی کمی کے باوجود جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں، وہ قابل قدر ہیں۔ اردو، جموں و کشمیر کی سرکاری زبان ہے۔ اس لحاظ سے ریاستی کلچرل اکادی نے اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں ان کا ذیل میں مختصر احاطہ کیا جاتا ہے۔

مطبوعات: جموں و کشمیر کلچرل اکادمی نے اپنے قیام کے بعد سے ہی مختلف زبانوں خصوصاً اردو زبان میں کتابوں کی اشاعت و طباعت کا سلسلہ شروع کیا۔ آج تک اکادمی نے سو (۱۰۰) سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں شائع کی ہیں جن کو دنیائے اردو میں توقیر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ ان میں بارہ جلدوں پر مشتمل اردو۔ کشمیری فرہنگ خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ پروفیسر گیان چند جین کی تفسیر غالب، پروفیسر عبد القادر سروری کی تین جلدوں میں "کشمیر میں اردو"۔ عبد الاحد آزاد کی تین جلدوں میں "کشمیری زبان اور شاعری"۔ اکبر حیدری کاشمیری کا ایڈٹ کیا ہوا "دیوان میر تقی میر" اور "تذکرۂ قدیم شاعرات اردو"۔ ڈاکٹر حامدی کاشمیری کی نئی حسیت اور اردو شاعری، انوار ابو الکلام آزاد، مخلی اقبال، چنار رنگ اور انتخاب اردو ادب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

"شیرازہ" "اور ہمارا ادب" کی اشاعت

اکادمی کا اردو رسالہ "شیرازہ" گزشتہ ۳۵ برسوں سے باقاعدہ طور پر شائع ہو رہا ہے۔ اس میں معروف اور معتبر ریاستی اور غیر ریاستی ادیبوں شاعروں اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے اہل قلم کے مضامین اور تخلیقات شائع ہوتی ہیں۔ "شیرازہ" آج ملک کے معدودے چند اہم ادبی رسالوں میں شامل ہوتا ہے اور اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ گزشتہ ۳۵ برسوں کے دوران اس رسالے کے کئی دستاویزی نوعیت کے خصوصی اور ضخیم شمارے شائع کئے گئے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

زور نمبر، ثقافت نمبر، سیمنار نمبر، اقبال نمبر (دوبار)، فوق نمبر، افسانہ نمبر، مورخ حسن نمبر، شیخ العالم نمبر، لل دید نمبر، پریم چند نمبر، کل ہند اردو کانفرنس نمبر، نوجوان نمبر، مغل اور کشمیر نمبر، کشمیری عجائبات نمبر، شاہ ہمدان نمبر اور صوفیانہ موسیقی نمبر شامل ہیں۔

سالنامہ "ہمارا ادب"

اکادمی ہر سال سالنامہ کے طور پر ایک ضخیم کتاب "ہمارا ادب" کے نام سے شائع کرتی ہے جس میں مقتدر ادیبوں کی خاص خاص تخلیقات شامل کی جاتی ہیں۔ ۱۹۷۵ء کے لیے اس سالنامے کو خاص موضوعات کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ اس سلسلے کے تحت اب تک لوک ادب نمبر، مشاہیر کشمیر نمبر، (۳ جلد) جموں و کشمیر نمبر (۵ جلد) شخصیات نمبر (۵ جلد) اور اولیائے کشمیر (۳ جلد) منظر عام پر لائی جا چکی ہیں۔ اس سلسلے کی خاص پذیرائی ہوئی ہے اور "ہمارا ادب" کے یہ خاص نمبر ریاست کے متعلق تحقیق کروانے کے لیے دستاویزی حیثیت رکھتے ہیں۔

ترجمے

گزشتہ برسوں میں اکادمی نے اردو کی مقتدر شخصیات کے کارناموں کا اردو میں ترجمہ کرایا ہے۔ پریم چند کی بعض کہانیاں، کلام اقبال کا منظوم ترجمہ پرتو اقبال، شیرازہ کشمیری کے غالب نمبر، اقبال نمبر، پریم نمبر وغیرہ۔ اسی طرح نمائندہ کشمیری اور ڈوگری ادبیات کا بھی اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ کشمیر کی معروف شاعرہ لل دید اور شیخ العالم حضرت نور الدین ولیؒ کے کلام کو پہلی بار اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔

ادیبوں کی محفلیں

اکادمی غیر ریاستی اردو ادیبوں کے اعزاز میں ہر سال محفلوں کا اہتمام کرتی رہتی ہے جن میں فنکاروں کے تعلق سے بات چیت ہوتی ہے اور ریاست کے اہلِ ذوق کو اردو دنیا کے مشاہیر کے روبرو تبادلۂ خیالات کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ جو ادیب وقتاً فوقتاً ان محفلوں کے مہمان خصوصی رہے ہیں ان میں جگر مراد آبادی، فراق گورکھپوری، مخدوم محی الدین، خلیل الرحمٰن اعظمی، آلِ احمد سرور، اختر الایمان، جوگندر پال، سردار جعفری، کرشن چندر، قرۃ العین حیدر، عصمت چغتائی اور شمس الرحمٰن فاروقی وغیرہ شامل ہیں۔

اکادمی نے ایک پروگرام کے تحت اردو کے برگزیدہ شاعروں اور ادیبوں کی برسیاں منانا شروع کیں۔ پریم چند اقبال اور غالب کی صد سالہ برسیاں اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

اکادمی کے زیرِ اہتمام کئی کل ہند اردو کانفرنسیں منعقد کی گئی ہیں جن میں ملک کے سرکردہ ادیبوں اور شاعروں نے شرکت کی۔ ہمارے ادارے کے اہتمام سے مختلف کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں اردو میں مباحثے کرائے جاتے ہیں۔

مشاعرے

ریاستی اکادمی اکثر ہی مشاعروں کا اہتمام کرتی رہتی ہے۔ ان مشاعروں میں مقامی اور غیر مقامی شعراء حصہ لیتے ہیں۔ ریاست گیر پیمانے پر لگ بھگ سبھی بڑے قصبوں اور دیہاتوں میں اردو شعری نشستوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ہر سال اردو کا کل ہند مشاعرہ منعقد ہوتا ہے جس میں ہندوستان بھر کے سرکردہ شعراء حصہ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سال بڑے پیمانے پر مزاحیہ مشاعرے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

ادارہ وقتاً فوقتاً کبھی شام غزل کبھی محفل مقالات اور کبھی محفل افسانہ منعقد کرتا رہتا ہے۔ ان محفلوں میں پڑھی گئی نگارشات پر کھل کر اظہار خیال کیا جاتا ہے۔

بہترین کتابوں پر انعامات

اکادمی ہر سال ریاست میں چھپنے والی بہترین اردو کتابوں پر دو انعام دیتی ہے اور اب تک بیسیوں کتابوں کو ایوارڈ سے نوازا جاچکا ہے۔ ایوارڈ ایک خطیر رقم اور تانبے کی ایک تختی پر مشتمل ہوتا ہے۔

ریاست کے بزرگ شاعروں اور ادیبوں کی ادبی خدمات کے پیش نظر انہیں خلعت فاخرہ سے بھی نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ اب تک رسا جاودانی، میر غلام رسول نازکی، شاہ زور کشمیری اور دانش سیمپلوری وغیرہ کو ان کی اردو ادبی خدمات کے پیش نظر خلعت دیے گئے ہیں۔

ابھرتے ہوئے ادیبوں کی حوصلہ افزائی

اردو زبان و ادب سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے نوجوان ادیبوں کی ادبی نشستیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں نوجوان ادیب اپنی تخلیقات پڑھتے ہیں۔ اس طرح اکٹھا مواد سے اب تک شیرازہ کے کئی "نوجوان نمبر" مرتب کئے جاچکے ہیں۔

رائٹرس کیمپ

ادیبوں کو ایک جگہ مل بیٹھ کر تبادلہ خیالات کا موقعہ فراہم کرنے کی غرض سے ادارہ ہر سال رائٹرس کیمپ کا انعقاد کرتا ہے جس میں اردو کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں کے ادیبوں کی اچھی خاصی تعداد کو کسی پر فضا مقام پر کئی دنوں کے لیے اکٹھے مل بیٹھ کر تبادلہ خیالات کا موقع فراہم کیا جاتا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ادبی انجمنوں کو مالی امداد

۱۹۶۱ء سے ادارہ مختلف ادبی انجمنوں کو اردو زبان و ادب کی ترویج کے لیے نقد مالی امداد دیتی آرہی ہے تاکہ وہ مالی وسائل کی کمی کا شکار نہ ہوں اور اردو زبان وادب کے فروغ کے لئے کام کرتی رہیں۔

مصنفوں کو مالی امداد

مصنفوں کو ان کی تصنیفات چھاپنے کی غرض سے اکادمی مالی امداد فراہم کرتی ہے یہ اسکیم گزشتہ تیس برسوں سے لاگو ہے جس کے تحت اردو کے ڈھائی سو کے قریب مصنفوں کو ان کی تصانیف چھاپنے کے لیے مالی امداد فراہم کی گئی ہے تاکہ مالی وسائل کی کمی اردو کتابوں کی اشاعت میں مانع نہ ہوسکے۔ اس طرح ایسے مسودات بھی چھپ کر منظر عام پر آگئے ہیں جو مالی دشواریوں کے باعث عدم توجہی کا شکار تھے۔

نامساعد حالات کے شکار ادیبوں کو مالی امداد

اکادمی ان ادیبوں کے حق میں مالی معاونت منظور کرتی رہتی ہے جنھوں نے ادب، فن اور دیگر شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور نامساعد حالات کے شکار ہیں۔ ایسے شعرا اور ادیبوں کے لواحقین کو بھی یہ مالی امداد دی جاتی ہے جس کے لیے آمدنی کے دیگر وسائل نہ ہوں اس منصوبے کے تحت اردو کے بہت سے ایسے ادیبوں کو مالی معاونت فراہم کی گئی ہے جو نامساعد حالات کا شکار تھے۔ اس پروگرام سے بعض غیر ریاستی ادیبوں نے بھی استفادہ کیا ہے

اردو خطاطی کی ترویج

کشمیر دورِ قدیم ہی سے خطاطی کا مرکز رہا ہے لیکن زمانے کے ساتھ ساتھ عدم توجہی کے باعث یہ فن روبہ زوال ہوتا گیا۔ اکادمی نے صورت حال بھانپتے ہوئے ۱۹۷۴ء میں تعلیم گاہِ خوشنویسی قائم کی۔ اس میں زیر تربیت طلبہ کو ماہوار مشاہرہ دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک تعلیم گاہ، خوشنویسی سے تقریباً چار سو طلبہ فارغ الاصلاح ہو کر سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں معقول تنخواہوں پر کام کرتے ہیں۔ خطاطی کو مقبولِ عام بنانے کے لیے اکادمی نے کئی بار کل ہند خطاطی مقابلوں کا اہتمام کیا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اکادمی کے گنج فن میں اس وقت خطاطی کے سینکڑوں نمونے موجود ہیں جن کی وقفے وقفے سے نمائش کی جاتی ہے۔

ریاست میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے اکادمی کی طرف سے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

تراجم: (ا) فارسی اور کشمیری کے نادر و نایاب مسودات کا اردو ترجمہ۔

(ب) انسائیکلوپیڈیا کشمیریانا کی طبع شدہ تین جلدوں کا اردو ترجمہ جن میں سے دو ریاستی آثار قدیمہ، فن تعمیر اور ضربیات وغیرہ سے متعلق ہیں اور تیسری جلد ریاست کی دستکاریوں کا احاطہ کرتی ہے ماہوران کی اشاعت۔

(ج) نمائندہ اور چیدہ چیدہ ڈوگری اور کشمیری زبانوں کے فن پاروں کا ترجمہ اور ان کی اشاعت۔

(د) اکادمی کے گنجینۂ مخطوطات سے اہم اور چیدہ چیدہ مسودات کی اشاعت۔

☆ ریاست میں عربی فارسی اور اردو کے سلسلے میں مختلف رضا کارانہ انجمنوں کے زیر اہتمام کام کر رہے اسکالروں کے حق میں وظیفہ۔

☆ "کشمیری ادب کے معمار" کے عنوان سے سلسلۂ مطبوعات جس میں ان ادیبوں اور شاعروں کے سوانحی خاکوں کے ساتھ ساتھ ان کی منتخب تخلیقات کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا جائے گا۔ اور دیگر علاقائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کو بھی اس دائرے میں لایا جائے گا۔

☆ کشمیری اردو فرہنگ: یہ اردو اور کشمیری زبانوں کے رشتوں کو استوار کرنے میں کافی حد تک مددگار ثابت ہو سکتا ہے اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆ ماہانہ دوماہی اردو خبر نامہ کی اشاعت۔

مخطوطات اور دیگر مسودات کی خرید

ریاستی اکادمی میں اس وقت نادر و نایاب مخطوطات کا ایک بڑا ذخیرہ محفوظ ہے جس میں اردو / فارسی / عربی / سنسکرت اور کشمیری مخطوطات کے علاوہ دیگر کئی زبانوں کے نایاب مخطوطات بھی شامل ہیں۔ ابھی تک ریاست میں سرکاری سطح پر بڑے پیمانے پر مخطوطات کی خرید کا کام شروع نہیں کیا جا سکا ہے۔ جب کہ کشمیر میں کئی علمی اور ادبی گھرانوں کے پاس اس قسم کے بہت سے مخطوطات اور نادر قلمی مسودات موجود ہیں لیکن انہیں خریدنے میں ہمیشہ مالی وسائل کی کمی آڑے آئی ہے۔ اگر اس سلسلے میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ہماری مالی معاونت کرے تو اکادمی مخطوطات کو حاصل کرنے کا کام شروع کر سکتی ہے تاکہ ہمارا بہت بڑا سرمایہ ضائع ہونے سے بچ سکے۔

زیراکس مشین کی خرید

اکادمی میں اس وقت نادر و نایاب مخطوطات کے علاوہ مختلف علمی اور ادبی موضوعات پر ایک شاندار ریفرنس لائبریری کام کر رہی ہے۔ زیراکس مشین کی عدم دستیابی کے باعث اسکالر اور طلبہ اس لائبریری سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ مشین خریدنے میں بھی مالی وسائل کی کمی آڑے آتی ہے۔ اگر اس سلسلے میں اکادمی کی مالی معاونت کی جائے تو مقامی اسکالروں اور ادیبوں کی دیرینہ مانگ پوری ہو سکتی ہے۔

جناب مخمور سعیدی، سکریٹری

دہلی اردو اکادمی، کی سرگرمیاں

۱۹۸۱ء میں اردو اکادمی کا قیام عمل میں آیا گزشتہ پندرہ برسوں میں اردو اکادمی جن منصوبوں کے تحت کام کر رہی ہے۔ ان کی اجمالی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسکولوں میں اردو کی تحریک

سب سے اہم منصوبہ بنایا گیا کہ اسکولی سطح پر اردو کی تعلیم کے لیے قدم اٹھایا جائے اردو اکادمی دہلی پرائمری اسکول سے یونیورسٹی کی سطح تک اردو کی تعلیم کے لیے ایک پل کا کام انجام دے رہی ہے۔

اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اردو اکادمی مختلف اسکولوں میں جہاں ان کی کمی محسوس کی جاتی ہے اردو اساتذہ اور اردو میڈیم کے اساتذہ کا تقرر کرتی ہے۔ ان کی تنخواہوں کے تمام اخراجات بھی اکادمی خود ہی برداشت کرتی ہے۔

طلبا کے لیے وظائف

پرائمری اسکول سے کالج اور یونیورسٹی کی سطح تک اردو میں تعلیم پانے والے ہونہار طلباء و طالبات کو جو بورڈ اور یونیورسٹی امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں اکادمی ماہانہ وظیفہ، نقد انعام اور اکادمی کا یادگار نشان پیش کرتی ہے۔ اردو میڈیم اسکولوں میں اپنی کلاس میں اوّل آنے والے ہونہار طلبا کو بھی اکادمی ماہانہ وظیفہ دیتی ہے۔

اردو اکادمی اسکولوں کی لائبریریوں کے لئے اردو رسائل و جرائد اور مفید و معیاری کتابیں بڑی تعداد میں مہیا کرتی ہے۔ جو اساتذہ اور طلبا کو جدید معلومات فراہم کرا سکیں۔

اکادمی ہر سال پرائمری سے سینئر سیکنڈری سطح تک تعلیمی مقابلہ منعقد کراتی ہے ان مقابلوں میں وہ اسکول حصہ لے سکتے ہیں جہاں ذریعہ تعلیم اردو ہو یا اردو بحیثیت مضمون پڑھائی جا رہی ہو، ان مقابلوں میں بیت بازی تحریری و تقریری مقابلہ رغزل رنظم سرائی مقابلہ کوئیز وغیرہ شامل ہیں۔ سولہ سال کی عمر کے ان اسکولی بچوں کے لئے On the spot پینٹنگ مقابلہ بھی ہوتا ہے جو اپنا نام اور تصویر کا عنوان اردو اسکرپٹ میں لکھ سکیں ان مقابلوں میں اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو نقد انعامات و شیلڈیں بھی دی جاتی ہیں۔

بالغوں کے لیے اردو

اردو سرٹیفکیٹ کورس (دہلی یونیورسٹی سے منظور شدہ) اردو ڈپلومہ کورس

اردو اکادمی نے غیر اردو داں حضرات کو اردو سکھانے کے لئے دہلی میں آٹھ مراکز قائم کر رکھے ہیں جہاں نوجوانوں کو شام کے وقت دہلی یونیورسٹی سے منظور شدہ اردو سرٹیفکیٹ کورس کے تحت ابتدأ سے اردو پڑھائی جاتی ہے۔ ان طلبا کی حوصلہ افزائی کے لیے مفت کتابوں کے ساتھ ساتھ پچاس روپے ماہانہ بطور سفر خرچ بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک سالہ اردو ڈپلومہ کورس کا بھی انتظام کیا گیا ہے جہاں سرٹیفکیٹ کورس پاس کرنے والے لوگوں کو اردو کی مزید تعلیم دی جاتی ہے۔

تعلیم بالغان

اردو اکادمی قومی تعلیمی پالیسی کے تحت ناخواندگی دور کرنے کی غرض سے ایک اسکیم پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ اکادمی کی جانب سے دہلی کے جمناپار علاقوں میں تقریباً تین سو تعلیم بالغان کے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

گوشۂ اخبارات

دہلی کے مختلف علاقوں میں اکادمی نے اخبارات کے گوشے قائم کئے ہیں جہاں اکادمی اپنے خرچ سے اردو اخبارات پہنچاتی ہے۔

فنی تعلیم

- اردو ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کا تربیتی مرکز
- فنِ کتابت کا تربیتی مرکز
- اردو کمپیوٹر کا تربیتی مرکز

اردو کے شیدائیوں کے لیے اکادمی نے ایک کتابت مرکز بھی قائم کر رکھا ہے اس مرکز میں طلبا، طالبات کو دو سال کی مدت کے لیے -/130 روپے ماہانہ وظیفہ کے ساتھ کتابت سکھائی جاتی ہے اس کے علاوہ اردو ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سیکھنے والوں کے لیے ایک تربیتی مرکز بھی قائم کیا گیا ہے ان طلبا کو 100 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے اس کورس کی مدت ایک سال ہے۔ جلد ہی اردو کمپیوٹر سکھانے کے لئے بھی ایک مرکز کھولا جا رہا ہے۔

مختلف ثقافتی پروگرام

- مشاعرۂ جشنِ جمہوریت

اردو اکادمی دہلی ہر سال یومِ جمہوریت کے موقع پر کل ہند مشاعرہ کا انعقاد کرتی ہے یہ مشاعرہ برصغیر میں ہونے والے مشاعروں میں خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ لال قلعہ میں ہوتا ہے اور اس میں ملک کے ممتاز و معروف شعرا شرکت فرماتے ہیں یہ مشاعرہ اس موقع پر ہونے والی سرکاری تقریبات کا ایک حصہ ہے۔

- مشاعرۂ یومِ آزادی

اکادمی کا یہ مشاعرہ یومِ آزادی کے موقع پر منعقد کیا جاتا ہے نامور شعرا اس کل ہند مشاعرہ میں شرکت کرتے ہیں۔

- مشاعرۂ یومِ اساتذہ

یومِ اساتذہ (۵ ستمبر) کو ہونے والا اکادمی کا مشاعرہ برصغیر میں ایک منفرد نوعیت کا مشاعرہ ہے۔ اس میں صرف ان ہی شعرا کو زحمتِ سخن دی جاتی ہے جن کا تعلق درس و تدریس کے پیشہ سے ہو۔ یہ مشاعرہ صرف دہلی کے اساتذہ کے لیے مخصوص ہے۔

سیمینار، ورکشاپ

اکادمی نے عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لیے اور انھیں ان کے ماضی کے ساتھ جوڑنے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے اکادمی سیمناروں کے ساتھ ساتھ کسی اہم ادبی شخصیت کے ساتھ ایک شام کا اہتمام بھی کرتی ہے۔ اب تک درجنوں شخصیات کے ساتھ ایک شام کا اہتمام کیا جا چکا ہے۔ نیز درجنوں موضوعات اور شخصیات پر سیمنار منعقد کئے جا چکے ہیں جن میں ہندو پاک اردو غزل سیمینار، داغ دھلوی پر سیمینار، دلّی والے سیمینار، فراق سیمینار، اردو تعلیم کے مسائل سیمینار اور اردو ادب کا بدلتا منظر نامہ سیمینار قابلِ ذکر ہیں۔

اردو اکادمی دہلی فعال ادبی و ثقافتی انجمنوں اور ادبی اداروں کو ثقافتی پروگرام منعقد کرانے کے لئے مالی تعاون بھی دیتی ہے۔ دہلی میں ہر سال اس طرح کے چالیس پچاس پروگرام اردو اکادمی کے مالی تعاون سے ہوتے ہیں۔

اہم ادبی شخصیات کے لئے ایوارڈ

اکادمی دہلی کے ادیبوں، شاعروں، صحافیوں اور اساتذہ کی خدمت میں اعزازات بھی پیش کرتی ہے ہر سال اکیاون ہزار روپے کا ایک خصوصی کل ہند بہادر شاہ ظفر ایوارڈ معروف دانشور کو اس کی مجموعی خدمات کے اعتراف میں پیش کیا جاتا ہے پچیس پچیس ہزار روپے کے چھ ایوارڈ اور گیارہ گیارہ ہزار کے تین ایوارڈ اکادمی کا نشان، شال اور سند کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔

بزرگ مصنفین کو وظیفہ

اکادمی ایسے بزرگ مصنفین کو جن کی آمدنی کا ذریعہ نہ ہو -/500 روپے ماہانہ وظیفہ دیتی ہے اس میں وہ خواتین بھی شامل ہیں جن کے شوہر اردو ادیب و شاعر اور صحافی رہے ہیں اور اب فوت ہو چکے ہیں۔

اشاعتی پروگرام

● ماہنامہ ایوان اردو

اردو اکادمی کی جانب سے ایک ماہانہ جریدہ "ایوان اردو" پابندی سے شائع ہو رہا ہے اس کا شمار ملک و بیرونِ ملک کے مقبول ترین رسالوں میں ہوتا ہے اس میں تحقیقی و تنقیدی مضامین کے علاوہ افسانے / انشائیہ / خاکہ اور تاریخی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ ماہ بہ ماہ اردو دنیا میں ہونے والے پروگراموں کی خبریں، تازہ ترین مطبوعات پر تبصرے وغیرہ خاص انتخاب کے ساتھ شامل کئے جاتے ہیں۔ اس کی قیمت عام رسالوں کے مقابلے کافی کم رکھی گئی ہے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ افراد مستفید ہو سکیں سال میں کم سے کم ایک بار خاص نمبر بھی شائع کیا جاتا ہے۔ "مولانا آزاد نمبر" "ہندی ادب نمبر" اور "فراق نمبر" نے خاص مقبولیت حاصل کی ہے۔

● بچوں کا ماہنامہ امنگ

اردو اکادمی کا ماہانہ رسالہ "امنگ" جو کہ آج کل کے بچوں کے مزاج کو ذہن میں رکھتے ہوئے ترتیب دیا جاتا ہے اس رسالہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت دونوں کا دھیان رکھا جاتا ہے۔ کارٹون / دنیا کی عجیب و غریب کہانیاں / کھیل کود / پہیلیاں / لطیفے شامل ہوتے ہیں۔ اس رسالہ کی قیمت کافی کم ہے جس کی وجہ سے اس کی اشاعت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ نہ صرف بچوں بلکہ نوجوانوں میں بھی مقبول ہے۔

● کتابوں کی اشاعت

اکادمی نے مارچ ۱۹۸۶ء سے ۳۱ / مارچ ۹۷ء تک ۹۹ کتابیں شائع کی ہیں اور ان کے علاوہ بہت سی کتابیں اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ دہلی کی ثقافت و تاریخ سے متعلق بہت سی ایسی نایاب اور کمیاب کتابوں کو اکادمی نے از سر نو مرتب کرا کے شائع کیا ہے ایک جامع ڈائرکٹری اردو شعراء اور مصنفین شائع کی گئی ہے اس کا دوسرا ایڈیشن بھی تیاری کے مراحل میں ہے۔

● کتابوں کی نمائش

ملک کے مختلف شہروں میں ہونے والی کتابوں کی نمائش اور بین الاقوامی کتاب میلہ میں اردو اکادمی ضرور شرکت کرتی ہے تاکہ اردو کی نمائندگی ہو۔ وہاں جانے کا مقصد محض تجارتی نہیں ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی خواہ جنوبی ہندوستان ہو یا شمالی ہندوستان ہر جگہ اردو کتابوں کے چاہنے والے ملتے ہیں۔

● این سی ای آر ٹی کی اردو مطبوعات کی سپلائی

اردو اکادمی نے این سی ای آر ٹی کی اردو مطبوعات کو سارے ہندوستان میں سپلائی کرنے کی ذمہ داری بھی لے رکھی ہے تاکہ طلبا کو کتابیں بر وقت مہیا کرائی جا سکیں۔

مسودات پر مالی اعانت

کتابیں شائع کرنے کے لئے اکادمی ہر سال مصنفین کو مالی تعاون دیتی ہے۔ یہ مالی تعاون کتاب کی چھپائی پر آنے والے خرچ کا 75% یا پندرہ ہزار روپیہ جو بھی کم ہو دیا جاتا ہے۔

ریسرچ اسکالرز کو اسکالر شپ

اردو اکادمی دہلی ہر سال دہلی کی تینوں یونیورسٹیوں کے شعبہ اردو سے ایسے ایک ایک ریسرچ اسکالر کا انتخاب کرتی ہے جو دہلی سے متعلق کسی موضوع پر اپنا تحقیقی کام کر رہا ہے اسے ہر ماہ Rs. 1000/- کی اسکالر شپ تین سال تک دی جاتی ہے۔

ایم۔ فل کے طلباء اور ریسرچ اسکالرز کو ان کے تحقیقی کام کی ٹائپنگ کے لئے بھی مالی تعاون دیا جاتا ہے۔

ماضی کے اعلیٰ مقام کی طرف رجوع

اردو اکادمی نے ۳۰ منٹ کی دستاویزی فلم "اردو ہے جس کا نام" تیار کی ہے اس میں دہلی کی سات سو سالہ تاریخ اور اردو سے دہلی کی وابستگی کو دلچسپ انداز سے فلمایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اکادمی نے ممتاز و معروف ادبی اور سماجی شخصیتوں کے انٹرویو پر منی کیسٹ بھی تیار کرائے ہیں۔ جن میں جناب مالک رام، جناب غلام ربانی تاباں، جناب کنور مہندر سنگھ بیدی، جناب بشمبر ناتھ پانڈے، جناب حکیم

عبدالحمید وغیرہ شامل ہیں۔

دہلی حکومت کی جانب سے قائم کردہ اردو اکادمی کی کوشش سے اس عظیم زبان کی عظمت و مقبولیت اور اس کے ثقافتی ورثے کو از سر نو تسلیم کیا جانے لگا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اردو زبان جدید ہندوستان کی زبانوں کے شانہ بہ شانہ آ ملے گی۔

اردو ڈرامہ

• اردو ڈرامہ فیسٹول

دہلی کی گنگا جمنی تہذیب کو اجاگر کرنے کے لیے اردو اکادمی دہلی ڈرامہ فیسٹول کا اہتمام کرتی ہے۔ اکادمی ڈرامہ گروپ سے مسودات موصول کر کے ڈرامہ ماہرین سے اس کا تجزیہ کراتی ہے اور پھر ڈرامے اسٹیج کراتی ہے۔

• ڈرامہ ورکشاپ

اکادمی ہر سال گرمی کی چھٹیوں میں آٹھ سے سولہ سال کے اسکولی بچوں کے لیے ڈرامہ ورکشاپ کرتی ہے اس میں خیال رکھا جاتا ہے کہ ان سرکاری اسکولوں کے بچے شامل کئے جائیں جو فصیل شہر میں پڑھتے ہیں اس ورکشاپ کا مقصد ہے کہ بچوں میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے۔ اس سے امید ہے آئندہ سالوں میں دہلی کے عوام کو بہتر اردو ڈرامے دیکھنے کا موقع مل سکے گا۔

دارالشکوہ لائبریری

اکادمی نے اپنی مرکزی لائبریری کا نام دارالشکوہ لائبریری رکھا ہے اس میں تقریباً تیس ہزار کتابیں موجود ہیں اور اس کی توسیع کا کام جاری ہے۔ اکادمی کا ارادہ ہے کہ اس لائبریری کو اس طرح بنادیا جائے کہ ریسرچ اسکالرز کو ایک ہی جگہ سب کچھ مل جائے اس میں نادر و نایاب کتابیں و قلمی نسخے بھی جمع کئے جا رہے ہیں۔

دیگر پروگرام

ان تمام سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اردو اکادمی، دہلی دیگر ریاستوں کی اکادمیوں سے بھی برابر رابطہ قائم کئے ہوئے ہے اور کوشش میں ہے کہ دوسری اکادمیوں کے ساتھ مل کر بھی پروگرام کئے جائیں اس سلسلے کا اک پروگرام ہریانہ اردو اکادمی کے ساتھ مل کر کیا گیا یہ سیمینار ناول پر تھا جو بہت کامیاب رہا۔

اردو اکادمی دہلی کو حکومتِ دہلی کے شعبۂ تعلیمات اور مالیات کا بڑا تعاون حاصل ہے جس کی وجہ سے اکادمی کو انتظامی اور مالی معاملات میں کبھی تنگدستی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ یہ اکادمی کی خوش قسمتی ہے کہ دہلی میں اب تک جو بھی لیفٹیننٹ گورنر اور وزیر اعلیٰ کے عہدوں پر فائز ہوا وہ اردو سے آشنا اور اس کا دوست و ہمدرد ثابت ہوا۔

اکادمی کے تمام کاموں میں گورننگ کونسل کے اراکین کا مکمل تعاون حاصل رہتا ہے۔ اسی لیے اکادمی اپنے کاموں کو اس خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہی ہے۔ دہلی کے عوام بھی ہمیں اکثر و بیشتر اپنے گرانقدر مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں تاکہ اردو اکادمی دہلی سارے ہندوستان کی اکادمیوں کے لئے مثالی اکادمی ثابت ہو سکے۔

مستقبل کے چند منصوبے اور تجاویز

اردو اکادمی دہلی اپنی موجودہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ، مستقبل میں جن منصوبوں پر بطور خاص توجہ دینا چاہتی ہے ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اکادمی نے تعلیم بالغان کے تقریباً ۲۰۰ مراکز ایک ہی علاقے میں جو جمنا پار واقع ہے اور تعلیمی لحاظ سے بہت پسماندہ ہے، کھول رکھے ہیں۔ ان مراکز کا بعض دوسرے علاقوں میں قیام بھی زیر غور ہے۔

۲۔ تکنیکی اور فنی تعلیم پر، جس میں اردو ٹائپ / شارٹ ہینڈ / اردو کمپیوٹر اور خوش نویسی شامل ہے، اکادمی مزید توجہ کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ خاص طور پر اردو کمپیوٹر پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اکادمی کا منصوبہ یہ ہے کہ اردو کمپیوٹر سکھانے کی

کلاسیں اسی طرح قائم کی جائیں جس طرح خوش نویسی سکھانے کی کلاسیں چلائی جا رہی ہیں۔ خوش نویسی کے یہ مراکز قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے تعاون سے چل رہے ہیں اس لیے بجا طور پر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ قومی اردو کونسل کمپیوٹر سکھانے کے مراکز کے قیام میں بھی تعاون کرے۔ طریق کار یہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ کتابت کورس میں داخلہ لینے والے امیدواروں میں ان امیدواروں کو ترجیح دی جائے جو تھوڑی بہت انگریزی بھی جانتے ہوں۔ انھیں ایک سال تک کتابت کی تربیت دے کر دوسرے سال میں کمپیوٹر کلاس میں داخلہ دیا جائے اور کمپیوٹر کی تربیت دی جائے۔

ایک اور قابل عمل صورت یہ ہے کہ جن طلبا کو اردو ٹائپ و شارٹ ہینڈ کی کلاس میں داخلہ دیا جائے انھیں چھ ماہ تک ٹائپ و شارٹ ہینڈ کی مشق کرائی جائے اس کے بعد چھ ماہ کمپیوٹر کی تربیت دی جائے۔

۳۔ اکادمی یہ بھی چاہتی ہے کہ ہر سال کسی صوبائی راجدھانی میں ایک اردو بک فیئر کا اہتمام کیا جائے۔ اس میں تمام صوبائی اکادمیاں اور دوسرے سرکاری ادارے مثلاً قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی، ساہتیہ اکادمی، نیشنل بک ٹرسٹ، پبلیکیشنز ڈویژن وغیرہ اپنی اردو مطبوعات کے اسٹال، کتابوں کی نمائش اور فروخت کے لیے لگائیں۔ اس فہرست میں خدا بخش لائبریری پٹنہ، مولانا آزاد پرشین اینڈ عربک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ٹونک اور کچھ دوسرے اداروں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ اکادمی کی رائے میں اس میلے کے لیے جگہ کا انتخاب، متعلقہ اداروں سے رابطہ نیز دوسرے انتظامات قومی کونسل کرے تو مناسب ہوگا۔

۴۔ اکادمی یہ بھی چاہتی ہے کہ سال میں کم از کم دو بار تمام اردو اکادمیوں کے سکریٹری آپس میں ملیں اور اپنی کارکردگی سے ایک دوسرے کو مطلع کریں۔ قومی اردو کونسل ان میٹنگوں کا اہتمام اپنی سرپرستی میں کرسکتی ہے اور اگر کوئی آدمی اس طرح کی میٹنگ اپنے طور پر کرنا چاہے تو قومی اردو کونسل کو اس کا خیر مقدم کرنا چاہیے۔

اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ باہمی تبادلہ خیال کے نتیجے میں مختلف اکادمیوں کے طریقۂ کار میں ہم آہنگی لائی جاسکے گی اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکے گا۔

دہلی اردو اکادمی کچھ تجویزیں خاص طور سے قومی اردو کونسل کے سامنے رکھنا چاہتی ہے۔

۱۔ قومی اردو کونسل ان صوبائی حکومتوں سے، جہاں اردو اکادمیاں قائم ہیں، سفارش کرے کہ وہ بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے مطابق اکادمیوں کے بجٹ میں اضافہ کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ پلان بجٹ صرف اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے ہی استعمال ہو۔ دفتری اخراجات اور اسٹاف کی تنخواہوں وغیرہ کے لیے صرف نان پلان بجٹ استعمال کیا جائے۔

۲۔ یہ سفارش بھی کی جائے کہ ہر اکادمی میں چیرمین کے علاوہ جو ریاست وزیر اعلیٰ یا وزیر تعلیم ہو سکتا ہے، ایک وائس چیرمین بھی ہونا چاہیے جو علم و ادب کا نمائندہ ہو اور اسے علم و ادب کی دنیا میں وقار و اعتبار حاصل ہو۔

۳۔ اردو کو روزی روٹی سے جوڑنے کے معاملے میں بھی قومی اردو کونسل کو دلچسپی لینی چاہیے۔ وہ مختلف صوبائی حکومتوں کو جہاں اردو آبادی قابل لحاظ تعداد میں موجود ہے، ایسی سفارشات پیش کرے اور ان کی یاد دہانی کراتی رہے جن پر عمل درآمد سے اس معاملے میں پیش رفت ہو سکے۔

۴۔ بعض ریاستوں میں اردو مترجمین اور اردو اساتذہ کی بہت سی اسامیاں خالی پڑی ہیں، یہ آسامیاں جلد از جلد پر کی جائیں، اس کے لیے بھی قومی اردو کونسل کو کوشش کرنی چاہیے۔ خالی جگہوں کی معلومات متعلقہ ریاست کی اردو اکادمی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

□□□

پروفیسر عبدالغفار شکیل (چیرمین)

کرناٹک اردو اکادمی کی سرگرمیاں

موجودہ کرناٹک اردو اکادمی نے اپنے پہلے سال جولائی ۹۵ تا جون ۹۶ء بتیس (۳۲) پروگرام کرائے تھے دوسرے سال جولائی ۹۶ء تا ۹۷ء جملہ سینتیس (۳۷) پروگرام ہوئے جن کو ملا کر اب تک انہتر (۶۹) پروگرام ہوئے ہیں۔ مختصر رپورٹ یہ ہے۔

- کرناٹک کے ادیبوں اور شاعروں کو ان کی کتاب کی اشاعت کے لئے اکادمی کی جانب سے جزوی مالی امداد دی گئی۔

- میدان صحافت اور مجموعی ادبی خدمات کے سلسلے میں اکادمی کی طرف سے ایوارڈ دیے گئے۔

- دارالسلام بنگلور میں ۲۷ جولائی ۹۶ء کو اردو اکادمی کے زیر اہتمام یاد ذاکر حسین جلسے کا انعقاد عمل میں آیا جس میں عزت ماب خورشید عالم خاں صاحب، گورنر ریاست کرناٹک ان کی اہلیہ محترمہ سعیدہ خورشید عالم صاحبہ، پروفیسر شیخ علی، ڈاکٹر فہمیدہ بیگم، سلیم تمنائی صاحب، پروفیسر عبدالغفار شکیل نے ذاکر صاحب کی حیات و خدمات وطن، تعلیم اور اردو زبان وادب پر تقریریں کیں۔ عبدالصمد (لندن) رکن اکادمی نے شکریہ ادا کیا۔

- فلومینا گرلز اسکول باسن میں کرناٹک اردو اکادمی کی جانب سے ۱۵ر ستمبر ۹۶ء کی سہ پہر ایک ادبی محفل زیرِ صدارت پروفیسر عبدالغفار شکیل چیر مین اردو اکادمی منعقد کی گئی جس میں باسن کے قدیم شعراء برق اور علوی (شاگردان داغ دہلوی) محمد کبیر تحصیل (شاگرد نسیم میسوری) اور باسن کے شعلہ نوا شاعر مرحوم عبدالوہاب شعلہ کی حیات و شاعری پر مقالے ڈاکٹر سید خلیل احمد (رکن اکادمی)، سلیم تمنائی اور ڈاکٹر سید شہاب الدین (شموگہ) نے علی الترتیب پیش کئے۔

- باسن کی ایک معمر اور نامور شخصیت ایچ آر عبدالمجید صاحب مرحوم کی یاد میں ایک تعزیتی قرار داد اکادمی کی جانب سے منظور کی گئی جس میں مرحوم کی اردو زبان و ادب کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔

- ۱۵ر دسمبر ۹۶ء کی رات فلومینا گرلز اسکول باسن میں اردو اکادمی کی محفل مشاعرہ زیرِ صدارت پروفیسر عبدالغفار شکیل منعقد کی گئی۔ ڈاکٹر ایس عبدالکریم سابق چیر مین اقلیتی کمیشن حکومت کرناٹک مہمان خصوصی تھے۔ باسن کے مقامی شعراء کے علاوہ ریاست کے بعض دیگر شعراء نے سامعین کو اپنے کلام سے نوازا، نظامت ضیاء کرناٹکی رکن اکادمی نے کی اور باسن میں اکادمی کی ادبی محفل اور مشاعرے کے اہتمام اور انتظام میں حفیظ سعید صاحب اور محمد لطف اللہ دلوی نے بھرپور اخلاقی تعاون دیا۔

- سی آئی آئی ایل میسور اور کرناٹک اردو اکادمی کے تعاون سے اردو ٹیچنگ و ریسرچ سنٹر سولن (ہماچل پردیش) میں ۵ر اکتوبر ۹۶ء تا ۱۸ر اکتوبر ۹۶ء ٹیچروں کے لئے ایک تجدیدی کورس کا انتظام کیا گیا جس میں پروفیسر جوگ راج پرنسپل ٹیچنگ سنٹر سولن پروفیسر عبدالغفار شکیل، ڈاکٹر خطیب سید مصطفی، ڈاکٹر محمد جمال، ڈاکٹر ضیاء الرحمن صدیقی (سولن) نے جدید لسانیات، اردو صوتیات، اردو گرامر، املا، کتابوں پر تبصرہ نگاری جیسے موضوعات پر لکچر دیے اور نئی معلومات فراہم کیں کورس کا افتتاح پروفیسر جے۔ سی۔ شرما ڈپٹی ڈائرکٹر سی۔ آئی۔ ایل میسور نے کیا۔

- ۱۹ر نومبر ۹۶ء کو میسور میں اکادمی نے شامِ غزل پروگرام کیا جس میں غزل گائک منوہر نماڈے کے ساتھ شریمتی دیپتی سنگوی

(Manohar Nimade, Deepti Sanghvi) نے مشہور اردو شعراء کی غزلیں ساز پر سنائیں۔ اس محفل میں شری اجے سیٹھ ڈپٹی کمشنر میسور شری اگروال، ڈی۔ آئی۔ جی۔ میسور اور جناب محمد عبید اللہ شریف مدیر اعلیٰ پاسبان بنگلور بطور مہمانان خصوصی شریک تھے۔

● یکم دسمبر ۹۶ء کو دارالسلام بنگلور میں اردو اکادمی نے "یوم اقبال" منایا جس میں مقصود علی خاں صاحب مدیر اعلیٰ روزنامہ سالار بنگلور، ڈاکٹر عقیل ہاشمی، ڈاکٹر یوسف سرمست حیدر آباد، پروفیسر اعجاز الدین ایم ایل سی بنگلور اور پروفیسر عبدالغفار شکیل صاحب نے تقریریں کیں سید احمد ایثار صاحب نے علامہ اقبال کے بعض فارسی اشعار کا منظوم اردو ترجمہ سنایا جو انھوں نے خود کیا تھا۔

● دارالسلام بنگلور میں یکم اور ۲ دسمبر ۹۶ء کو اردو اکادمی نے اقبال اکادمی حیدر آباد کے تعاون سے اقبال نمائش کا اہتمام کیا جس میں تقریباً ڈیڑھ سو نایاب تصویریں علامہ اقبال کی حیات، سفر یورپ، افغانستان میسور، ان کے خاندان اور احباب وغیرہ کی بڑے سلیقے سے سجائی گئی تھیں جو وجیہہ الدین صاحب سکریٹری اقبال اکادمی حیدر آباد اور یوسف رحمت اللہ صاحب سکریٹری مجلس تعمیر ملت حیدر آباد اردو اکادمی کے لیے اپنے ساتھ لائے تھے۔ دو دن تک اس نمائش کو بنگلور کے بہت سے عقیدت مندان اقبال نے شوق سے دیکھا۔

● مورخہ ۷ر دسمبر ۹۶ء کو فاروقیہ گرلز اسکول میسور میں کرناٹک اردو اکادمی کی طرف سے "یاد اقبال" جلسہ پروفیسر عبدالغفار شکیل صاحب کی صدارت میں ہوا، مہمان خصوصی عزیز سیٹھ صاحب سابق وزیر حکومت کرناٹک تھے جن کے علاوہ وجیہہ الدین، یوسف رحمت اللہ صاحبان نے بھی علامہ اقبال کے فلسفہ خودی اور ان کی شاعری، حیات کے اہم واقعات، حضرت ٹیپو سلطان شہید سے علامہ اقبال کی عقیدت وغیرہ کے بارے میں تقریریں کیں۔ عبدالصمد (لندن) رکن اکادمی نے شکریہ ادا کیا۔

● فاروقیہ گرلز اسکول میسور میں ۷ اور ۸ر دسمبر ۹۶ء کو اردو اکادمی اور اقبال اکادمی حیدر آباد کے تعاون سے اقبال نمائش کا اہتمام کیا گیا اور وہ تمام نایاب تصویریں جو بنگلور میں اقبال نمائش میں رکھی گئی تھیں یہاں بھی رکھی گئیں۔

● کرناٹک اردو اکادمی کی جانب سے کرناٹک کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اردو پڑھنے والے طالب علموں کو میرٹ اسکالر شپ دینے کے لیے فارم بھیجے گئے تقریباً دو ہزار درخواستیں آئیں جن کی جانچ پڑتال کا کام اکادمی کے اراکین پروفیسر عبدالمجید، پروفیسر صبغتہ اللہ اور رجسٹرار حمید، اے صفی نے پروفیسر عبدالغفار شکیل چیرمین اردو اکادمی کی نگرانی میں انجام دے کر مستحق طلباو طالبات کی فہرست بنائی اور اسکالر شپ کی رقم کی تقسیم کے سلسلے میں ضروری کاروائی کی جس میں تین ماہ لگ گئے۔

● اردو اکادمی کی میرٹ اسکالر شپ کے سلسلے میں جملہ تین لاکھ بانوے ہزار تین سو پچاس روپے تقسیم کئے گئے جن کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ (۱) جملہ کالج جہاں میرٹ اسکالر شپ بھیجی گئی جملہ طالب علم 1232 (۲) جملہ پی یو سی میں پڑھنے والے اردو طالب علم فی طالب علم دو سو روپے کے حساب سے پچپن طلبہ و طالبات کو ایک لاکھ دس ہزار روپے۔ (۳) چھ سو گیارہ طلبہ و طالبات کو چار سو روپوں کے حساب سے دو لاکھ چوالیس ہزار چار سو روپے (۴) ایم اے (اردو) میں پڑھنے والے ساٹھ طلبہ و طالبات کے لیے فی طالب علم پانچ سو روپے کے حساب سے تیس ہزار روپے (۵) ایم فل (اردو) کے نو طالب علموں کے لیے سات سو پچاس روپے فی طالب علم کے حساب سے چھ ہزار ایک سو پچاس روپے (۶) پی ایچ ڈی اردو میں ریسرچ کرنے والے ایک طالب علم کو ایک ہزار روپے جملہ 3,92,350 روپے۔ (ضلعوں، کالجوں اور طالب علموں کے نام دفتر میں دیکھے جاسکتے ہیں)۔

● کرناٹک اردو اکادمی کے زیر اہتمام ۱۱ر دسمبر ۹۶ء کو رنگا مندر شموگہ میں پروفیسر عبدالغفار شکیل کی صدارت میں ایک ادبی اجلاس ہوا جس میں محمد یعقوب بیگانہ اور ساجد حمید کی اردو اکادمی کی جزوی مالی امداد سے شائع کردہ "انسان بنو" اور "شکست رقصاں" شعری

مجموعوں کی رونمائی ہوئی اور اکادمی کی طرف سے کئے جانے والے تحریری و تقریری مقابلوں میں انعام پانے والے شموگہ ضلع کے طلبہ وطالبات کو جملہ ۱۱۹ انعامات تقسیم کئے گئے۔

● ۷ر دسمبر ۹۶ء کو کرناٹک اردو اکادمی کے رکن ڈاکٹر سید خلیل احمد کی نگرانی میں محترمہ سعیدہ نذیر پرنسپل الحمود کامپوزٹ کالج کی صدارت میں تقریری و تحریری مقابلے کرائے گئے جن میں ہائی اسکول اور کالج کے طلبہ و طالبات نے حصہ لیا اور تقسیم ہند کے بعد ملک کے حالات، اردو کا مستقبل اور ہمارے مدارس، تعلیم نسواں برائے ملازمت یا برائے اخلاق جیسے عنوانات پر تائید و تردید میں تقریریں ہوئی۔ ججوں کے فیصلے کے بعد انعامات کا اعلان ہوا۔ جن میں بیشتر طالبات تھیں۔

● مہارانی کالج بنگلور کی صدر شعبہ اردو حلیمہ فردوس صاحبہ کے تعاون سے کرناٹک اردو اکادمی نے ۴ر دسمبر ۹۶ء بنگلور کے پی یو سی اور ڈگری کالجوں کے طالب علموں کے لئے تحریری مقابلے ڈاکٹر محمد صبغۃ اللہ اور پروفیسر عبدالمجید خان اراکین اکادمی کے زیر نگرانی کرائے گئے عنوان تھا، قومی کردار سازی میں تعلیمی اداروں کا حصہ (ڈگری کالجوں کے لئے) اخلاقی قدروں کے زوال کے اسباب (پی یو سی کالجوں کے لئے)

● ۶ر جنوری کو مہارانی کالج بنگلور میں اکادمی کی طرف سے خوش خوانی، مباحثہ اور فی البدیہہ تقریر کے انعامی مقابلے کرائے گئے۔

● ۷ر جنوری کو سیرت النبیؐ پر تقریری مقابلہ طالب علموں کے لیے رکھا گیا اور اس کے بعد بیت بازی کا مقابلہ بھی ہوا۔ جس میں حصہ لینے اور کامیاب ہونے والوں کو پچپن (۵۵) انعامات تقسیم کئے گئے۔ اردو اکادمی کی رولنگ شیلڈ مہارانی کالج بنگلور کے حصے میں آئی۔

● کرناٹک اردو اکادمی کی جنرل کونسل میں محمود ایاز صاحب، سید حمید شاہ صاحب اور واحد وجدانی صاحب کی وفات پر تمام اراکین نے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے الگ الگ تین تعزیتی قرار دادیں منظور کیں جن میں ان مرحومین کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔

● کنڑا۔ اردو ڈکشنری جو اکادمی کی طرف سے شائع ہوئی تھی وہ رجسٹرار حمید اے صفی کی کوششوں سے فروخت کردی گئی۔ پچھلے ایڈیشن میں جو اغلاط تھیں انھیں دور کرنے اور ترمیم و اضافے کی ضرورت کے پیش نظر ایک نئے ایڈیشن کی تیاری کا کام اس سال کے آغاز سے عمل میں لایا گیا۔

● اس طرح اردو۔ کنڑا ڈکشنری کا پچھلا ایڈیشن ختم ہونے پر نیا ایڈیشن بعد تصحیح، ترمیم واضافے کے تیار کیا گیا ہے۔

● وہاب عندلیب اور پروفیسر ہاشم علی اراکین کرناٹک اردو اکادمی کی نگرانی میں گلبرگہ میں چھ تحریری اور پانچ تقریری اور چھ کوئز کے بین الکلیاتی مقابلے کرائے گئے جن میں پی یو سی اور ڈگری کالجوں کے اردو پڑھنے والے طالب علموں نے حصہ لیا۔ یہ مقابلے ۲۶ر فروری ۹۷ء تا ۴ر مارچ ۹۷ء تک ہوتے رہے۔

● ۹ر مارچ ۹۷ء کو مرکز ثقافت اسلامی میں کرناٹک اردو اکادمی نے حیدر آباد کرناٹک میں اردو ادب آزادی کے بعد "سیمینار کا انعقاد پروفیسر عبدالغفار شکیل چیرمین کرناٹک اردو اکادمی کی صدارت میں کیا بطور مہمان خصوصی ڈاکٹر اشرف رفیع صاحبہ اور قمرالاسلام ممبر پارلیمنٹ دہلی شریک ہوئے حمید الماس صاحب نے حیدر آباد کرناٹک اردو شاعری پر حمید سہروردی نے حیدر آباد کرناٹک میں اردو افسانہ نگاری پر پہلی نشست میں مقالے پڑھے جن پر بعد میں سامعین نے تبادلہ خیالات کیا۔

● اس سیمینار کی دوسری نشست سہ پہر کو ہوئی جس کی صدارت سید مجیب الرحمٰن صاحب نے کی۔ پروفیسر لئیق صلاح صاحب نے حیدر آباد کرناٹک میں اردو طنز و مزاح آزادی کے بعد عنوان پر اپنا مقالہ پڑھا۔ پروفیسر ہاشم علی نے کرناٹک میں اردو تحقیق و تنقید پر اپنا مقالہ پیش کیا اور آخر میں میر بدرالدین علی مدیر روزنامہ سالار بنگلور نے کرناٹک میں اردو صحافت آزادی کے بعد عنوان پر اپنا مضمون

پڑھا۔اس سیمنار کے لئے وہاب عندلیب صاحب نے تعاون دیا۔

• ۹ر مارچ ۹۷ء کی شب میں اردو اکادمی کی جانب سے ثقافت اسلامی مرکز گلبرگہ میں شب غزل پروگرام ہوا جس میں پروفیسر عبدالغفار شکیل نے غزل، غزل گائیکی ار موسیقی کے ربط وارتباط کو واضح کیا گلوکار طیب یعقوبی کے علاوہ سیدہ شاہد، رخسانہ جبیں نے ساز پر غزلیں سنائیں۔ محبّ کوثر صاحب کی غزل بہت پسند کی گئی۔

• ۱۰ر مارچ ۹۷ء کو محترمہ ڈاکٹر شمیم ثریا پرنسپل بی بی رضا ڈگری کالج کی صدارت میں اردو اکادمی کی طرف سے ہوئے بین الکلیاتی تحریری، تقریری اور کوئز مقابلوں کے انعامات طلبہ وطالبات کو پروفیسر عبدالغفار شکیل اور پروفیسر عبدالکریم کاظمی کے ہاتھوں دیے گئے۔

• ۲۶ر اپریل ۹۷ء کو اردو اکادمی نے چتر ادرگا میں پروفیسر عبدالغفار شکیل کی صدارت میں ایک مشاعرہ منعقد کیا مہمانان خصوصی سی آر محمد سیف الدین صاحب، ملنسار احمد آل انڈیا ریڈیو چتر ادرگا اور سی عبدالرحیم ایڈوکیٹ تھے مقامی وبیرونی شعراء نے اپنا کلام سنایا ضیاء کرناٹکی اور شکیل فرزانہ اراکین اکادمی نے نظامت کی۔

• عادل شاہی عہد میں بیجاپور کے بادشاہ ابراہیم عادل شاہ ثانی کی کتاب نورس موسیقی کی ایک اہم کتاب اور دکنی اردو کی قدیم دستاویز ہے جسے پدم شری پروفیسر نذیر احمد نے بڑی محنت سے مرتب کیا تھا، اب نایاب ہے اکادمی کو موصوف نے دوسرا ایڈیشن نکالنے کی اجازت دی ہے اکادمی اس کے نئے سرے سے کتابت کرا رہی ہے۔

• کرناٹک اردو اکادمی کی طرف سے جن ادیبوں اور شاعروں کو جزوی مالی امداد دی گئی ان میں سے ان حضرات کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ (۱) انسان بنو (یعقوب بیگانہ) (۲) غواصی کی مثنویوں کا تنقیدی مطالعہ (ڈاکٹر محمد صبغۃ اللہ) (۳) راز مبین (مبین منور) (۴) قلم بولتا ہے (وقار ریاض) (۵) شکست رقصاں (ساجد حمید) (۶) شعر وسنگ (رزاق اثر) (۷) انتہا درد کی (ڈاکٹر عابدہ انیس) (۸) ماحولیات (پروفیسر ٹی۔ امید احمد) (۹) صریر خامہ (آزاد ساحری) (۱۰) دم بخود

(فاروق نشتر)

• کرناٹک اردو اکادمی کی طرف سے عادل شاہی عہد کی ایک اہم مثنوی، ابراہیم نامہ (مرتبہ پروفیسر مسعود حسین خان) جو اب نایاب ہے دوبارہ شائع کی جائے گی۔ اس میں بیجاپور شہر کی تاریخ، شان و شوکت، معاشرت و تہذیب کی عکاسی بھی ہے اور قدیم دکنی اردو کا مستند نمونہ بھی جو دکنی اردو ادب کی ایک اہم دستاویز ہے۔ کتابت جاری ہے۔

• کرناٹک اردو اکادمی بھی اس سال ڈاکٹر ذاکر حسین جشن صدی تقریبات کے سلسلے میں ایک پروگرام بنا رہی ہے۔

• نرسری اسکولوں میں بچوں کو اردو حروف سکھانے کے لئے پروفیسر عبدالغفار شکیل ایک نئے انداز کی کتاب لکھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ طباعت کے بعد اکادمی کی طرف سے صرف لاگت پر دی جائے گی۔ اسی طرح اک نئے انداز کا اردو قاعدہ بھی زیر ترتیب ہے۔ جو ہمارے بچوں کو اردو سکھانے کے لئے بنیادی ضرورت ہے۔

• ۴ر مئی ۹۷ء کو کنڑا ساہتیہ بھون بلگام میں اردو اکادمی نے بمبئی کرناٹک میں اردو ادب آزادی کے بعد عنوان پر ایک سیمینار کیا جس میں اتل ٹھکر جی نے بمبئی کرناٹک میں اردو افسانہ نگاری آزادی کے بعد پر اپنا مقالہ پڑھا پھر عبدالصمد خانہ پوری نے اسی علاقے میں اردو شاعری کے ارتقاء سے پہلے اپنا مضمون سنایا۔ صدارت پروفیسر عبدالغفار شکیل چیرمین اردو اکادمی نے کی۔ شمیم احمد آل انڈیا ریڈیو مہمان خصوصی تھے۔ اور ڈاکٹر جاوید رفاعی رکن اکادمی کنوینر تھے۔

• بلگام میں اردو اکادمی کی جانب سے ۴ر مئی ۹۷ء کو ایک محفل مشاعرہ بھی زیر صدارت پروفیسر عبدالغفار شکیل منعقد کی گئی جس میں وینکپا کامل کلادگی، شکیل مظہری، ڈاکٹر جاوید رفاعی، مظہر محی الدین، تنہا تماپوری جیسے اہم شعراء کے علاوہ مقامی شاعروں نے بھی اپنا کلام سنایا نظامت رکن اکادمی ڈاکٹر جاوید رفاعی نے کی حمید اے صفی رجسٹرار اکادمی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

● کرناٹک اردو اکادمی نے پھر ایک بار سی آئی آئی ایل میسور کو درخواست دی کہ وہ اس سال بھی اردو اساتذہ کے لئے ایک ریفریشر کورس کا اہتمام کرے۔

● ۳۱ر مئی ۹۷ء کو گبی ویرنا کلاکشیتر تمکور میں اکادمی کے کنوینر، سید مشتاق احمد اور فردوس ادب تمکور کے صدر مائل تمکوری اور سکریٹری عارف متین کے تعاون سے اردو اکادمی نے پہلی بار تمکور میں مشاعرہ کیا۔ صدارت پروفیسر عبدالغفار شکیل نے کی اور شفیع احمد صاحب سابق ایم ایل اے تمکور اور یو نثار احمد ایس پی بطور مہمانان خصوصی شریک ہوئے اور اردو زبان کے تحفظ و ترقی کے بارے میں تقریریں کیں۔ مقامی بیرونی شعراء کرناٹک نے اپنی شعری تخلیقات سے سامعین کو محظوظ کیا، محبان اردو دعا فرمائیں کہ اکادمی کے بقیہ تعمیری کام بھی انجام پذیر ہوں۔

مستقبل کے منصوبے اور پروجیکٹ

۱۔ کرناٹک اردو اکادمی بنگلور میں ایک سنٹرل لائبریری قائم کرنا چاہتی ہے جس کے لئے عمارت لیز پر یا خریدی جائے۔

۲۔ سنٹرل لائبریری کے لئے کتابوں کی خریداری۔

۳۔ کرناٹک اردو اکادمی کا اپنا ایک وسیع اردو ہال تعمیر کرنا۔

۴۔ کرناٹک کے قدیم دکنی اردو مخطوطات کی تدوین و طباعت

۵۔ کرناٹک اردو اکادمی کے زیر نگرانی اردو کمپیوٹر کی ٹریننگ، ہر اکادمی کو قومی کونسل اردو کمپیوٹر فراہم کرے۔

۶۔ سہ لسانی فارمولے کے تحت پرائمری سطح پر اردو کی صحیح تعلیم و تدریس۔

۷۔ کرناٹک کے اردو طلبہ و طالبات کو صحافت، ترجمہ اور کاروباری خط و کتابت کی تربیت۔

۸۔ کرناٹک میں اردو ادب کے ارتقاء کی ایک جامع تاریخ۔

۹۔ اردو میں ریسرچ کرنے والے طالب علموں کی رہنمائی اور وسائل کی فراہمی۔

۱۰۔ کرناٹک میں اردو تعلیم اور نصاب کی کتابوں کے بارے میں ایک کانفرنس۔

۱۱۔ بچوں کے لئے اردو قاعدہ، اردو چارٹ جدید لسانیاتی طریقوں سے۔

۱۲۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو سے درخواست کی جائے کہ وہ ریاستی اکادمیوں کو بچوں کی کتابیں چھپنے کے لئے مالی امداد دے۔

۱۳۔ بچوں کے لئے ایک رسالہ ماہنامہ یا دو ماہی۔

۱۴۔ فن خوش نویسی پرائمری اسکولوں سے سکھایا جائے بعد میں دلچسپی رکھنے والے بچوں کو خطاطی سکھائیں۔

۱۵۔ اردو میڈیا سیمینار

۱۶۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن پر اردو پروگراموں کے لئے زیادہ وقت دلایا جائے۔

۱۷۔ اردو کو روزگار سے جوڑنے کے سلسلے میں سیمینار۔

۱۸۔ ہندوستان بھر کی اکادمیوں اور قومی کونسل کے باہمی تعاون سے اردو کی موجودہ صورت حال اور مستقبل کے لئے پروگرام پر ایک کانفرنس ہر سال ہو۔

۱۹۔ آل انڈیا مائناریٹی لنگوئج کمشنر اور قومی کونسل اور اکادمیوں کے چیرمینوں کی ایک میٹنگ میں اردو کے مسائل پر غور اور حکومت کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش۔

□□□

جناب وارث علوی، چیرمین

گجرات اردو ساہتیہ اکادمی کی سرگرمیاں

اردو ساہتیہ اکادمی کی جگہ جس کے اراکین اور چیرمین حکومت نامزد کرتی تھی یہ نئی اکادمی جو تین سال قبل وجود میں آئی، ایک خود مختار ادارہ ہے جس کے اراکین تین سے پانچ حلقہ مصنفین سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ پانچ حکومت نامزد کرتی ہے، ہر یونیورسٹی میں سے اردو کا ایک نمایندہ منتخب ہوتا ہے، دو اعزاز یافتہ ادیب اور تین کو اپٹ کئے جاتے ہیں۔ ریاست کی رجسٹرڈ ادبی انجمنوں کا نمایندہ بھی انتخاب کے ذریعہ رکن بنتا ہے۔

ریاست میں کل پانچ اکادمیاں ہیں گجراتی، اردو، سندھی، ہندی اور سنسکرت۔ ان کا انتظام ایک رجسٹرار کرتا ہے۔ ہر اکادمی کا اپنا ایک نائب رجسٹرار ہوتا ہے۔ بجٹ میں گجراتی کا حصہ چالیس فیصد ہے۔ باقی تمام اکادمیوں میں مساوی طور پر تقسیم ہوتا ہے۔ سر دست اردو اکادمی کا بجٹ سالانہ چھ لاکھ ہے۔

اردو اکادمی نے تا حال ۱۶ کتابیں شائع کی ہیں۔ لگ بھگ چالیس کتابوں کی اشاعت میں مالی تعاون جو پہلے پانچ ہزار اور اب سات ہزار ہے عطا کیا ہے، چار سیمینار، چار مشاعرے، اور اردو اساتذہ کا ایک سمپوزیم کیا ہے۔ اسکول، کالج اور پبلک لائبریریوں کے لیے وہ گرانٹ بھی دیتی ہے۔ ضرورت مند ادیبوں کو ہر ماہ پانچ سو روپیہ کا وظیفہ بھی دیتی ہے۔

سر دست اکادمی کا سب سے بڑا کام ایک ہزار صفحات پر مشتمل اردو گجراتی ڈکشنری ہے جو انشاءاللہ سال رواں کے اخیر تک منظر عام پر آجائے گی۔

ہماری کوشش رہی ہے کہ گجراتی ادب، گجرات کے قدیم شعراء، گجرات کی تاریخ کے عربی اور فارسی ماخذات کے تراجم، گجرات پر لکھی گئی انگریزی اور گجراتی کتابوں یا ان کے اہم حصوں کی تدوین و تحقیق اور ترجمہ کو اولیت دیں۔ مرآۃِ سکندری چھپ چکی مرآۃِ احمدی کا ترجمہ قریب الختم ہے۔ خوب ترنگ شائع ہو چکی۔ جواہر اسرار اللہ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اردو میں گجراتی ادب کی تاریخ کا کام بھی زیرِ غور ہے۔ فیلوشپ یوجنا کے تحت وارث علوی "اقبال کے بعد اردو نظم کا ارتقاء" پر کام کر رہے ہیں۔ اس سال سے تحقیقی کاموں کے لئے ہم بہت سے اسکالر شپ کا بھی اعلان کر رہے ہیں۔

ریاستی حکومت اور اکادمی کے عملہ کا رویہ حوصلہ افزا اور تعاون کا ہے۔ ہمیں زیادہ گرانٹ کی ضرورت تو محسوس ہو سکتی ہے لیکن چونکہ حکومت تمام اکادمیوں کو ایک آنکھ سے دیکھتی ہے تو ہم اس سے آنکھیں چار نہیں کر پاتے۔ ہمیں اردو زبان اور ادب سے واقف ایک ایسے سکریٹری کی ضرورت ہے جو اردو کے مسائل کو سمجھے اور لائحہِ عمل کے مطابق کام کرے۔ یہ نہیں ہو پاتا۔

ایک کام جو وسائل کی کمی کے سبب ہم نہیں کر پاتے اور جو گجرات جیسے غیر ہندی علاقوں میں اردو کی بقا کے لئے ضروری ہے، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اس میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔ یعنی دیہاتوں قصبوں اور بڑے شہروں میں اردو کلاسوں کا قیام۔ اس کام کے ایک ایسے عملہ کی ضرورت ہے جس کا نگراں

مذکورہ بالا سکریٹری ہو سکتا ہے جو علاقوں کا دورہ کرے مراکز قائم کرے اور ان کی کارکردگی پر نظر رکھے۔ اس پر تفصیل سے گفتگو ہو سکے اور منصوبے کا بلو پرنٹ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔

ہمارا دوسرا پریشان کن مسئلہ جس میں کونسل ہماری دستگیری کر سکتی ہے ہماری ایسی مطبوعات کی فروخت میں اعانت جو تحقیقی اور عالمانہ ہونے کے سبب مارکیٹ میں بک نہیں پاتیں۔ کتابیں چھپ کر ڈمپ ہو جائیں یا ساختیات اور پس ساختیات جیسی کتابیں آدی باسی علاقوں کی لائبریریوں میں ٹھکانے لگائی جائیں تو میرا خیال ہے یہ آدی باسیوں پر بڑا ظلم ہوگا۔ ہمارے یہاں گجراتی میں ایسا ہوا ہے۔

قومی کونسل ایک شش ماہی یا سالانہ مجلہ اپنی اور دوسری تمام اکادمیوں کی سرگرمیوں، منصوبوں اور مطبوعات کی خبروں اور فہرستوں پر مشتمل شائع کرے اور اسے تمام ممبران کے علاوہ اردو کے دوسرے ادیبوں، اداروں، اخبارات اور ادبی انجمنوں اور ناشرین تک پہنچائیں۔

قومی کونسل خود بھی مع دوسری اکادمیوں اور نیشنل بک ٹرسٹ کے تعاون سے علاقائی زبانوں اور عالمی ادب کے شاہکاروں کے ترجمہ کے کام کو بڑھاوا دے سکتی ہے۔ کتابیں پڑھنے کا شوق اس سبب سے بھی لوگوں میں کم ہو گیا ہے کہ پڑھی جائیں ایسی کتابیں کم شائع ہو رہی ہیں۔ اکیسویں صدی ایک ایسے ذہن کی تعمیر کرے گی جو قومی بھی ہوگا اور بین الاقوامی بھی۔ اکادمیاں چاہیں تو کتابوں، سیمیناروں، اور مباحث کے ذریعہ ذہن انسانی کو ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی کے آداب سکھا سکتی ہے۔

○○○

مصنفین کی توجہ کے لیے

قومی اردو کونسل تحقیقی و علمی ششماہی رسالہ فکر و تحقیق بھی شائع کرتی ہے۔

فکر و تحقیق میں کسی بھی موضوع پر تحقیقی نوعیت کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ مضامین اور مقالے طبع زاد اور غیر مطبوعہ ہونے چاہئیں۔ نئے حقائق کی دریافت یا بازیافت پر مبنی مقالے کو ترجیح حاصل ہے یا پھر معلوم حقائق اور واقعات کی نئے رخ سے تحقیق کی گئی ہو۔ حقائق کی پیش کش میں استدلال اور منطق کا لحاظ رکھا جائے۔ انداز بیان اور انداز نقد معتدل ہو۔ افراط تفریط اور جارحیت سے حتی الامکان پرہیز کیا جائے۔ لب و لہجہ عالمانہ و محققانہ ہونا چاہیے۔

مضامین کی اشاعت یا عدم اشاعت کے سلسلے میں قومی اردو کونسل کا فیصلہ حتمی سمجھا جائے گا۔ مقالہ پر معاوضہ مقررہ شرح کے مطابق ادا کیا جاتا ہے۔

مضمون کی وصولیابی کی رسید ملنے کے بعد تقریباً ایک سال تک مرسلہ مضمون کہیں بھی اور کسی بھی صورت میں شائع نہ ہو۔ البتہ قومی اردو کونسل کی تحریری اجازت سے استثنائی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

❖ ❖ ❖

راہی شہابی، سکریٹری

راجستھان اردو اکادمی کی سرگرمیاں

راجستھان اردو اکادمی کے ذریعہ کیے گئے کام

راجستھان میں اردو زبان و لٹریچر کی ترقی کے لیے راجستھان اردو اکادمی مندرجہ ذیل کام کرتی ہے۔

۱۔ شاعروں اور ادیبوں کا استقبال کرنا۔

۲۔ شاعروں اور ادیبوں کو سالانہ وظیفہ دینا۔

۳۔ شاعروں اور ادیبوں کی بیواؤں کو وظیفہ دینا۔

۴۔ بیمار شاعروں کے علاج کے لیے مالی امداد کرنا۔

۵۔ اردو طلبہ طالبات کو وظیفہ دینا۔ پرائمری سے لے کر یونیورسٹی تک۔

۶۔ مشاعرے، سیمینار، کانفرنسیں، نشستیں وغیرہ منعقد کرنا۔

۷۔ سہ ماہی رسالہ "نخلستان" اور دیگر کتابوں کی اشاعت۔

۸۔ کتابوں کی چھپائی کے لئے مالی امداد دینا۔

۹۔ اردو کی پاس کی ہوئی کتابوں کو انعام دینا۔

۱۰۔ اردو اساتذہ کو انعام دینا۔

۱۱۔ اردو پڑھانے والے ضرورت مند مدرسوں کو مالی امداد دینا۔

۱۲۔ اردو کتابوں کو مفت تقسیم کرنا۔

۱۳۔ اردو ہندی تعلیم گاہیں کھولنا۔

۱۴۔ لائبریریوں کی بنیاد ڈالنا۔

۱۵۔ ہوشیار طالب علموں کو انعام واکرام دینا۔

۱۶۔ اردو زبان کی نشر و اشاعت کے لیے کام کرنے والی انجمنوں کو مالی امداد دینا۔

۱۷۔ اردو زبان کی رفتار میں ترقی لانے کے لیے کیے گئے دوسرے کاموں کے لیے مالی امداد کرنا۔

راجستھان اردو اکادمی کی ۹۶-۱۹۹۵ کی سرگرمیاں

۱۔ ۹۴-۱۹۹۳ء و ۹۶-۱۹۹۵ء میں ۲۴۹ و ۶۲۹ پرائمری درجہ سے یونیورسٹی درجہ تک کے اردو طلبہ کو دئے گئے وظیفہ کی جگہ ۹۶-۱۹۹۵ء میں ۷۲۸ اردو طلبہ کو وظیفہ دیا گیا اور اس پر ۹۰۳۰۰ روپے خرچ کیے گئے۔

۲۔ راجستھان کے ۵۲ شاعروں، مصنفوں اور ادیبوں کو ۹۳۶۰۰ اور بیواؤں کو ۲۳۴۰۰ روپے کے وظیفہ کے طور پر مالی امداد کی گئی اس کے علاوہ ضرورت مند بیمار شاعروں اور ادیبوں کو بھی علاج کے لئے مالی امداد دی گئی۔

۳۔ راجستھان کے مندرجہ ذیل شاعروں اور ادیبوں کو نقد انعام دیا گیا۔

(۱) جناب مکیش اجمیری ۔ (نمباہیڑا)
(۲) جناب راشد ٹونکی ۔ (ٹونک)
(۳) جناب فرحت ایوبی ۔ (جے پور)
(۴) محترمہ ایکتا شبنم ۔ (کوٹہ)

۴۔ اردو زبان کے ساتھ ساتھ ہندی کی تعلیم دینے کے لئے ہندی اردو مرکز کھولے گئے راجستھان میں پہلی بار عورتوں کے لیے امرچوری و آمیر میں ہندی اردو مرکز کھولے گئے ہیں۔

۵۔ سہ ماہی رسالہ "نخلستان" کو دیگر اردو و دیوناگری زبان میں چھاپا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

۶۔ مندرجہ ذیل ۶ر مونوگراف و ۴ر کتابوں کو شائع کیا گیا۔

__مونوگراف:__

(۱) ساحل ٹونکی
(۲) کیف ٹونکی

(۳) سخاوت شمیم
(۴) صلاح الدین عشق
(۵) شہاب برنی
(۶) راہی شہابی

کتابیں:
(۱) مولانا شبلی کی شاعری
(۲) سچے موتی
(۳) سرفروشی۔ نظموں کا مجموعہ
(۴) افسانے راجستھان کے

۷۔ جناب شمیم جے پوری صاحب کے استقبال میں مشاعرہ کیا گیا ہانڈی پُرا، آمیر، جے پور، دامر چوری 'جے ز'، میں جلسہ خواتین اور دیگر کلچرل پروگرام منعقد کے گئے سر سید ڈے و نشست وغیرہ پروگرام کئے گئے۔

۸۔ جالور میں آل انڈیا مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں پالولر میر تھی صاحب محترمہ کویتا کرن، شاداب جے پوری، بنکٹ بہاری پاگل سمپت سرل، ڈاکٹر حسین انور، راہی شہابی و عبدالغفار وغیرہ نے اپنا کلام پیش کیا۔

۹۔ نمباہیڑا، چتوڑ میں اردو زبان کو روزگار سے جوڑنے کے موضوع پر ایک نشست منعقد کی گئی۔

۱۰۔ نمباہیڑا میں ایک آل انڈیا مشاعرہ منعقد کیا گیا جس میں جناب ساغر خیامی، ندیم نیر، رعنا زیبا، ریکھا شرما، ڈاکٹر حسین انور، میکش اجمیری وغیرہ نے شرکت کی۔

۹۷-۱۹۹۶ء کی اب تک کی سرگرمیاں

۱۔ ۵۲ شاعروں، مصنفوں، ادیبوں کو اور ۲۴ بیواؤں کو وظیفے کے طور پر مالی مدد کی گئی۔

۲۔ مرحوم پارسا کوثری کی غزلوں کا مجموعہ کلام "گلستانِ پارسا" اور اکادمی کی جانب سے شائع کردہ چھ شاعروں کے مونوگراف کا اجراء پنچایت راجیہ منتری جناب نا تھو سنگھ گوجر نے کیا۔

۳۔ تاریخ ۹۷-۱-۲۸ کو ہماچل پردیش کے "وفد" (جس میں اردو کے اساتذہ و طلبہ شامل تھے) کی آمد پر اردو زبان کی نشر و اشاعت کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں جناب ڈاکٹر ضیاالرحمٰن صدیقی لکچرار اردو ریسرچ سینٹر سولن (ہماچل پردیش) ڈاکٹر ایچ۔ آر۔ نیازی لکچرار گورنمنٹ کالج اجمیر، ڈاکٹر حسین انور و ریشما پروین، راہی شہابی، عبدالغفار موجود تھے۔

۴۔ سہ ماہی رسالہ "گلستان" شائع کیا گیا۔ مندرجہ ذیل کتابوں کو شائع کیا جا رہا ہے۔

۱) مجھے پہچانو : مہدی ٹونکی
۲) اردو ادب پر ایک نظر : ڈاکٹر صادق علی
۳) چشمہ کوثر : حسین کوثری
۴) چراغ کی لو : ممتاز شکیب
۵) مجموعہ کلام : لکشمی نارائن فارغ
۶) مجموعہ کلام : راہی شہابی
۷) مجموعہ کلام : ڈاکٹر حسین انور صدیقی

۵۔ مندرجہ ذیل ادیبوں کو ان کی اردو کی کتابوں پر انعامات دیے گئے۔

۱) ڈاکٹر رفعت اختر : علامت سے امیج تک
۲) جناب بسمل نقشبندی : قاس انعاس

۶۔ راجستھان کے مندرجہ ذیل شاعروں کو ۹۷-۱۹۹۶ء کا استقبال دیا جا رہا ہے۔

۱) جناب لکشمی نارائن فارغ : جے پور
۲) جناب بلرام کھوسلا واقف : جے پور
۳) جناب ڈِڈم کوٹوی : کوٹا
۴) جناب حکیم یوسف جھنجھنوی : جھنجھنو
۵) جناب عبدالغفار راز : جودھپور
۶) محترمہ ملکہ نسیم : جے پور
۷) اکادمی کی نشر و اشاعت کمیٹی کے کنوینر ڈاکٹر حسین انور صدیقی کو بھی ۹۷-۳-۱۱ کو اعزاز دیا گیا۔

۷۔ جے پور کے ۱۱۴ اسکولوں اور مدرسوں میں اردو کی کتابیں مفت تقسیم کی گئیں۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ناز اکادمی
(۲) پرائم روز

(۳) انڈین پبلک پرائمری اسکول
(۴) سینٹ غریب نواز پبلک اسکول
(۵) نیو ماڈرن اڈچ پرائمری اسکول
(۶) فیض عام مڈل اسکول
(۷) گاندھی اسکول
(۸) ایس۔ پی۔ گرلس اسکول
(۹) نیو ماڈل اسکول
(۱۰) اسلامیہ ایجوکیشن اسکول
(۱۱) رحمانیہ موڈل اسکول
(۱۲) رحمانیہ شکشا سمیتی
(۱۳) مدرسہ نور الاسلام
(۱۴) برائٹ فلاور

۸۔ اکادمی آفس میں آفس وقت کے بعد تاریخ ۹۶-۶-۵ کو ایک نشست منعقد کی گئی۔ اکادمی کے چیرمین اور سکریٹری کے علاوہ مندرجہ ذیل شاعروں نے حصہ لیا۔

۱) جناب شاہد میر - سردنج، ودشا ایم پی
۲) محترمہ شبانہ تبسم - اجین، ایم پی
۳) ضیاء ٹونکی - ٹونک
۴) فراز حمیدی
۵) ڈاکٹر حسین انور صدیقی - جے پور
۶) ڈاکٹر ایچ۔ آر۔ نیازی - اجمیر

۹۔ ۹۶-۷-۲۵ کو بزرگ شاعر جناب مدان ہوش سرحدی کے استقبال میں ایک نشست منعقد کی گئی۔ حضرت امام حسینؓ کی یاد میں "بزم سلام" منعقد کی گئی۔ سر سید ڈے کے موقع پر ایک سیمینار و مشاعرہ منعقد کیا گیا۔

۱۰۔ پرائمری درجہ سے یونیورسٹی کے درجہ تک کے لگ بھگ ۹۰۰ طلبہ کو وظیفہ دینے کی کاروائی چل رہی ہے۔

۱۱۔ اکادمی کا سالانہ جلسہ تاریخ ۱۱ر مارچ ۱۹۹۷ء کو رویندر رنگ منچ پر منعقد کیا گیا۔ جس میں ادیبوں کا استقبال اور اکادمی کی جانب سے شائع ہوئی کتابوں کی رسم اجرا انجام دی گئی۔

۱۲۔ اکادمی کی ایکزیکٹیو باڈی کے فیصلے کے تحت ایک آل انڈیا مشاعرہ اور سیمینار کوٹہ میں تاریخ ۹۷-۳-۲۶ کو منعقد کیا گیا۔

راجستھان اردو اکادمی کے موجودہ ممبروں کی فہرست

۱۔ جناب عبدالغفار صاحب - چیرمین
۲۔ جناب فیروزہ بانو - وائس چیرمین
۳۔ جناب ایم۔ آر۔ سنگھوی - خزانچی
۴۔ شکشا سچو راجستھان سرکار
۵۔ وِت سچو راجستھان سرکار
۶۔ ڈائریکٹر، پرائمری و مادھیمک شکشا راجستھان - ممبر
۷۔ ڈائریکٹر، کالج شکشا جے پور راجستھان - ممبر
۸۔ ڈائریکٹر، مولانا ابوالکلام آزاد، عربی و فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ٹونک راجستھان - ممبر
۹۔ ڈائریکٹر نیشنل اردو کونسل - ممبر
بانوسنسادھن منترالے
۱۰۔ ڈاکٹر ایچ۔ آر۔ نیازی - ممبر
۱۱۔ ڈاکٹر کلثوم بانو - ممبر
۱۲۔ ڈاکٹر روشن اختر کاظمی - ممبر
۱۳۔ محترمہ عارفہ سلطانہ - ممبر
۱۴۔ جناب محمد قائد - ممبر
۱۵۔ جناب عبدالرزاق - ممبر
۱۶۔ ڈاکٹر محمد علی زیدی - ممبر
۱۷۔ جناب پرکاش نارائن جوہری - ممبر
۱۸۔ محترمہ نعیم اختر - ممبر
۱۹۔ جناب محمد عمر - ممبر
۲۰۔ ڈاکٹر شاہد میر - ممبر
۲۱۔ جناب گوپال لال شرما - ممبر
۲۲۔ جناب محمد سعیدی - ممبر
۲۳۔ جناب نسیم الدین پیارے میاں - ممبر
۲۴۔ جناب ش۔ ک۔ نظام - ممبر
۲۵۔ محترمہ فرحت اقبال - ممبر
۲۶۔ جناب محمد احمد خاں - ممبر
۲۷۔ جناب بشیر احمد میوکو - ممبر
۲۸۔ جناب این۔ اے۔ راہی - سکریٹری اکادمی

مولانا ابوالکلام آزاد کے خوابوں کی تعبیر

اردو انسائیکلوپیڈیا یعنی مخزنِ علوم

مکمل بین الاقوامی معیار۔ مشتمل بر ۳۲ علوم

تینوں کلیدی جلدیں شائع ہو گئیں

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے اردو میں پہلا مکمل اور بین الاقوامی معیار کا انسائیکلوپیڈیا شائع کیا ہے۔ ابتدائی تین جلدیں ۳۲ علوم پر مشتمل ہیں جن کی ترتیب حسب ذیل طریقہ پر کی گئی ہے۔

جلد اول : ۱۔ آثار قدیمہ ۲۔ ادبیات ۳۔ ارضیات ۴۔ انجنیئرنگ
۵۔ تاریخ اسلام ۶۔ تاریخ عالم ۷۔ تاریخ ہند

جلد دوم : ۸۔ تعلیم ۹۔ جغرافیہ ۱۰۔ جنگلات ۱۱۔ حیاتیات
۱۲۔ حیوانیات ۱۳۔ ریاضیات ۱۴۔ زراعت ۱۵۔ سائنس
۱۶۔ سماجیات ۱۷۔ سیاسیات ۱۸۔ طب یونانی ۱۹۔ طبیعیات

جلد سوم : ۲۰۔ علاج حیوانات ۲۱۔ فلسفہ و نفسیات ۲۲۔ لائبریری سائنس ۲۳۔ فلکیات
۲۴۔ فنون لطیفہ ۲۵۔ فلم ۲۶۔ قانون ۲۷۔ کیمیا
۲۸۔ مذاہب ۲۹۔ معاشیات ۳۰۔ معدنیات ۳۱۔ نشر و اشاعت
۳۲۔ نظم و نسق

ان علوم پر مختصر نوشتے آٹھ جلدوں میں شائع کئے جائیں گے۔ علوم کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے مختصر نوشتے بھی حروف تہجی کے اعتبار سے آئیں گے۔

دنیا بھر کی تمام مروجہ زبانوں اور ان کے ادب کے بارے میں بھرپور معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ سبھی مروجہ علوم و فنون اور سائنس و تکنالوجی وغیرہ سے متعلق مختصر و طویل اندراجات شامل ہیں۔ یہ سارا مواد بڑی دیدہ ریزی اور مشقت کے ساتھ سلیس زبان اور دلنشین پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایسی کاوش ہے جو آئندہ کئی نسلوں کو علم و معلومات سے مالا مال کرتی رہے گی۔ بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ ہر ایک جلد آزاد حیثیت کی حامل ہے۔

کلیدی مضامین پر مشتمل اس کی تین جلدیں منظر عام پر آگئی ہیں۔

خوبصورت کتابت بہترین طباعت، پختہ جلد اور اعلیٰ گٹ اپ کے ساتھ علم دوست قارئین، صحافیوں اور مضمون نگاروں کے لئے یہ نادر و نایاب تحفہ ہے۔ ہر جلد اپنے آپ میں مکمل ہے۔

جلد اول	578	صفحات	قیمت	-/300 روپے
جلد دوئم	568	صفحات	قیمت	-/450 روپے
جلد سوم	614	صفحات	قیمت	-/450 روپے

مندرجہ ذیل پتے پر یا کسی کتب فروش سے طلب کیجئے

قومی اردو کونسل، ویسٹ بلاک۔I، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی

جناب شائق احمد، سکریٹری

مغربی بنگال اردو اکادمی کی سرگرمیاں

اردو زبان و ادب کی ترقی، ترویج اور اشاعت کی غرض سے حکومت مغربی بنگال کے نوٹی فی کیشن نمبر 641-EDN(M)/13-72/75 کے مطابق یکم اپریل ۱۹۷۸ء کو محکمہ تعلیم کے تحت مغربی بنگال اردو اکادمی کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے سربراہ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شری جیوتی باسو تھے۔ ۸۰-۱۹۷۹ء کے مالی سال میں حکومتِ مغربی بنگال سے ملنے والی مالی اعانت کے ساتھ اکادمی نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اکادمی کی کارگزاریوں میں مزید بہتری اور تیزی لانے کے لئے حکومت مغربی بنگال نے ۱۸؍مارچ ۱۹۸۱ء کو نوٹی فی کیشن نمبر 488-EDN(M)/13M-34/80 کے ذریعہ اسے خود مختار ادارہ کی حیثیت دے دی۔

۱۹۹۶ء کے وسط میں حکومتِ مغربی بنگال نے اردو اکادمی کو وزارتِ تعلیم سے منتقل کر کے نو تشکیل شدہ وزارت "محکمہ ترقیات و فلاح اقلیات" کے ماتحت کر دیا۔

مغربی بنگال اردو اکاڈمی، حکومتِ مغربی بنگال کے مکمل تعاون سے اپنی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دے رہی ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے حکومت تقریباً پندرہ لاکھ روپے گرانٹ کی شکل میں اکادمی کو مہیا کرتی رہی ہے جب کہ امسال تقریباً ۵۸ لاکھ روپے کا بجٹ اردو اکادمی کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

اس ریاست میں اردو زبان و ادب کی ترقی کے سلسلے میں مغربی بنگال اردو اکادمی کو حکومتِ مغربی بنگال کی مشاورتی باڈی ہونے کی خصوصی حیثیت بھی حاصل ہے۔ چنانچہ اس کے مشوروں اور کوششوں ہی سے ریاستی حکومت نے کلکتہ، آسنسول، اسلام پور اور گارڈن ریچ (مٹیا برج) کے علاقوں میں جہاں اردو بولنے والوں کی تعداد کم از کم دس فیصد ہے، اردو کو بھی بعض سرکاری کاموں میں استعمال کرنے کے دو حکم نامے ۳؍نومبر ۱۹۸۱ء اور ۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۷ء کو جاری کئے۔

اپنے فرائض و مقاصد کے پیشِ نظر مغربی بنگال اردو اکادمی نے اپنی کوششوں سے تقریباً ۴۵ پرائمری اسکولوں اور مدرسوں کو حکومت کی منظوری دلائی۔

اکادمی کی تمام سرگرمیوں کو مختصراً دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) تعلیمی (۲) ادبی

ان سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اکادمی کی گورننگ باڈی نے مختلف ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل کی ہے۔ ان ذیلی کمیٹیوں کے ذمہ مغربی بنگال میں اردو کے علمی و ادبی حالات کا جائزہ لے کر ان کی مزید ترقی کے لئے گورننگ باڈی کو سفارشات پیش کرنا اور ان پر عمل درآمد کی نگرانی کرنا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

الف) اردو اسکولوں اور مدرسوں کی منظوری۔

ب) اردو طلباء و طالبات کو ماہانہ وظائف۔

مدھیامک (درجہ دہم) سے ایم۔ اے۔ تک کے طلباء بشمول ریسرچ اسکالر کو وظائف۔

ج) اردو طلباء و طالبات کو انعامات

مدھیامک، ہائر سکنڈری، بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے۔ کے امتحانات

میں اردو کے پرچے میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والوں کو خصوصی انعامات دیئے جاتے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(i) پروفیسر عباس علی بیخود انعام برائے مدھیامک۔
(ii) آغا حشر کاشمیری انعام برائے ہائر سکنڈری۔
(iii) رضا علی وحشت انعام برائے بی۔اے۔
(iv) مولانا ابوالکلام آزاد انعام برائے ایم۔اے۔

رفیق تحقیق (ریسرچ فیلوشپ)

مغربی بنگال کے اردو ادب پر تحقیقی کاموں کے لئے اکادمی رفیق تحقیق کو تین سال تک ماہانہ ۵۰۰ روپے وظیفہ اور سالانہ ۱۲۰۰ روپے بطور دیگر اخراجات دیتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت شبانہ نسرین صاحبہ نے نسانخ پر ریسرچ کر کے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی ہے۔

درسی کتابوں کی تیاری اور اشاعت

اکادمی ہر سال ابتدائی درجات (یکم تا پنجم) کی تقریباً دس کتابیں مفت تقسیم کی غرض سے ریاستی حکومت کے لئے تیار کروا کر شائع کرتی ہے۔ اکادمی بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن کے لئے اردو، علم الحساب اور تاریخ کی کتابیں اور ہائر سکنڈری کونسل کے لئے اردو کی کتاب ہر سال شائع کرتی ہے۔

ریاست کے اردو اسکولوں اور مدرسوں کی تعلیم میں یکسانیت اور بلند معیار قائم رکھنے کی غرض سے اکادمی رعایتی قیمتوں پر تمیں معیاری کتابیں ثانوی درجات سے ہائر سکنڈری تک مغربی بنگال بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن کے نصاب کے مطابق تیار کروا کر خود شائع کر رہی ہے۔

یکساں سوال نامے

اکادمی مغربی بنگال کے تمام اردو اسکولوں اور مدرسوں میں تعلیم کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی غرض سے یکساں سوال نامے ۱۹۸۵ء سے رعایتی قیمت پر مہیا کر رہی ہے جن سے ریاست کے اسکول اور مدرسے استفادہ کر رہے ہیں۔

لائبریریوں کو گرانٹ

تعلیم کے فروغ کے لئے لائبریریوں کا وجود ناگزیر ہے چنانچہ اکادمی ریاست کے کالجوں، اسکولوں اور مدرسوں کی لائبریریوں کے علاوہ پبلک لائبریریوں کو سالانہ ایک لاکھ روپے کی اردو کتابیں خرید کر دیتی ہے۔

مختلف لائبریریوں کی کتابی اعانت کے علاوہ اکادمی نے بذات خود ۱۹۸۱ء میں ایک مرکزی اردو لائبریری بھی قائم کی ہے جہاں ۲۵ ہزار سے زیادہ کتابیں اور بے شمار نادر رسائل و جرائد ہیں لائبریری کے ممبروں کی تعداد فی الحال ۱۲۱۳ اور اس سے مستفیض ہونے والوں کی تعداد روزانہ تقریباً ۲۵ سے ۳۰ ہے۔

تربیتی مراکز

۱۔ کتابت ٹریننگ سنٹر کا آغاز ۱۶ مارچ ۱۹۸۰ء سے ہوا۔ یہ کورس دو سالہ ہے۔ رواں سیشن میں طلباء کی تعداد ۲۵ ہے۔ یہ مرکز ترقی اردو بیورو کے مالی تعاون سے چلایا جا رہا ہے۔

۲۔ غیر اردو داں خواتین و حضرات کو اردو سکھانے کا مرکز۔ اس مرکز کا قیام ۱۹۸۴ء میں عمل میں آیا۔ یہ کورس دو سالہ ہے رواں سیشن میں طلباء کی تعداد ۶۰ ہے۔

۳۔ اردو داں خواتین و حضرات کو بنگلہ سکھانے کا مرکز۔ اس مرکز کا قیام ۱۹۹۰ء میں عمل میں آیا۔ یہ کورس دو سالہ ہے۔ رواں سیشن میں طلباء کی تعداد ۶۰ ہے۔

ادبی سرگرمیاں

اکادمی ہر سال ادیبوں کو ان کی ادبی خدمات پر ملک گیر سطح پر دس ہزار روپے کا پرویز شاہدی انعام اور ریاست گیر سطح پر دس ہزار روپے کا مولانا فضیح آبادی انعام دیتی ہے۔

مغربی بنگال گورنرس اردو خطاطی ایوارڈ

مغربی بنگال کے گورنر فنڈ سے ۵ ہزار روپے کا انعام ۱۹۸۵ء

اردو اکادمی کے ذریعہ جاری کیا گیا جو ملک گیر سطح پر ہر سال دیا جاتا ہے۔

ادیبوں کو ان کی تصانیف پر انعامات

اکادمی ہر سال ملک گیر اور ریاست گیر سطح پر ادباء، شعراء اور مصنفین کو ان کی تصانیف پر مختلف انعامات دیتی ہے۔

ناشروں کو انعامات

معیاری طباعت اور ادبی کتابوں کی کثیر تعداد میں اشاعت کی بنیاد پر اکادمی ریاست گیر اور ملک گیر سطح پر ناشروں کو بھی انعامات دیتی ہے۔

کتابوں کی اشاعت کے لئے مصنفین کو مالی اعانت

مالی وسائل کی کمی کے سبب جو مصنفین اپنی تخلیقات کو کتابی شکل میں شائع نہیں کر سکتے ہیں اکادمی ان کی جزدی مالی اعانت کرتی ہے۔

ادبی کتابوں اور مجلّوں کی اشاعت

مصنفین کو ان کی تخلیقات کی اشاعت کے لئے مالی اعانت کے علاوہ اکادمی خود بھی ادبی کتابیں اور مجلّے شائع کر رہی ہے۔ اب تک ۲۹ ادبی کتابیں اور کئی ادبی مجلّے شائع کر چکی ہے۔

سہ ماہی ادبی رسالہ

اکادمی سہ ماہی ادبی رسالہ "روح ادب" ۱۹۸۴ء سے شائع کر رہی ہے۔

بنگلہ اردو ڈکشنری

بنگال کی ریاستی سرکاری زبان و ادب کی اہمیت اور اردو زبان سے بنگالی حضرات کی دلچسپی کے پیش نظر اکادمی نے بنگلہ اردو ڈکشنری مرتب کی ہے۔ جس کے مصنف حکومتِ مغربی بنگال کے موجودہ وزیر برائے ترقیات و فلاح اقلیات جناب محمد امین ہیں۔

بنگال میں اردو ادب کی تاریخ

اردو زبان و ادب کی تاریخ میں بنگال کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے مگر اب تک اس کی کوئی جامع تاریخ نہیں لکھی گئی تھی اس لئے اکادمی نے بنگال میں اردو زبان و ادب کی ایک ایسی ہی تاریخ مرتب کروا کر شائع کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔

۱۔ بنگال میں اردو زبان کا لسانیاتی ارتقاء
۲۔ بنگال میں اردو ڈرامہ
} شائع ہو چکی ہیں۔

۳۔ بنگال میں اردو شاعری
۴۔ بنگال میں اردو نثر
۵۔ بنگال میں اردو صحافت
} حتمی تیاری کے مرحلے میں ہیں۔

تقریبات

زبان و ادب کو فروغ دینے کے لئے ادبی تقریبات موثر وسائل ہیں اس لئے اکادمی وقتاً فوقتاً مختلف قسم کی ادبی تقریبات کا اہتمام مغربی بنگال کے مختلف اضلاع میں کرتی ہے جن میں "شامِ ادب" اور "شامِ ڈرامہ" قابلِ ذکر ہیں۔ ان خصوصی تقریبات سے طالب علموں اور اردو سے ذوق رکھنے والے نئی نسل کے نوجوانوں کو کافی فیض پہنچتا ہے۔ ان تقریبات کے علاوہ حسب ضرورت دوسرے جلسوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

حکومتِ مغربی بنگال ان تمام سرگرمیوں کو انجام دینے کے لئے اکادمی سے بھرپور تعاون کر رہی ہے اور یہی نہیں ریاستی حکومت نے کلکتہ کارپوریشن سے زمین لے کر ۲/۱۰۱ کٹھا اراضی A۲۸/۵۷، رفیع احمد قدوائی روڈ، کلکتہ ۱۶ حاجی محمد محسن اسکوائر کے شمالی حصے میں اکادمی کو فراہم کیا۔ اس سے قبل اکادمی کا دفتر کرائے کے ایک فلیٹ میں واقع تھا۔ اب اردو اکادمی کی اپنی شاندار دو منزلہ عمارت ہے جس کا افتتاح وزیر اعلیٰ مغربی بنگال شری جیوتی باسو نے ۲۴؍ جون ۱۹۹۷ء کو کیا۔ اکادمی اپنی مختلف النوع سرگرمیوں کے ذریعہ اردو زبان و ادب کی بہتر طور پر خدمات انجام دے رہی ہے۔

حکومت نے اب تک عمارت کی تعمیر کے لئے تقریباً ۶۲ لاکھ

روپے فراہم کئے ہیں۔ گرچہ اس کا سنگِ بنیاد چھ منزلہ عمارت کا ہے۔ امسال حکومت سے اس پر ایک منزل کی توسیع کے لئے فنڈ کی فراہمی کی امید کی جارہی ہے۔ مجوزہ منزل میں اکادمی کی لائبریری منتقل کی جائے گی۔ پلان کے مطابق اس کا اپنا آڈیٹوریم اور ٹریننگ سنٹر ہوگا۔
ترقی اردو بیورو کے زیر اہتمام کتابت کورس اس اکادمی کے ذریعہ ۱۹۸۰ء سے چل رہا ہے اور ہر سال اکادمی کو تقریباً ۶۸ ہزار روپے گرانٹ کی صورت میں ملتے ہیں۔ مگر یہاں ایک بات غور کرنے کے قابل ہے کہ اس کورس کو سکھانے والے اساتذہ اور سپروائزر کی ماہانہ تنخواہیں آج کل کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہیں لہٰذا کونسل کو گرانٹ پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

تجاویز

۱۔ اردو میں مراسلاتی کورس ڈپلوما اور سرٹیفکٹ دونوں سطح پر شروع کرنا چاہیے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جامعہ ملیہ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو بیورو نے مراسلاتی کورس کا جو نصاب تیار کیا ہے اسے منظر عام پر لایا جائے اور اردو اکادمیوں کی زیرِ نگرانی ریاستی یونیورسٹی سے اس کورس کا باضابطہ الحاق ہونا چاہئے۔

۲۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو اردو نصابی کتب کے لئے مالی امداد فراہم کرنے پر غور کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ طلباء کے مفاد کے پیش نظر ہندوستان پیپر کارپوریشن سے چھپائی کا سستا کاغذ فراہم کیا جانا چاہیے۔

۳۔ ٹیلی ویژن پر اردو کے ادبی و ثقافتی پروگراموں کے لئے بہت کم وقت مختص کیا گیا ہے۔ اور جو پروگرام دکھایا بھی جاتا ہے تو اس کا معیار دوسری زبانوں بالخصوص علاقائی زبانوں کے پروگراموں کے مقابلے میں بہت کمتر درجے کا ہوتا ہے یا پھر اردو تہذیب یا ثقافت سے ناواقفیت کی بناء پر غیر اردو داں افسروں سے بہتری کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں اردو بولنے والوں کی خاصی تعداد ہے وہاں اردو جاننے والے پروڈیوسرس اور اردو داں متعلقہ افسران کا تقرر کیا جائے۔

۴۔ اردو صحافیوں کی تربیت کے لئے مغربی بنگال اردو اکادمی نے ۸۰ء کے اوائل میں ایک سالہ مدت کا کورس شروع کیا تھا لیکن اس کورس کو ناکافی محسوس کرتے ہوئے صحافتی مرکز کو بند کردیا گیا اور تفصیلی کورس / جامعہ کورس کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس ضمن میں ناکافی مواد کے باعث کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ لہٰذا اگر ریاستی یونیورسٹیوں سے درخواست کی جائے کہ اردو صحافیوں کی تربیت میں تعاون کریں یا پھر اس تربیت کی ذمہ داری ریاستی اکادمیوں کو سونپ دی جائے تو بہتر نتیجے کی امید ہے لیکن کورس کی ریاستی یونیورسٹی سے باقاعدہ منظوری لازمی ہونی چاہیے۔ یہ کورس مختصر مدتی تجدیدی کورس ہونا چاہئے۔

۵۔ جن شہروں میں اردو بولنے والوں کی خاصی تعداد موجود ہے وہاں آٹھ سے دس پرائمری اسکولوں پر ایک ہائر سکنڈری اسکول کھولنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ پرائمری اسکول سے نکلنے کے بعد ہائر سکنڈری اسکولوں کی موجودہ تعداد ان طلباء کے لئے ناکافی ہے۔

۶۔ اردو ذریعہ تعلیم کی جماعتیں اور ہائر سکنڈری اسکول قائم کرنے کے لئے اگر کچھ شرطیں ہوں تو اردو ذریعہ تعلیم کی اسکولوں کے لئے ان شرائط میں ڈھیل دی جائے۔ طریقہ کار کو آسان بنایا جائے تاکہ مطلوبہ اجازت درخواست داخل کرنے کے دو ماہ کے اندر مل جائے۔

۷۔ اسکولوں کے معائنہ و نگرانی کے نظام کو موثر بنانے کے لئے اردو جاننے والے عملہ کا تقرر کیا جائے۔ نگرانی کرنے والا شعبہ محکمہ تعلیم سے آزاد ہو۔ ہر تعلیمی سال کے اخیر میں ریاستی اور ضلع سطح کی کمیٹیاں جن میں سرکاری افسر اردو تنظیموں اور استادوں و والدین کے نمائندے شامل ہوں، نتائج کو جانچیں۔ اس کام کے لئے ریاستی اردو اکادمیوں سے بھی تعاون لینا چاہئے۔

۸۔ اردو ذریعہ تعلیم اسکولوں میں بہت ساری جائز وجوہات کی بنا پر تعلیم کو خیر باد کہنے والے طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ طلباء کو اسکولوں کی طرف راغب کرنے اور تعلیم کو چھوڑنے پر روک لگانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جانے چاہییں۔ اردو بولنے والی آبادی میں بھی کمزور طبقوں کے لئے لچکیلا اسکولی نظام مرتب کرنا چاہیے۔

۹۔ ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے اور اس سلسلے میں واضح لائحہ عمل اور نصاب تیار کرنے کی ذمہ داری اگر مرکزی طور پر کونسل برائے فروغ اردو کو دی جائے تو بہتر ہوگا اور اس اسکیم پر عمل آوری کے لئے ریاستی اکادمیوں کو بھی ذمہ داری دی جاسکتی ہے۔

۱۰۔ ہندوستان کی ریاستی اکادمیاں اپنے طور پر ایک ایسا شعبہ قائم کریں جو جدید سائنس و ٹکنالوجی کے سلسلے میں ترجمہ و تالیف کا کام انجام دے۔

۱۱۔ اردو لیکچروں کی تقرری کے سلسلے میں ST/SC کی جو قید رکھی گئی ہے ایسے امیدوار نہ ملنے کی صورت میں خالی آسامیوں کو ۳۰ دنوں کے اندر جنرل کر دینا چاہئے۔

۱۲۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو کی تشکیل نو ایک خوش آئند اقدام ہے۔ اس کونسل میں ریاستی اور اکادمیوں کی مناسب نمائندگی ہونی چاہیے۔

۱۳۔ اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ ہر اکادمی اپنی شائع کردہ کتابوں اور رسائل کا تبادلہ کرے جو اکادمی کے ریکارڈ کے لئے بہت ہی کار آمد اقدام ہوگا۔

۱۴۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔ اردو کتابت کورس کے ساتھ ساتھ اردو کمپیوٹر کورس شروع کرنے پر بھی غور کرے۔

◆ ◆ ◆

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
1.	فرہنگ ادبی اصطلاحات	کلیم الدین احمد	۲۷/=
2.	فرہنگ اصطلاحات تاریخ وسیاسیات	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۳۸/=
3.	فرہنگ اصطلاحات حیوانیات	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۱۲/=
4.	فرہنگ اصطلاحات ریاضیات	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۵/=
5.	فرہنگ اصطلاحات فلسفہ، نفسیات اور تعلیم	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۳۰/=
6.	فرہنگ اصطلاحات کیمیا	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۸/=
7.	فرہنگ اصطلاحات لسانیات	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۲۰/=
8.	فرہنگ اصطلاحات معاشیات	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۱۰/=
9.	فرہنگ اصطلاحات نباتیات	اردو بیورو (انگریزی اردو)	۱۵/=
10.	فرہنگ سیاسیات	محمد محمود فیض / حسن علی جعفری	۳۸/=

* *

پروفیسر آفاق احمد
سکریٹری

مدھیہ پردیش اردو اکادمی کی سرگرمیاں

مدھیہ پردیش اردو اکادمی کا قیام 1976ع میں عمل میں آیا۔ اکادمی کے قیام کا بنیادی مقصد صوبے میں اردو ادب کی ترقی اور فروغ کے لیے اقدامات کرنا قرار پایا۔ اس کے علاوہ اردو ادب کی اشاعت، سیمنار، ادبی کانفرنسیں، مشاعرے وغیرہ کا انعقاد بھی اس کے پروگرام میں شامل تھے۔

مدھیہ پردیش اردو اکادمی نے اپنے قیام کے 18 برسوں میں اردو کے فروغ کے لیے بہت سے اہم کام کئے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ کل ہند و پاک مشاعرہ بھی ہے جو فروری 1978ع میں لال پریڈ گراؤنڈ پر منعقد ہوا اور جس میں پاکستانی شاعر دلاور فگار کے علاوہ ہندوستان کے قریب قریب تمام اہم شاعروں نے حصہ لیا اور جس کی نظامت ڈاکٹر علی انصاری نے کی اور جس کا افتتاح وزیر خارجہ جناب اٹل بہاری باجپائی نے کیا۔ اس مشاعرے سے برصغیر کے مشاعروں کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ ایک لاکھ سے زیادہ سامعین نے جس سنجیدگی، دلچسپی اور ذوق و شوق کے ساتھ مشاعرہ سنا وہ خود میں ایک عجیب و غریب تجربہ تھا۔ ایسے مشاعرے کا انعقاد اب محض خواب و خیال بن کر رہ گیا ہے۔

اقبال صدی تقریبات کے موقع پر اردو اکادمی کا دو روزہ سیمنار بھی تاریخی حیثیت اختیار کر گیا جس میں اقبال شناسوں نے اقبال کی شخصیت فلسفے اور شاعری پر اپنے مقالات پڑھے۔ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی، ڈاکٹر گیان چند جین، ڈاکٹر ظ انصاری، ڈاکٹر اسلوب احمد انصاری، ڈاکٹر شبیہ الحسن، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر ابو محمد سحر، جناب اختر سعید خاں اور جناب انعام الرحمٰن خاں کے مقالات پر جو مباحث ہوئے وہ یادگار بن گئے۔ خطبہ استقبالیہ حکیم سید قمر الحسن نے پڑھا۔ جب کہ وزیر اکادمی جناب ہری بھاؤ جوشی نے افتتاحی تقریر کی۔ بعد میں یہ مقالات کتابی شکل میں اردو اکادمی نے "اقبال آئینہ خانے میں" شائع کئے۔ اسے اکادمی کے لیے پروفیسر آفاق احمد نے ترتیب دیا۔ "اقبال آئینہ خانے میں" کو اکادمی کی طرف سے شائع کی جانے والی پہلی کتاب کا اعزاز حاصل ہوا۔ یہ کتاب اقبالیات پر کام کرنے والوں کے لیے ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

اردو اکادمی نے ابھی تک "65" کتابیں شائع کی ہیں جن میں مختلف اصناف کی کتابیں شامل ہیں۔ ان میں بعض وہ پرانی کتابیں بھی شامل ہیں جو اب نایاب ہو چکی ہیں۔ ان میں دیوان غالب کا نسخہ حمیدیہ بھی شامل ہے۔ "مدھیہ پردیش اردو ادب کے 25 سال" ایک اور اہم کتاب ہے جس میں صوبے میں اردو کی مختلف اصناف میں جو کام ہوا ہے اس کا انتخاب شامل ہے۔

مدھیہ پردیش اردو اکادمی کے ذریعہ بزرگ شعرا سہا مجددی، ذکی وارثی، حامد سعید خاں، منیر بھوپالی، خلیق برہان پوری، پربھو لال گوزا شہر، اما شنکر شاداں، پنا لال شری واستو نور کے دیوان شائع کئے۔ قاضی وجدی الحسینی کی جہاں گرد انقلابی برکت اللہ بھوپالی کی سوانح اور کارناموں پر کتاب (اردو ہندی دونوں میں) شائع کی "جھرد کا" کے نام سے مدھیہ پردیش کے 50 ہندی شعرا کا انتخاب اردو میں پیش کیا۔ اکادمی کی اہم کتاب میں مرحوم حکیم سید قمر الحسن اور مرحوم سید محمود الحسینی کی تحریروں کا انتخاب بھی شامل ہے۔ جاں نثار اختر کے خطوط کا مجموعہ "خاموش آواز" کی اشاعت اکادمی کا ایک کارنامہ ہے۔ "پریم چند شناس" (پریم چند صدی سمینار کے مقالات) مدھیہ پردیش میں اردو زبان و ادب اور بیاض سحر" کا عکسی ایڈیشن اکادمی کی دوسری اہم کتب ہیں۔

اکادمی نے اپنی مطبوعات کے علاوہ سوا سو مصنفین اور شعرا کو

ان کی کتب کی اشاعت کے لیے مالی تعاون بھی دیا۔

اردو اکادمی اپنے عظیم فن کاروں کے کارنامے یاد کرنے کے لیے "یادِ رفتگاں" کے عنوان سے ان کے فن و شخصیت پر سمینار کرتی ہے اور ساز و آواز کے ساتھ شاعروں کا کلام بھی پیش کرتی ہے۔ ابھی تک جاں نثار اختر(1981)سراج میر خاں سحر اور ملا رموزی (1982) حامد سعید خاں(1983) محمد علی تاج(1984)شفا گوالیاری (1989) محوی صدیقی (1992) کیف بھوپالی اور شعری بھوپالی(1994)شاداں اندوری، پریم چند شریواستو نور (1995) گویا قریشی اجینی اور باسط اجینی(1996) فیاض گوالیاری اور ایم عرفان(1997) کی یاد میں تقریبات منائی جاچکی ہیں "یادِ رفتگاں" کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ تخلیق کار کی بیوہ یا ان کے وارث کو گیارہ ہزار روپے کی رقم بھی بطور اعزاز پیش کی جاتی ہے۔

اکادمی اکیس اکیس ہزار کے دو کل ہند اعزاز، پندرہ۔ پندرہ ہزار کے چار صوبائی اعزاز اور دس۔ دس ہزار کے چار صوبائی اعزاز دیتی ہے۔ مدھیہ پردیش اردو اکادمی نے 1980 سے فنکاروں کو اعزاز دینے کا مستحسن اقدام کیا۔

مدھیہ پردیش اردو اکادمی صوبے کے مختلف شہروں میں قائم لائبریریوں کو مالی امداد فراہم کرتی ہے جس کا فیصلہ اس مقصد کے لیے قائم کمیٹی کے معزز اراکین کرتے ہیں۔ صوبے کے مختلف شہروں مثلاً بھوپال، جبلپور، ساگر، اوجین، دموہ، ریوا، برہان پور، گنج باسودہ، اندور، دتیا، سیہور، شوپوری، ستنا وغیرہ میں قائم لائبریریوں کو اردو اکادمی کا مالی تعاون حاصل ہے۔ امداد کی یہ رقم مجموعی طور پر پچاس ہزار روپے تک ہوتی ہے۔

مدھیہ پردیش اردو اکادمی جہاں ایک طرف خود سمینار، کانفرنس اور مشاعرے وغیرہ کرتی ہے۔ وہاں اداروں کو بھی ان کی تقریبات کے انعقاد کے لیے جزوی مالی امداد فراہم کرتی ہے۔

وزیر اردو اکادمی کا ایک فنڈ ہے جس کے ذریعہ ان ادیبوں اور شاعروں کو جو بیمار ہیں جنہیں علاج کے لیے مالی امداد درکار ہے، مالی مدد کی جاتی ہے۔

مدھیہ پردیش اردو اکادمی کی اپنی لائبریری ہے۔ اس کے علاوہ اس کا ایک اہم کارنامہ بچوں کی لائبریری کا قیام ہے۔ جس میں بچوں کے ادب سے متعلق ہندوستان میں جتنی بھی کتب مل سکیں وہ شامل ہیں۔

اکادمی ایک "خبر نامہ" بھی شائع کرتی ہے۔

اس کے علاوہ کتاب منچ بھی مختلف شہروں میں قائم ہیں جن کے ذریعہ مطالعہ کا شوق پیدا ہو اس کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اکادمی مشاعرے، سمینار، اور ڈرامہ ورکشاپ بھی منعقد کرتی ہے۔

اکادمی کے ذریعہ جو پروگرام کیے جاتے ہیں ان کو جاری رکھنے کے علاوہ اکادمی اس سال کمپیوٹر پرنٹر اور ان پٹ (نوری نستعلیق) سافٹ ویر خرید رہی ہے۔ اور صوبے میں اردو تعلیم کا سروے کرنے کے منصوبے پر عمل کیا جارہا ہے۔

ریاستی حکومت سے اکادمی کا خوشگوار رابطہ ہے۔ مالی امداد بڑھانے کے لیے کوشش جاری ہے۔

قومی کونسل برائے اردو زبان سے رابطہ کے سلسلے میں توقع ہے کہ وہ اکادمی کی مطبوعات کی خریداری کے سلسلے میں تعاون دے نیز اکادمی آزادی کی پچاسویں سال گرہ کے موقع پر ایک سمینار کا انعقاد کرنا چاہتی ہے۔ نیز صوبے میں اردو مصنفین و شعرائے جنگ آزادی کے دوران اس سلسلے میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں ان کی کتابی صورت میں اشاعت کے لیے مالی امداد فراہم کرے۔

اکیسویں صدی میں خاص طور سے اردو تعلیم کے سلسلے میں پیش رفت کی جائے نیز انگریزی میڈیم کے اسکولوں میں تیسری زبان کی حیثیت سے اردو تعلیم کے انتظام کے لیے کوشش کی جائے۔ مختلف اکادمیوں اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان میں رابطہ قائم رہے۔ نیز اردو اکادمیوں اور کونسل کو مرکزی اور صوبائی سرکاروں سے اردو کے جائز حقوق کے لیے مطالبات پیش کرنے اور انہیں تسلیم کرانے کا فرض بھی سرانجام دینا چاہیے۔

جناب کشمیری لال ذاکر، سکریٹری

ہریانہ اردو اکادمی کی سرگرمیاں

ہریانہ اردو اکادمی کا قیام

☆ ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۵ء۔ بین الاقوامی حالی تقریبات کے موقع پر پانی پت میں ہریانہ اردو اکادمی کے قیام کا اعلان، اس وقت کے صدر جمہوریہ ہند گیانی ذیل سنگھ جی اور گورنر ہریانہ سید مظفر حسین برنی کی موجودگی میں وزیر اعلا ہریانہ جناب بھجن لال جی نے کیا۔

☆ ۹ر اگست ۱۹۸۶ء۔ چنڈی گڑھ میں منعقدہ ایک تقریب میں اکادمی کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ تقریب کی صدارت گورنر ہریانہ سید مظفر حسین برنی نے فرمائی۔ ابتدا میں اکادمی کا دفتر فرید آباد میں قائم کیا گیا۔

☆ ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۷ء۔ ہریانہ اردو اکادمی کی سرگرمیوں کا سلسلہ پنچکولہ سے جاری۔

ہریانہ اردو اکادمی کے بنیادی مقاصد

اردو کی ماتر بھومی ہریانہ میں اردو کو عام کرنا۔

اردو کی تعلیم اور رسم الخط کو ہریانہ میں رائج کرنا۔

اردو اور ہریانہ کی مشترکہ تہذیب کو واضح کرنا۔

اردو میں ہریانہ کی تاریخ مرتب کرنا۔

اردو میں ہریانہ کے عوامی ادب کو شائع کرنا۔

اردو کے ہریانوی ادیبوں کی خدمت کو اجاگر کرنا۔

اردو کے ہریانوی معمر اور ضرورت مند قلمکاروں کو مالی امداد دینا۔

اردو میں ہریانہ کے صوفی، سنتوں کے مکتوبات اور ملفوظات کو محفوظ کرنا۔

اردو کی ترقی کے لیے مشاعروں، سمیناروں، ورکشاپوں اور کانفرنسوں کا اہتمام کرنا۔

اردو میں ہریانہ کی ادبی، ثقافتی اور تاریخی قدروں کا تحفظ۔

اردو کے پیش رو قلمکاروں کی خدمات کو آنے والی نسلوں تک پہنچانا۔

اردو اور ہریانہ کے باہمی رشتے کو مستحکم کرنا۔

اکادمی کی تعلیمی سرگرمیاں

اردو مراکز

ہریانہ میں اردو شناسی کو فروغ دینے کے لیے ہریانہ اردو اکادمی نے گذشتہ ۱۱ برسوں کے دوران ریاست کے مختلف شہروں اور علاقوں میں چھ ماہ کی مدت کے ۷۰ اردو مراکز قائم کیے ہیں۔

اردو مراکز کو اکادمی کی جانب سے دی جانے والی سہولیات

اکادمی ان مراکز کو ہریانہ کے مختلف شہروں اور علاقوں میں قائم کرتی ہے جہاں طلباء کو مفت تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔

اکادمی اردو پڑھنے والے طلبا کو مفت اردو قاعدے بھی مہیا کرتی ہے۔

اکادمی کے اردو مرکز کے ایک گروپ کی مدت چھ ماہ مقرر ہے۔

اس مدت کے پورا ہونے کے بعد طلباء کے امتحان اور نتیجے کے بعد طلباء کو اکادمی کی طرف سے ایک سارٹیفکٹ بھی دیا جاتا ہے۔ اول نمبر پاس ہونے والے طلباء کو اکادمی ۲۵۰ روپے انعام کے طور پر دیتی ہے۔

اکادمی مذکورہ ابتدائی کورس کے بعد عنقریب ایک ایڈوانس کورس بھی شروع کرنے جا رہی ہے۔

اکادمی کے مذکورہ اردو مراکز سے گذشتہ ۱۱ برسوں کے دوران سیکڑوں لوگ اردو پڑھنا اور لکھنا سیکھ چکے ہیں۔ اکادمی اس بنیادی اقدام پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔

کتابت مرکز

یکم ستمبر ۱۹۸۹ء کو اکادمی میں ایک کتابت مرکز بھی قائم کیا گیا، جس میں طلباء کو کتابت سکھانے کا معقول انتظام تھا۔ یہ مرکز اکادمی کے دفتر میں ہی چلایا گیا۔ کتابت مرکز کے انسٹرکٹر کاتب اکادمی سید عبدالحنان نے ۱۵ سے زیادہ لوگوں کو اردو خطاطی کے لیے تیار کیا۔ اکادمی ایسے مراکز قائم کرنے پر خصوصی دھیان دے رہی ہے۔

ریفریشر کورس

اکادمی کی جانب سے علاقہ میوات کے ضلع فرید آباد اور گوڑ گاؤں کے ۶۳ اردو اساتذہ کے لیے ۱۵ر جون ۱۹۹۰ء سے ۳۰ر جون ۱۹۹۰ء تک ایک ریفریشر کورس یسین میو ڈگری کالج نوح میں چلایا گیا۔

جس میں ہریانہ اور دہلی کے ماہرین تعلیم نے اساتذہ کو تدریس کے نئے طریقوں سے روشناس کرایا۔ اس موقع پر ہریانہ کے نائب وزیر اعلا اور وزیر تعلیم نے بھی اساتذہ سے خطاب کیا۔

مشاعرے

ہریانہ اردو اکادمی کے قیام سے اب تک ریاستی، بین ریاستی، کل ہند اور انڈو پاک سطح کے ۳۱ مشاعروں کا انعقاد کیا گیا۔

ادبی نشستیں

۱۹۸۶ء سے ۱۹۹۷ء کے دوران اکادمی کے دفتر میں متعدد ادبی تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں ہریانہ اور بیرون ہریانہ کے قلمکاروں نے شرکت کی۔ ان نشستوں میں پاکستان، روس اور ڈنمارک کے ادیبوں نے حصہ لیا۔

شامِ غزل

ہریانہ اردو اکادمی کے زیر اہتمام مختلف تقریبات کے موقع پر تین ایسی شاموں کا انعقاد ہوا جس میں مشہور غزل گلوکاروں نے اپنی غزلوں سے سامعین کو محظوظ کیا۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۹۸۹ء۔ ۳۱ر جولائی کو ہریانہ راج بھون چنڈی گڑھ میں ایک شامِ غزل کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مشہور غزل سنگر جتیش ببر نے شرکت کی۔

۷ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو ہریانوی شاعر سریندر پنڈت سوز کی برسی کے موقع پر کلام سوز چنڈی گڑھ کے مقامی غزل گائیکوں نے پیش کیا۔

۱۹۹۰ء۔ ۱۶ر جنوری کو ہریانہ راج بھون میں تقریب تقسیم ایوارڈ کے موقع پر شامِ غزل کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں پامیلا سنگھ جیو تستار اتا اور رتنیکا موہن تواڑی نے غزل گائیکی پیش کی۔

شامِ افسانہ

ہریانہ اردو اکادمی کے زیر اہتمام اب تک ایسی دو شامِ افسانہ سجائی گئیں۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ۱۹۹۰ء۔ ۷ر مارچ کو اسٹیٹ سینٹرل لائبریری چنڈی گڑھ میں شامِ افسانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ملک کے دس نامور افسانہ نگاروں نے اپنے افسانے پیش کئے۔ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر قمر رئیس نے شرکت کی۔

(۲) ۱۹۹۱ء۔ ۲۰ر نومبر کو ہریانہ سلور جبلی کے سلسلہ میں قومی سطح پر لگائے گئے چنڈی گڑھ میں ساتویں بک فیئر کے دوران شامِ افسانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ہندی۔ پنجابی اور اردو کے آٹھ مقامی افسانہ نگاروں نے اپنی کہانیاں پیش کیں۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے روزنامہ انڈین ایکسپریس کے ریزیڈنٹ ایڈیٹر جناب پریم کمار نے شرکت کی۔

ادبی تنظیموں کو مالی امداد کی فراہمی

ہریانہ اردو اکادمی جہاں اپنے طور پر ہریانہ میں مختلف ادبی پروگرام منعقد کرتی ہے وہاں ریاست کی دوسری ادبی تنظیموں کو بھی اپنے اپنے علاقوں میں ادبی تقریبات منعقد کرنے کے لیے مالی امداد دیتی ہے اب تک ۲۷ تنظیموں کو مختلف تقریبات کے انعقاد کے لیے ۸۸ بار اکادمی کی جانب سے مالی اشتراک دیا گیا ہے۔ ان تقریبات میں سیمنار، مشاعرے، شامِ غزل وغیرہ شامل ہیں۔

ہریانوی اردو قلمکاروں کو ان کی مطبوعات پر انعام

ہریانہ اردو اکادمی ہر سال ہریانہ کے قلمکاروں کی مطبوعہ کتابوں پر چار ہزار روپے کے الگ الگ انعام بھی دیتی ہے۔ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۵ء کے دوران اکادمی اب تک ۲۰ ادیبوں اور شاعروں کو انعامات سے سرفراز کر چکی ہے۔

بزرگ ادیبوں اور شاعروں کی خدمات کا اعتراف

اکادمی ہریانہ کے بزرگ قلمکاروں کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خدمت میں اعزازی سپاسنامے بھی نذر کرتی ہے۔ جنھوں نے اپنی زندگی کے پچھتر برس مکمل کر لیے ہیں۔ ایسے بزرگوں میں جناب لالہ منوہر لعل منوہر، جناب ساحر ہوشیار پوری، جناب آتش بہاولپوری، جناب اتم چند شرر، شیدا انبالوی، وید راج ٹوپچہ، بھگوانداس برق، رام لعل نابھوی، ہری چند گل انبالوی، صابر ابوہری کی خدمات میں سپاسنامے نذر کئے جا چکے ہیں۔

معمر اور ضرورت مند ہریانوی اردو قلمکاروں کو مالی امداد

ریاست کے وہ معمر نادار اور ضرورت مند قلمکار جو اپنے محدود وسائل کسمپرسی کے سبب گوشہ نشین ہو جاتے ہیں۔ ہریانہ اردو اکادمی نے انہیں بھی مالی امداد دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت اب تک مندرجہ ذیل قلمکاروں یا ان کے اہل خاندان کو یہ امداد دی جا چکی ہے۔

(۱) اہلیہ آنجہانی خوش سرحدی، (۲) آتش بہاولپوری،

(۳) اہلیہ رام لبھایا طائر، (۴) اہلیہ روی بھاردواج،

ہریانہ اردو اکادمی کی مطبوعات

اردو اور ہریانہ کے تعلق کو واضح کرنے کے لیے اکادمی نے اپنے اشاعتی شعبے کے ذریعہ دستاویزی کام کی نوعیت پر بھی خصوصی توجہ دی ہے۔ اکادمی کی مستقل اشاعتوں اور دوسری سرگرمیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ماہانہ خبرنامہ: اکادمی نے دسمبر ۱۹۸۶ء سے ہر ماہ کتابی سائز کا ایک خبرنامہ شروع کیا تھا جو پابندی کے ساتھ ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ اس میں اکادمی کی سرگرمیاں، اردو دنیا کی اہم خبریں اور ہریانہ کی ترقیاتی سرگرمیاں شامل کی جاتی ہیں۔

سہ ماہی ادبی رسالہ "جمناتٹ" جنوری ۱۹۸۷ء سے یہ رسالہ پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جس کے کئی خصوصی نمبر شائع ہوئے ہیں۔ اب تک جمناتٹ کے مندرجہ ذیل خصوصی شمارے منظر عام پر آچکے ہیں۔

۱۔ ہریانہ نمبر۔۱۹۸۷ء
۲۔ آزادی نمبر۔۱۹۸۸ء
۳۔ حالیؔ اور سرزمین حالیؔ نمبر ۱۹۸۹ء
۴۔ افسانہ نمبر۔۱۹۹۰ء
۵۔ ہریانہ سلور جوبلی نمبر۔۱۹۹۱ء
۶۔ مہاتما گاندھی نمبر۔۱۹۹۵ء
۷۔ خواجہ احمد عباس نمبر۔۱۹۹۵ء
۸۔ شراب بندی نمبر۔۱۹۹۷ء

اکادمی کی زیر اشاعت کتابیں

نام کتاب	مصنف/مرتب
قتیل شفائی کا کلام (دیوناگری)	کشمیری لال ذاکر
نیرنگ سرحدی کا کلام	پروفیسر جگن ناتھ آزاد
بچوں کا ادب (سیمینار کے مقالات)	
شخصیات (ہریانوی قلمکاروں کا تعارف)	کشمیری لال ذاکر
ہریانہ کے نوابین	جگدیش چندر
ہریانہ کی صنعت اور دستکاری	ڈاکٹر فرزانہ نسیم
مولانا وحید الدین سلیم کی منتخب قومی نظمیں	ڈاکٹر کمار پانی پتی
ہریانہ کے صوفی سنت	حبیب الرحمٰن خاں میواتی
روشنی کا سفر	شرر فتح پوری
نقوش داغ (حصہ دوم)	ساحر ہوشیارپوری
بچے ہمارا مستقبل (سیمینار کے مقالات)	
اقبال فن اور شخصیت (سیمینار کے مقالات)	
اردو افسانے کی شناخت (سیمینار کے مقالات)	

ہریانہ کے قلمکاروں کو ان کی تخلیقات کی اشاعت پر مالی امداد

ہریانہ اردو اکادمی نے ہریانہ کے جن ادیبوں اور شاعروں کو گذشتہ ۱۱ برسوں کے دوران ان کی کتابیں چھپوانے کے لیے فی کتاب پانچ ہزار روپے کی مالی امداد دی ان کی تعداد ۳۴ ہے۔ ان میں سے بیشتر کتابوں پر ہریانوی قلمکاروں کو دوسری اکادمیوں سے انعام بھی مل چکے ہیں۔

ہریانہ اردو اکادمی کی لائبریری

ہریانہ اردو اکادمی کی اپنی ایک بڑی لائبریری بھی ہے جس میں اردو ادب سے متعلق تقریباً دس ہزار کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ اس لائبریری کو ہریانہ میں ایک انفرادی لائبریری بنانے کا منصوبہ ہے۔ اکادمی کی کوشش ہے کہ ہریانہ کے ادب اور یہاں کی تہذیب و ثقافت سے متعلق ماضی سے حال تک جو بھی دستاویزی کام ہوئے ہیں ان کا ریکارڈ لائبریری میں محفوظ کیا جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ ہریانہ کے قلمکاروں نے بھی اپنے ذاتی کتب خانوں سے اس لائبریری کو کتابوں کے عطیے دئے ہیں۔

دوسرے اردو اداروں اور اکادمیوں کا اشتراک

ہریانہ اردو اکادمی اردو زبان و ادب کو فروغ دینے کے لیے ملک کی دوسری صوبائی اکادمیوں اور اردو اداروں کے اشتراک سے بھی ادبی تقریبات منعقد کرتی ہے۔ اس طرح اکادمی نے ہریانہ کے قلمکاروں کو دوسری ریاستوں کے اور دوسری ریاستوں کے ادیبوں کو ہریانہ کے علاقائی تمدن اور ادب کے قریب لانے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ وہ قابل قدر ہے۔ اکادمی اس سلسلہ کے تحت ہماچل پردیش کے محکمہ تہذیب و ثقافت، اردو اکادمی دہلی، انجمن ترقی اردو ہند، خواجہ غلام السیدین میموریل ٹرسٹ، انجمن ترقی پسند مصنفین کے اشتراک سے مشاعروں اور سیمناروں کا بھی اہتمام کرچکی ہے۔

☆ ☆ ☆

اکادمی کی مطبوعات: ہریانہ اردو اکادمی نے ۱۹۸۶ء سے کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اب تک اکادمی نے جو کتابیں شائع کی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہے۔

سن	نام کتاب	مصنف/مرتب
۱۹۸۶ء	ہریانوی برج کے میگھ ملہار	ڈاکٹر جاوید وششٹ
	بزم دانشوراں	صالحہ عابد حسین
	مولانا آزاد فکر و نظر کے آئینے میں	ڈاکٹر جاوید وششٹ
۱۹۸۷ء	نشیب و فراز	امیر چند بہار
	تحریک آزادی میں اردو کا حصہ	ناشر نقوی
۱۹۸۷ء	بساط فکر	ساحر ہوشیارپوری/ناشر نقوی
۱۹۸۸ء	ہونہار بچے	ڈاکٹر راجندر روتس
	نقش گر	ہیرانند سوز/کشمیری لال ذاکر
	خواجہ احمد عباس افکار، گفتار، کردار	راج نرائن راز
۱۹۸۹ء	حالی پانی پتی کی غزلیں	مہندر پرتاپ چاند
	حالی پانی پتی کی نظمیں	بیگم ممتاز مرزا
	جواہر لعل نہرو اپنی تحریروں کی روشنی میں	عبداللطیف اعظمی/کشمیری لال ذاکر
	زخم کوئی ہو (کلام سوز)	ناشر نقوی
	ابتدائی اردو قاعدہ	زار علامی
۱۹۹۰ء	ریاض دلربا (اردو کا پہلا ناول)	ڈاکٹر ابن کنول
	چھپنا کال	بالکرشن مضطر
	زخم کوئی ہو (دیوناگری)	کشمیری لال ذاکر/ناشر نقوی
۱۹۹۱ء	محب وطن اقبال	سید مظفر حسین برنی
	فراق گورکھپوری کا کلام (دیوناگری)	ڈاکٹر رانا گنوری
	فیض احمد فیض کا کلام (دیوناگری)	ڈاکٹر محمد حسن
	جنگ آزادی اور شعراء ہریانہ	پروفیسر کے سی یادو
	سروجنی نائیڈو کی ادبی خدمات	سری نیواس لاہوٹی
۱۹۹۲ء	اردو شاعری ایک جائزہ	کشمیری لال ذاکر/ناشر نقوی
	نقوش داغ	ساحر ہوشیارپوری
	مٹی، ریت، چٹان	بکل اتساہی

سال	کتاب	مصنف / مرتب
	حالی اور سرزمین حالی	کشمیری لال ذاکر / ناشر نقوی
	نثر ابوالکلام آزاد	مالک رام
	ماتا منسا دیوی کا تاریخی مندر	ناشر نقوی
۱۹۹۳ء	لفظ و معنی، مختصر اردو لغت	
۱۹۹۴ء	علی شیر نوائی اور ازبکستان	پروفیسر قمر رئیس
	بچوں کا گلدستہ	پروفیسر بیتاب علی پوری
۱۹۹۵ء	نقش گر (دیوناگری)	ہیرانند سوز، / کشمیری لال ذاکر
	شریمد بھگوت گیتا	خلیفہ ڈاکٹر عبدالحکیم
	ہمارا بھارت	کے سی آنند
۱۹۹۶ء	ابتدائی اردو قاعدہ (دوسرا ایڈیشن)	ڈاکٹر زار علامی
	جوش ملیح آبادی کا کلام (دیوناگری)	پروفیسر فضل امام
	اردو ادب میں ہریانہ کے ادیبوں کا حصہ	کشمیری لال ذاکر / شمس تبریزی
۱۹۹۷ء	رامش و رنگ (جمنی سرشار کا کلام)	مرتب ڈاکٹر بیتاب علی پوری

قومی اردو کونسل کی مطبوعات

اردو تصویری لغت مع ہندی

جدید طریقوں سے بنائی گئی کتاب اردو سیکھنے کے شوقین حضرات کے لیے نہایت عمدہ تحفہ۔ تصاویر اور ہندی کی مدد سے اردو خود بخود سیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اپنی طرز کی بالکل اچھوتی کتاب ہے۔ بہترین کتابت اور آفسیٹ کی طباعت کے ساتھ۔

قیمت : -/30 روپے

سائز : 23x38/8

صفحات : 252

کتب فروش اور کتب خانوں کے لیے اسپیشل کمیشن، آرڈر فوراً ارسال کریں۔

ریاستی اردو اکادمیوں کی چنڈی گڑھ کانفرنس میں منظور شدہ

سفارشات

سفارش نمبر۔۱ :

اردو اکاڈمیوں کیلئے یکساں طرز کا تنظیمی ڈھانچہ اور مالی معاونت (گرانٹ ان ایڈ) کی یکساں پالیسی مرتب کی جائے۔ تنظیمی ڈھانچے، دائرۂ کار اور مالی معاونت کا ایک ماڈل ترتیب دیا جائے جو مختلف ریاستیں اپنا سکیں۔

سفارش نمبر۔۲ :

ریاستی اردو اکاڈمیوں کی رابطہ کمیٹی تشکیل دی جائے جو اکاڈمیوں سے مسلسل تال میل رکھے تاکہ ملک میں اردو کی ہمہ جہت فروغ کو ممکن بنایا جائے۔

ارکان کمیٹی

(۱) جناب کشمیری لال ذاکر — صدر
سکریٹری، ہریانہ اردو اکاڈمی

(۲) جناب شہنواز قریشی — رکن
صدر، اتر پردیش اکاڈمی

(۳) جناب رضوان احمد — رکن
سکریٹری، بہار اردو اکاڈمی

(۴) پروفیسر آفاق احمد — رکن
سکریٹری، مدھیہ پردیش اردو اکاڈمی

(۵) پروفیسر عبدالغفار شکیل — رکن
صدر، کرناٹک اردو اکاڈمی

کنوینر : ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
ڈائریکٹر،
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

سفارش نمبر۔۳ :

کتابت تربیتی مراکز کی موجودہ اسکیم پر نظر ثانی کی جائے اور ان مراکز کو کمپیوٹر فراہم کئے جائیں۔

ریاستی اردو اکاڈمیوں کو ان کی متعلقہ ریاستوں میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی جانب سے رواں سرگرمیوں میں شریک کیا جائے۔

سفارش نمبر۔۴ :

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور ریاستی اردو اکاڈمیوں کو "قومی خواندگی مشن" (National Literacy Mission) کے کام میں شریک کیا جائے۔

سفارش نمبر۔۵ :

وہ تمام اسکیمیں جو مدرسوں کی جدید کاری اور کلاسیکی مشرقی زبانوں (عربی، فارسی) کے فروغ کیلئے مختص ہیں کو

مرکوز کر کے قومی اردو کونسل کے تحت کیا جائے۔

ریاستوں میں فروغ اردو کی سرگرمیوں کے جائزے کیلئے قومی اردو کونسل کو مرکزی نگراں ادارہ قرار دیا جائے، اسی طرح اردو ذریعہ تعلیم کے اداروں اور مدرسوں کی تعلیم کیلئے بھی کونسل کو مرکزی نگراں ادارہ تسلیم کیا جائے اور اس کام میں ریاستی اردو اکاڈمیوں کو شریک کیا جائے۔

سفارس نمبر۔۶ :

ابتدائی اور ثانوی جماعتوں میں اردو زبان و ادب کی تعلیم کیلئے ملک گیر سطح پر نصاب تیار کیا جائے جو ریاستوں کیلئے نمونہ کا کام کرے تاکہ وہ اسے ترمیم و اضافہ کے بعد یا کلی طور پر اپنی ریاستوں میں اختیار کر سکیں۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان تمام لسانی اور غیر لسانی اردو تدریسی کتب کا علمی جائزہ (Academic Audit) کرے تاکہ انھیں قومی نصاب سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔

سفارش نمبر۔۷ :

قومی اہمیت کے حامل مشترکہ علمی پراجیکٹ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور ریاستی اردو اکاڈمیاں مشترکہ طور پر چلائیں۔

مختلف ریاستی اردو اکاڈمیاں آزادی کی ۵۰ویں سالگرہ کی تقریبات کے موقع پر جو سمنار منعقد کر رہی ہیں ان میں پیش کردہ مقالات کو قومی اردو کونسل شائع کرے یا ان کی اشاعت کیلئے اردو اکاڈمیوں کو اشاعتی مالی تعاون فراہم کرے۔

سفارش نمبر۔۸ :

اھویں صدی کے ابتدائی ۲۵ برسوں میں فروغ اردو کیلئے جامع منصوبے کی تشکیل کی جائے گی تاکہ اس کی روشنی میں کونسل اور اکاڈمیاں اپنے پروگرام متعین کر سکیں۔

ریاستی اردو اکاڈمیاں متعلقہ ریاستوں میں اردو میڈیم اسکولوں اور اردو کے دیگر اداروں سے متعلق اعداد و شمار جمع کریں اور مذکورہ اداروں کو درپیش مسائل کا بھی جائزہ لیں۔

سفارش نمبر۔۹ :

مندرجہ ذیل مراسلاتی کورسز کا آغاز کیا جائے۔

(الف) اردو زبان میں بنیادی کورس۔

(ب) اردو تدریس کورس۔

(ج) اردو صحافتی کورس بہ شمول کمپیوٹر اور سافٹ ویر کی تربیت۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اردو اساتذہ کی تربیت کیلئے خاطر خواہ انتظام کرے اور حکومت ہند کے تحت کارکرد موجودہ اساتذہ کی تربیت کے مراکز قومی اردو کونسل کے انتظامی دائرۂ کار میں شامل کئے جائیں۔

سفارش نمبر۔۱۰ :

مختلف ریاستوں اور ممالک میں مطبوعات کی نمائش کا اہتمام کیا جائے اس میں قومی اردو کونسل اور ریاستی اردو اکاڈمیوں کی اہم مطبوعات کو نمائش کے لیے شامل کیا جائے۔

قومی اردو کونسل کا سہ ماہی خبرنامہ "اردو دنیا" ریاستی اردو اکاڈمیوں کی سرگرمیوں اور کارگزاریوں کا اجمالی تذکرہ بھی پیش کرے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ

ڈائریکٹر

معاصر اخبارات سے

تمام ہندوستانیوں کی زبان

گورنر اتر پردیش مسٹر رومیش بھنڈاری نے اردو کو مقبول بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس زبان نے قومی یکجہتی کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کیا ہے، انھوں نے عالمی اردو کانفرنس سے شائع کتاب بہ عنوان "فراق گورکھپوری" کی رسم رونمائی انجام دیتے ہوئے کہا کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں ہے بلکہ تمام ہندوستانیوں کی زبان ہے۔ (سب کا اخبار دہلی)

"پانی پت" کا اجرا

● ۸/ نومبر کو رفعت سروش کی تخلیق "پانی پت" کا اجرا ڈاکٹر سیدہ سیدین کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ نورنگ کتاب گھر کے زیر اہتمام اس جلسے کی صدارت سابق گورنر ہریانہ جناب سید مظفر حسین برنی نے فرمائی۔ انھوں نے صدارتی کلمات میں کہا کہ رفعت سروش کی یہ نظم ان کی خلاقانہ عظمت کا ثبوت ہے۔ ڈاکٹر سیدہ سیدین نے نہایت جذباتی انداز میں کہا کہ میں خانوادہ حالی سے ہوں اور رفعت صاحب نے مولانا حالی اور پانی پت کے لئے جس عقیدت کا اظہار اس نظم میں کیا ہے اس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے پانی پت نظم کا شاہکار قرار دیا۔ ابوالفیض سحر نے اپنے مقالے میں اس نظم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے نظم کے شعری محاسن کا احاطہ کیا ہے۔ پروفیسر شارب ردولوی نے کہا کہ رفعت سروش کو بیانیہ پر قدرت حاصل ہے۔

(قومی آواز۔ دہلی)

وزارت اطلاعات اردو کی مشاورتی کمیٹی

مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر ایس۔ جے۔ پال ریڈی نے کہا ہے کہ وہ اپنی وزارت کے لئے ایک اردو ایڈوائزری کمیٹی بنانے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ بات انھوں نے انجمن ترقی اردو کی جانب سے اردو گھر میں دیے گئے استقبالیہ منعقدہ اگست میں کہی جو انھیں ریڈیو اور دوردرشن کی اردو خبروں میں غیر اردو الفاظ کا جبراً استعمال روکنے کے سلسلے میں دیا گیا۔ مسٹر ریڈی نے کہا کہ پہلے جب صرف ریڈیو ہی سنا جاتا تھا تب آکاش وانی کی ایک اردو مشاورتی کمیٹی ہوا کرتی تھی لیکن افسوس کی بات ہے کہ بعد میں یہ کمیٹی ختم کردی گئی۔ انھوں نے کہا کہ ہندستانی زبان تحریک کا کمزور پڑ جانا ایک افسوسناک بات ہے۔ مسٹر ریڈی نے اردو کو خالص ہندستانی زبان قرار دیا۔ قبل ازیں مہمان خصوصی مسٹر م۔ افضل (سابق ایم۔ پی) نے اردو سے متعلق گجرال کمیٹی کی سفارشات پر عمل آوری کا مطالبہ کیا۔

پروفیسر شمیم حنفی نے ریڈیو اور دوردرشن کے پروگراموں کے گرتے معیار کا ذکر کیا۔ اور اس کے لئے ان اداروں میں سرگرم اردو مخالف عناصر کو ذمہ دار قرار دیا۔ صدر جلسہ پروفیسر جگن ناتھ آزاد نے مسٹر ریڈی کا شکریہ ادا کیا۔ خواجہ حسن نظامی ثانی نے کہا کہ اردو والے دوسری زبانوں کے الفاظ قبول کرنے کے خلاف نہیں بلکہ انھیں زبردستی تھوپے جانے کے خلاف ہیں۔

اردو دنیا

ناخواندگی دور کرنے کا [illegible] منصوبہ تیار

۲۴/ اکتوبر اسلام آباد، ہندوستان ناخواندگی کو ختم کرنے اور تعلیمی ڈھانچہ کو بہتر بنانے کے لیے ایک بڑا پروگرام شروع کرنے جارہا ہے۔ جس میں ہزاروں ٹیچروں کو اس کے لیے تیار کیا جائے گا۔

حال ہی میں یہاں منعقد ہوئی "سب کے لیے تعلیم" کی وزارتی میٹنگ میں ہندوستان نے ایک رپورٹ پیش کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت دیہی علاقوں میں پرائمری اسکول کے گروپ قائم کرنا چاہتی ہے۔ جس میں ٹیچروں کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

اس میٹنگ میں چین کے علاوہ ہندوستان، بنگلہ دیش، میکسیکو، برازیل، انڈونیشیا، مصر، نائجیریا اور پاکستان نے شرکت کی۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ ہندوستان میں تربیت یافتہ ٹیچروں کی تعداد دوسرے ملکوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ ہندوستان میں ٹیچر اہم رول ادا کرتے ہیں۔ وہ صرف طلباء کو علم اور معلومات ہی فراہم نہیں کرتے بلکہ وہ ان کی دوسرے معاملوں میں رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ (روزنامہ "سب کا اخبار" دہلی)

ہماچل پردیش میں لڑکیوں کی تعلیم مفت

شملہ ۲۸/ اکتوبر، ہماچل پردیش میں ایک تاریخی فیصلہ کے ذریعے تکنیکی اور پیشہ ورانہ نصابات سمیت ہر سطح پر لڑکیوں کی تعلیم مفت کردی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے خواتین کمیشن بھی قائم کیا ہے۔

ریاستی حکومت بے یار و مددگار عورتوں، بیواؤں اور اپاہجوں کو سو(۱۰۰) روپے ماہوار وظیفہ بھی دیتی ہے۔

ریاست کے آٹھ اضلاع میں ایک قانونی خواندگی پروگرام بھی شروع کیا ہے۔ جس کا مقصد خواتین کو ان کے قانونی حقوق سے روشناس کراتا ہے۔ (روزنامہ "قومی آواز" دہلی)

اردو صرف مسلمانوں کی ہی زبان نہیں

چنڈی گڑھ ۱۵/ ستمبر، اردو قومی یکجہتی آپسی محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے والی زبان ہے۔ جنگ آزادی کے دوران اردو زبان نے جو اہم رول ادا کیا تھا اسے ملک کی تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی" انقلاب زندہ باد" اور "سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے" جیسے جوشیلے اشعار نے ہندوستان کی آزادی میں جان ڈال کر ایک اہم کردار نبھایا تھا۔ یہ بات محکمہ اطلاعات ہریانہ کے وزیر اتر سنگھ ساہنی نے چنڈی گڑھ میں نیشنل کونسل برائے فروغ اردو اور ہریانہ اردو اکادمی کی جانب سے مشترکہ طور پر منعقد سمینار کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

مسٹر ساہنی نے کہا کہ ملک کی جنگ آزادی میں ادیبوں، شاعروں، اور مصنفوں نے ہی تحریک آزادی میں جان پھونکی تھی۔ جس کے نتیجے میں ملک کے مجاہدین آزادی نے ہنستے ہنستے اپنی جان کی قربانی دے دی تھی۔

انھوں نے کہا کہ زبانوں کو حدوں میں قید نہیں کیا جانا چاہیے اس سے ان کی ترقی اور نشو و نما میں رخنہ پڑتا ہے۔

اس موقع پر ہریانہ کے چیف سکریٹری شری آر۔ ایس ورمانے کہا کہ یہ سمینار قومی اتحاد کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

ہندوستانی تشخص کا بہترین اظہار اردو میں کیا جا سکتا ہے۔ جو اس سرزمین پر وجود میں آنے والی قومی زبان ہے۔ غیر محتاط اور ناقص تحقیق کی وجہ سے اس زبان کو مسلمانوں، مغربی ایشیائی ممالک اور ایران سے جوڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ۱۶/ ستمبر کو قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر ڈاکٹر حمید اللہ بھٹ نے نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔

ڈاکٹر بھٹ نے کہا اردو میڈیم کے طلبہ کو روزگار کے حصول میں اعانت فراہم کرنے کے لیے تکنیکی وسائل مہیا کئے جانے چاہییں اور ۲۵ ہزار سے زیادہ اشاعت والے اردو اخباروں کو بھی یو این آئی اردو سروس کی فراہمی میں مدد ملے گی۔

ہریانہ اردو اکیڈمی کے سربراہ جناب کشمیری لال ذاکر نے کہا کہ قومی خواندگی مشن نے اردو زبان کے فروغ کے لیے اپنے قومی مشن میں اردو اکیڈمیوں کو شامل کرنے سے اتفاق کر لیا ہے۔

کانفرنس کا اہتمام ہریانہ اردو اکادمی نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ساتھ مل کر کیا۔ تمام اردو مراکز کو قومی خواندگی مشن کے مختلف پروگراموں کے نفاذ کی نگرانی کا اختیار دینے کا بھی

عزم کیا گیا۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ اردو کتابوں کی فروخت کو فروغ دینے کے لیے قومی اور بین الاقوامی نمائشوں کا اہتمام بھی کیا جائے۔

(روزنامہ "ملاپ" دہلی)

"اردو زبان کو دوسری سرکاری زبان بنایا جائے"

حیدرآباد ۲۲ ستمبر، حیدر آباد کرناٹک اردو منچ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اردو زبان ریاست کی دوسری سرکاری زبان بنائی جائے۔ اس مطالبہ پر یہاں ایک سمپوزیم میں بحث بھی ہوئی جس کا عنوان تھا۔ "اردو کا مستقبل"

اردو منچ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ریاست کے تمام اردو میڈیم اسکولوں میں اردو اور کنڑ اساتذہ کی خالی اسامیوں کے لیے تقررات کیے جائیں۔ اس کے علاوہ آل انڈیا ریڈیو کے اردو پروگرام کے لیے زیادہ وقت دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

یہاں یہ وضاحت کی گئی کہ اردو زبان کسی خاص فرقہ یا مذہب کی زبان نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی خاص خطہ یا علاقہ ہے۔ بلکہ عظیم اردو کی اپنی ہی ایک تاریخ ہے۔ لہٰذا اس زبان کو فروغ دینے اور اس کی تبلیغ کرنے کا ہر ایک کو حق حاصل ہے۔ ("ہماری زبان" دہلی)

پنچایت سطح پر لائبریری کے قیام کا فیصلہ

نئی دہلی، ۲۵ ستمبر، ناخواندگی کو دور کرنے کے لیے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پنچایتوں کی سطح پر دیہی لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق انسانی وسائل کی ترقی کی وزارت نے دیہاتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کے لیے ایک اسکیم بنائی ہے۔ جس سے دیہی علاقوں میں ناخواندگی اور پچھڑے پن کو دور کرنے میں کافی مدد ملے گی۔ اس اسکیم پر راجہ رام موہن رائے لائبریری فاؤنڈیشن کے ذریعہ عمل کیا جائے گا اور اس میں ریاستی حکومتیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتیں تعاون کریں گی۔ اس اسکیم پر مرکز ۷۵ فیصد اور ریاستیں ۲۵ فیصد امدادی رقم بھی دیں گی۔

ان ذرائع کے مطابق مرکز زیادہ توجہ غیر رسمی تعلیم پر دے رہا ہے کیونکہ اس طریقہ سے علم ان لڑکوں اور لڑکیوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جو کوئی نہ کوئی کام کرتے ہیں۔ یا وہ بچے جو سماجی و معاشی اور دوسری مجبوریوں کی وجہ سے اسکولوں میں داخلہ نہیں لے سکتے۔

(روزنامہ "سب کا اخبار" دہلی)

اردو کا اعلیٰ اعزاز ہندی اعلیٰ اعزاز کے برابر

محکمہ راج بھاشا کے ڈاکٹر راجندر پرساد اعلیٰ اعزاز کی رقم کی طرح اردو کے مولانا مظہر الحق اعلیٰ اعزاز کی رقم بھی ایک لاکھ اکیاون ہزار روپئے کر دی گئی ہے۔ یہ انعام ۲۹ ستمبر کو شام ۵ بجے راج بھون میں مشہور اردو شاعر علی سردار جعفری کو پیش کیا گیا۔

انعام کی موجودہ شرائط کے بارے میں دوبارہ غور کرنے اور نئی صورت حال کی روشنی میں ترمیم کرنے کی ہدایت بھی پروفیسر موصوف نے دی۔

(محمد عطا حسین انصاری) انتظامی افسر، اردو شعبہ بہار قانون ساز کاؤنسل (بذریعہ ڈاک)

پروفیسر شپ میں توسیع

● شہر ممبئی کے سوا سو سالہ قدیم سینٹ زیویرس کالج نے پروفیسر نظام الدین ایس گوریکر شعبۂ اردو، فارسی و اسلامیات کی تدریسی و تعلیمی میعاد کو بڑھانے کی خاطر ممبئی یونیورسٹی سے سفارش کی اور یونیورسٹی نے ان کی میعاد پروفیسر شپ میں مزید تین سال کی توسیع کر دی۔ اب گوریکر صاحب اردو، فارسی و اسلامیات کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کی تحقیق سے متعلق نگراں کی حیثیت سے اپنی خدمات اعزازی طور پر انجام دیتے رہیں گے۔ پچیس سے زائد طلبہ نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر لی ہے جن میں سے کئی ایک تحقیقی مقالے شائع ہو کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ (ہماری زبان)

بہادر شاہ ظفر پر سیمینار

● ۲۸ ستمبر کو غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بہادر شاہ ظفر پر ایک روزہ سیمینار منعقد کیا گیا دانشوروں نے حصہ لیا اور اپنے مقالے پیش کیے۔ (قومی آواز۔ دہلی)

اردو ٹکسٹ بک کمیٹی

● قومی اقلیتی کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر طاہر محمود نے اردو زبان کی نصابی کتابوں کی عدم دستیابی اور قلت سے متعلق شکایتوں پر غور کرنے اور اس مسئلے کا جائزہ لینے کے لئے ایک "اردو ٹیکسٹ بکس کمیٹی" تشکیل دی ہے جس کے چیرمین شہباز حسین ہیں۔ اس ٦ رکنی کمیٹی کے دیگر اراکین میں تعلیمی تحقیق و تربیت کے قومی ادارے این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔ کے ہیڈ آف پبلیکیشن ڈویژن مسٹر آر۔ ایس۔ سکسینہ، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ، این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔ کے پروفیسر ارجن دیو، دہلی اردو اکادمی کے سکریٹری مخمور سعیدی اور سینٹرل وقف کونسل کے معتمد ڈاکٹر محمد رضوان الحق (قیصر شمیم) شامل ہیں۔

خراج عقیدت

● ١٢ر مئی دہلی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے مجاہد آزادی آصف علی کی ١٠٩ویں یوم پیدائش کے موقع پر انھیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ دہلی گیٹ پر آصف علی مرحوم کے مجسمے پر کارپوریشن کی میئر مسز شکنتلا آریہ نے پھول چڑھائے۔ اس موقع پر سٹی زون وارڈ کمیٹی کے چیرمین شری رمیش دتہ شری راکیش بہاری ایڈیشنل کمشنر، شری ایس۔ این۔ جھاڑ ڈپٹی کمشنر کے علاوہ بہت سے ممتاز شہری موجود تھے۔ آصف علی مرحوم کو یاد کرتے ہوئے شری رمیش دتہ نے نہرو بریگیڈ اور دہلی ناگرک سیوا سنگھ کی طرف سے مسز شکنتلا آریہ کو میئر فنڈ کے لیے دس ہزار ایک روپے کا عطیہ پیش کیا۔

رفیع احمد جینتی

● ١٩ مئی کو رفیع احمد قدوائی جینتی کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب میں صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے عوام سے رفیع احمد قدوائی کی زندگی سے سبق لے کر ملک کی تعمیر نو میں بے لوث طریقہ اپنانے کی اپیل کی۔

مولانا عثمانی کی برسی

● ١٩ر مئی کی شام کو ادارہ ندوۃ المصنفین دہلی کے بانی مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی کی چودھویں برسی کے موقع پر دفتر ماہنامہ برہان اردو بازار جامع مسجد میں ایک دعائیہ جلسہ ہوا جس میں اکابرین ملت، سوشل تنظیموں کے کارکنان، دہلی اور دیوبند کے کئی علما اور کئی مقامی سیاسی لیڈروں نے شرکت کی اور مفتی صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔

طبی کانفرنس

● ٢٢ر مئی کو آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ غالب اکیڈمی میں تنظیم کے صدر جناب حکیم عبدالحمید کی صدارت میں ہوئی جس میں کانفرنس کے اجلاس عام کے لیے ایک تفصیلی ایجنڈا زیر بحث آیا۔ اور تنظیمی امور پر غور ہوا اور طے پایا کہ ریاستی یونٹوں کو مزید فعال بنایا جائے اور جہاں ضرورت ہو وہاں اس کی نئی اکائیوں کی تشکیل بھی کی جائے۔ یونانی طب کی ترقی کے لیے بھی علٰیحدہ سے رقم مخصوص کرنے کے لیے ایک تجویز پاس کی گئی۔

اساتذہ اردو کا سیمینار

● ١٠ر جون سے ١٢ر جون تک انجمن اساتذہ اردو جامعات ہند کی طرف سے انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز، ہند انڈسٹریز اور مجلس اقبال کے تعاون سے دہلی یونیورسٹی کے ٹیگور ہال میں اقبال کے فکر و فن پر ایک سمینار منعقد کیا گیا جس کا ١٠ر جون کو افتتاح انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز نے کی

اردو اخبارات کے ساتھ امتیازی سلوک

● باغپت۔ آل انڈیا اردو جرنلسٹ آرگنائزیشن کے صدر جناب محمد عتیق صدیقی ایڈوکیٹ نے میرٹھ ضلع مجسٹریٹ بجے اگروال، ڈائرکٹر انفارمیشن لکھنؤ وزیر اعلیٰ یو۔پی، وزیر اعظم آئی۔کے گجرال اور اقلیتی کمیشن کے چیئرمین پروفیسر طاہر محمود کو ایک تفصیلی خط لکھ کر اس بات پر سخت احتجاج کیا ہے کہ اردو اخبارات میں شائع خبروں پر انتظامیہ کی طرف سے کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی ہے جس کے نتیجے میں تمام اردو اخبارات میں چھپے مسائل اور دیگر عوامی پریشانیوں سے متعلق خبریں ہوا میں تحلیل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ محمد عتیق صدیقی صاحب نے مطالبہ کیا ہے کہ جس طرح ہندی اخبارات کی خبروں کی کٹنگ متعلقہ افسران یا محکموں کو جاتی ہیں اسی طرح اردو خبروں کی کٹنگ بھی ان کے ہندی ترجمے کے ساتھ متعلقہ محکموں کو بھیجی جائیں۔ خط میں انھوں نے کہا ہے کہ اردو میں چھپے مسائل و مشکلات یا عوامی مطالبات کی خبروں سے انتظامیہ ناواقف رہتا ہے اس لیے ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی ہے کیوں کہ انتظامیہ کے لوگ اردو سے ناواقف ہوتے ہیں۔ انھوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ اردو خبروں پر ہندی خبروں کی طرح ہی ضابطے میں موثر کارروائی کرنے کو یقینی بنائے۔ (قومی آواز، نئی دہلی)

جاپان میں اردو کی سرگرمیاں

● جاپان کی ٹوکیو یونیورسٹی کے فارن اسٹڈیز سنٹر کے شعبہ اردو کے سربراہ پروفیسر اسادا یوتاکا کی سربراہی میں ایک وفد ہندوستانی مخطوطات کی فہرست تیار کر رہا ہے۔ وفد میں ٹوکیو یونیورسٹی میں اردو کے مہمان پروفیسر معین الدین عقیل بھی شامل ہیں جو عربی اور فارسی مخطوطات کی فہرست تیار کریں گے جب کہ پروفیسر اسادا اردو مخطوطات کی فہرست تیار کر رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ یونیورسٹی میں اردو کی تیسرے سال کی طالبہ مس یوکی اونو، مسٹر ہیروشی ہاگیتا اور کینا کو ماسیا ہیں جو پنجابی و سندھی مخطوطات کی فہرست تیار کر رہے ہیں۔

پروفیسر اسادا شہر دہلی کے علاوہ علی گڑھ، حیدر آباد، رامپور، پٹنہ، دیوبند اور ممبئی کا دورہ کریں گے۔ مخطوطات کی فہرست سازی کے کام کو جاپان کی وزارت تعلیم نے مالی امداد فراہم کی ہے۔ (افکار ملی۔ نئی دہلی)

"ذرائع ابلاغ اور اردو" پر سیمینار

● حمیدیہ کالج بھوپال میں "ماس میڈیا اور اردو" کے موضوع پر دو روزہ قومی سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے اردو کے بزرگ اساتذہ اور ماہرین ذرائع ابلاغ نے شرکت کی۔ سیمینار میں مشترکہ طور پر یہ بات سامنے آئی کہ ماس میڈیا کے میدان میں اردو کے فروغ کے زبردست امکانات ہیں۔ اس موقع پر انجمن اساتذہ اردو جامعات ہند کے صدر پروفیسر عبدالحق نے ماس میڈیا اور اردو صحافت کے مضامین کو یونیورسٹی نصاب میں شامل کیے جانے کی تجویز پیش کی۔ (افکار ملی، نئی دہلی)

ٹیچر ٹریننگ سنٹر میں اساتذہ کی تقرری

● بودھن۔ جناب عابد احمد صدیقی ایڈوکیٹ اور جناب انور خاں نے اربابِ تعلیمات کی کارکردگی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وا اساتذہ سبکدوش ہوگئے ہیں ان خالی اسامیوں پر تلگو میڈیم اساتذہ کے تقررات کیے جارہے ہیں جب کہ اردو اساتذہ کے تقررات نہایت ضروری ہیں۔ (رہنمائے دکن۔ حیدر آباد)

اساتذہ کا تقرر

● حیدر آباد۔ دونوں شہروں حیدر آباد، سکندر آباد کے اردو میڈیم مدارس میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کے لیے تقرر کے احکامات کی اجرائی کا آغاز ہو چکا ہے۔ جناب وی بھدرا ریڈی ڈسٹرکٹ ایجوکیشنل آفیسر حیدر آباد نے سیاست نیوز کو یہ بات

بتائی اور کہا کہ دونوں شہروں میں اردو میڈیم مدارس پر اردو اساتذہ کی اسامیاں گزشتہ ایک عرصہ سے خالی تھیں اور ریاستی کومت کے احکامات کی روشنی میں ان خالی اسامیوں پر تقررات کے لیے ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی نے تحریری ٹسٹ میں کامیاب امیدواروں کو زبانی ٹسٹ کے لیے گزشتہ ماہ طلب کیا تھا۔ اور زبانی ٹسٹ میں نتیجہ امیدواروں کو احکامات تقرر کی اجرائی کے لیے ۲۳ر ستمبر سے کونسلنگ کا آاز کیا گیا۔ جناب دیر بھدرا ریڈی نے بتایا کہ اردو پنڈت اساتذہ کے لیے ۱۳۰ امیدواروں کو منتخب کیا گیا تھا۔ لیکن کونسلنگ میں صرف ۱۲۸ امیدواروں نے حصہ لیا تھا اور ان امیدواروں کی خواہش کے مطابق مدارس پر رینک کی بنیاد پر احکامات تقرر جاری کر دیے گئے ہیں اور کئی اساتذہ ڈیوٹی پر رجوع بھی ہو چکے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ایس۔ جی۔ ٹی اساتذہ کی خالی ۱۶۸ اسامیوں کے لیے زبانی ٹسٹ میں نتیجہ امیدواروں کے لیے ۲۳ اور ۲۴ر ستمبر کو ۱۴۱ احکامات تقرر جاری کر دیے گئے۔

(سیاست۔ حیدر آباد)

اردو سیل قائم کیا جائے

● نئی دہلی ۱۹ر اکتوبر غالب اکادمی میں نیشنل اردو فورم کے زیر اہتمام منعقدہ اردو کنونشن میں مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اردو کے فروغ کے سلسلے میں عملی اقدام کی ضرورت پر زور دیا کنونشن کے آغاز میں ہی فورم کے صدر ڈاکٹر انور پاشا نے بحث کا ایجنڈا پیش کرتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ اس کنونشن میں اردو کی صورت حال پر ماتم اور مرثیہ خوانی کے بجائے حالات کو بدلنے اور بہتر بنانے کے لیے مناسب اور کار آمد لائحہ عمل مرتب کیا جائے انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ بغیر عملی اقدام کے حکومت اردو سے متعلق کسی بھی مطالبے پر کوئی توجہ نہیں دے گی۔

کنونشن میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر شکیل الرحمٰن نے کہا کہ اردو کے مسائل پر اب نئے سرے سے مطالبات مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے ہندی کی بقا کے لیے اردو کی بقا کو لازمی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندی اردو سے کٹ کر نا قابل قبول اور محدود ہوتی جا رہی ہے۔

اس کنونشن میں پروفیسر محمد حسن نے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ماضی پر آنسو بہانے اور ماتم کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ضرورت مستقبل کے لیے لائحہ عمل اور منصوبہ تیار کرنے کی ہے انھوں نے کہا کہ ہمیں آزادانہ طور پر اردو اسکولوں کا قیام کرنا چاہیے اور اردو کے فروغ کے لیے جدید ٹیکنالوجی سے مدد لینی چاہیے

پروفیسر امیر عارفی نے اردو کی اس جدو جہد میں دسری زبانوں کے ادیبوں اور دانشوروں کو بھی شریک کرنے کی ضرورت پر زور دیا پروفیسر اختر الواسع نے کہا کہ اردو کو سب سے زیادہ نقصان خود اردو والوں نے ہی پہنچایا ہے۔

کنونشن میں جن وادی لیکھک سنگھ نے جنرل سکریٹری ڈاکٹر چنچل چوہان اور ڈاکٹر جیری مل پارکھ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ان دونوں مقررین نے اردو کی لڑائی کو جمہوریت کی لڑائی بتاتے ہوئے اس جدو جہد میں ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کنونشن میں پانچ قراردادیں پاس کی گئیں جن میں گجرال کمیٹی کی سفارشات پر عمل در آمد، اتر پردیش میں سرکاری اسکولوں میں اردو تعلیم کا انتظام اور اردو اساتذہ کی تقرری کے مطالبے شامل ہیں۔

(قومی آواز)

قومی اردو کونسل کی مطبوعات

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مترجم	قیمت
1.	انتظامی قانون کے اصول	ایم۔ پی۔ جین/ ایس۔ این جین	۲۸/=
2.	بھارت کا آئین ترمیم واضافے کے ساتھ	وزارت قانون وانصاف حکومت ہند۔	۱۵/=
3.	ہندوستان کی قانونی تاریخ (حصہ اول)	ایم۔ پی جین/ انوار الیقین	۲۷/۲۵
4.	ہندوستان کی قانونی تاریخ	ایم۔ پی جین/ انوار الیقین	۲۶/۵۰

نصرت اور احمد رشید شیروانی

اتر پردیش کے ایک سو بیس مسلم انٹر کالجوں اور اسکولوں میں بورڈ امتحانوں میں اعلا کارکردگی پر چھ سو ننانوے ہونہار طلباء و طالبات کو شیروانی انعامات ۱۹۹۷ء

نئی دہلی۔ انعامات کی گزشتہ رپورٹ تک اتر پردیش کے ایک سو دس انٹر کالجوں اور اسکولوں میں شیروانی انعامات ۱۹۹۷ء جیتنے والے چھ سو سینتالیس ہونہار ترین طلباء و طالبات کے نام پیش کیے گئے تھے۔ اب پیش ہیں روہیلکھنڈ کے دس کو ایجوکیشنل کالج اور ہائی اسکولوں کے باون ہونہار ترین طلباء / طالبات کے نام جن کو ۱۹۹۷ء کے بورڈ امتحانوں میں اپنے اپنے ادارے میں بہترین پوزیشن حاصل کرنے پر الحاجہ بیگم تارا رشید شیروانی صاحبہ (چیئرمین بھارتیہ سیوا ٹرسٹ، چیئرمین جیپ انڈسٹریل سنڈیکیٹ لمیٹڈ اور چیئرمین ایمریٹس شیروانی شوگر سنڈیکیٹ لمیٹڈ) کی جانب سے دلی دعاؤں کے ساتھ انعامات بھیجے گئے۔

جے ایل ایم کالج کندرکی، ضلع مراد آباد: (ہائی اسکول)(۱) روپک گپتا (۲) راجیو کمار (۳) کماری نسرین فاطمہ اور (۴) غلام محمد۔

مراد آباد: (۱) عارف انصاری اور (۲) محمد شعیب۔

مسلم کالج، ٹھاکر دوارا، ضلع مراد آباد: (ہائی اسکول)(۱) رفاقت حسین، (انٹر)(۲) نوشاد علی۔

امام المدارس کالج، امروہہ، ضلع مراد آباد: (ہائی اسکول)، (۱) جمشید علی (۲) فراز حیدر (۳) شان مجتبیٰ نقوی (۴) شبیہ عالم اور (۵) حماد آفتاب۔ (انٹر) (۱) کماری پریتی پال (۲) دانش حبیب خاں (۳) عاصم عثمان (۴) محمد ارشد صدیقی اور (۵) محمد وسیم۔

ترکی کالج، دودلی، ضلع مراد آباد: (ہائی اسکول) (۱) محمد وقار (۲) محمد جاوید عالم، (۳) محمد شاہ نور (۴) کماری تنظیم خانم اور (انٹر) (۱) وسیم احمد۔

حافظ محمد ابرہیم کالج، نہٹور، ضلع بجنور: (ہائی اسکول)، (۱) کماری سلمٰی (۲) کماری سحانہ نفیس (۳) کماری ممتاز زیدی (۴) کماری شازیہ پروین (۵) کماری ہما خانم (۶) کماری بدر النساء (۷) محمد شمشاد عالم۔ (انٹر)

(۱) دوپن کمار۔

مسلم قدرت کالج، سیوہارہ، ضلع بجنور: (ہائی اسکول) (۱) پردیپ کمار، (۲) رنجن یادو (۳) دھرمیندر کمار، (۴) شہباز ظفر خان، (انٹر)

(۱) وکاس گور، (۲) ستیہ ویر سنگھ (۳) دیوندر کمار، اور (۴) ممانشو جین۔

اشرف زکریا اسکول، نورپور، ضلع بجنور: (۱) محمد عمران (۲) کماری فوزیہ خاتون (۳) جسونت سنگھ (۴) کماری تردیندر کور (۵) جہاں آرا صدیقی (۶) کماری ملکہ خاتون (۷) کماری عابدہ خاتون (۸) کماری گل بہار اور (۹) کماری افسانہ خاتون۔

پنالال میموریل کالج، سہسوان، ضلع بدایوں: (ہائی اسکول) (۱) کمال اختر اور (۲) ارون کمار شرما۔

جعفری بیگم میموریل اسکول، سنگرام پور، ضلع بدایوں: (۱) کماری نیرج شرما اور (۲) ظہیر احمد خاں۔

اس طرح اب تک اتر پردیش کے ایک سو بیس انٹر کالجوں اور اسکولوں میں شیروانی انعامات ۱۹۹۷ء جیتنے والے چھ سو ننانوے ہونہار ترین طالبات و طلباء کے نام پیش کیے جا چکے ہیں۔

مندرجہ بالا دس کو ایجوکیشنل اداروں میں انعامات جیتنے والے باون میں سے تین غیر مسلم لڑکیاں ہیں بارہ غیر مسلم لڑکے اور چودہ مسلم لڑکیاں ہیں اور تیئس مسلم لڑکے۔ ظاہر ہے ان اداروں میں لڑکیوں کی تعداد عموماً بہت کم ہے۔ لیکن پھر بھی انعام جیتنے والوں میں لڑکیوں کا تناسب اچھا خاصا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف خالص گرلز اداروں میں بلکہ کو ایجوکیشنل اداروں میں بھی لڑکیاں بہتر نتائج حاصل کر رہی ہیں۔

اور یہ حقیقت بھی کچھ کم اہم نہیں کہ اتر پردیش کے ہمارے بمشکل ستر گرلز انٹر کالج وہائر سکنڈری اسکول ہیں جن میں سے اب تک انچاس یعنی قریب ستر فی صد کی محترمہ پرنسپل صاحبائیں ۱۹۹۷ء کے رزلٹ بھیج چکی ہیں۔ صرف تیس فیصد دیر لگا رہی ہیں۔ دوسری طرف اتر پردیش کے کم از کم دو سو مسلم بوائز انٹر کالجوں اور ہائر سکنڈری اسکولوں میں سے صرف باون یعنی صرف قریب پچیس فیصد کے محترم پرنسپل صاحبان اپنے ہونہار ترین طلباء کو انعامات دلوانے میں بھی خواہ مخواہ دیر لگاتے ہیں۔ اسی سے کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ مسلم بوائز اداروں کے نتائج عموماً کمتر کیوں ہیں۔ (قومی آواز)

اعتراف، اعزاز، اکرام، استقبالیہ

کلدیپ نیر کو استقبالیہ

۱۳ر اکتوبر کو معروف صحافی جناب کلدیپ نیر کو راجیہ سبھا کا ممبر منتخب کیے جانے پر آل انڈیا اردو ایڈیٹرز کانفرنس اور انجمن ترقی اردو (ہند) کی جانب سے اردو گھر میں ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ جلسے کی صدارت پروفیسر جگن ناتھ آزاد نے کی جناب ایس جے۔ پال۔ ریڈی وزیر اطلاعات و نشریات جناب غلام نبی آزاد اور جناب سید حامد مہمان خصوصی کے بطور شریک ہوئے (ہماری زبان، دہلی)

خراج تحسین

امریکہ کے دارالخلافہ واشنگٹن کے گریٹر میٹروپالیٹن ایریا کی دو اردو نواز انجمنوں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی المنائی ایسوسی ایشن اور حیدر آباد ایسوسی ایشن کے اشتراک سے ریشن کیمونٹی سنٹر میں ۲۳ر اگست ۱۹۹۷ء کو ڈاکٹر ستیہ پال آنند کی ادبی خدمات کے اعتراف میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر آنند نے علمی، تدریسی اور تحقیق کام کے علاوہ ہر صنفِ ادب میں طبع آزمائی کی ہے۔ ناول افسانہ، شاعری اور تنقید کے میدان کے علاوہ برصغیر کی ثقافتی تاریخ پر معیاری کتابیں لکھی ہیں اس کے علاوہ اردو کی نظم معرا کو ایک نئی شناخت دی اپنے تراجم سے اردو کی بہترین شعری نگارشات کو انگریزی داں قارئین تک پہنچایا ہے۔ گذشتہ چار دہائیوں میں ڈاکٹر آنند کی اٹھارہ کتابیں شائع

ادبی خدمات کا اعتراف

حکومت بہار کے محکمۂ راج بھاشا کی جانب سے گزشتہ دس برس کے دوران اردو زبان و ادب کی گراں قدر خدمات انجام دینے کے لیے جناب علی سردار جعفری اور پروفیسر وہاب اشرفی کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انعامات دیے گئے محترم سردار جعفری کی خدمت میں ایک لاکھ اکیاون ہزار روپے کا "مولانا مظہر الحق اعزاز" گورنر بہار ڈاکٹر اخلاق الرحمٰن قدوائی نے راج بھون کے دربار ہال میں پیش کیا جب کہ پروفیسر وہاب اشرفی کو حضرت شرف الدین یحیٰ منیری اعزاز" سے وزیر اعلا بہار شریمتی رابڑی دیوی نے نوازا۔
(قومی آواز)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ کو استقبالیہ

● ۱۸ر ستمبر کو انجمن اساتذہ اردو جامعات ہند کے زیر اہتمام دہلی یونیورسٹی میں قومی کونسل برائے فروغ اردو کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ کو ایک استقبالیہ دیا گیا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بھٹ نے کہا کہ ہندوستان میں اردو کا مستقبل تاریک نہیں۔ اس وقت جو بھی کام ہو رہا ہے وہ حوصلہ افزا ہے اس وقت سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو میڈیم کے طلباء کو ترجمہ شدہ کتابیں پڑھنے پر مجبور کرنے کی بجائے جدید علوم کی روشنی میں نصاب کی کتابیں ترتیب دی جائیں اور اسی لیے قومی کونسل نیا نصاب لانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اردو ہندوستان کی واحد زبان ہے جس میں ہندوستان کا تشخص پوری طرح بیان ہو سکتا ہے اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستانی ثقافتی پس منظر میں اردو کی جڑوں کی نئے سرے سے بازیافت کی جائے۔ جلسے کی صدارت پروفیسر محمد حسن نے کی انھوں نے کونسل کو مشورہ دیا کہ وہ ریٹائرڈ اساتذہ کے تجربوں اور صلاحیتوں سے استفادہ کرے۔

دہلی اردو اکادمی کے سکریٹری جناب مخمور سعیدی نے عالمی کتب میلہ کی طرز پر اردو کتاب میلہ لگائے جانے کی تجویز رکھی۔ پروفیسر امیر عارفی نے اردو کے تعلیمی اداروں کے سروے کی اہمیت پر زور دیا پروفیسر نصیر احمد خاں نے اردو زبان کی ترقی پر غور کرنے کی بات کی
(قومی آواز)

انٹرنیشنل ایوارڈ

شعبۂ اردو فارسی راجستھان یونیورسٹی جے پور کے سینئر ریسرچ فیلو (S.R.F.) جناب محمد شاہد پٹھان کو انڈین کونسل کلچر ریلیشنز کی جانب سے ۳۰ر ستمبر ۱۹۹۶ء کو منعقدہ کل ہند سارک ممالک سطح کے اردو مضمون نویسی مقابلہ بعنوان "مولانا ابوالکلام آزاد کا تصور دین" میں اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

اعتراف، اعزاز، اکرام، استقبالیہ

جمنا داس اختر کو ۱۹۹۵ء کا ہارمونی ایوارڈ

● اردو کے بزرگ صحافی جمنا داس اختر کو ۱۹۹۵ کے لیے صحافت میں نمایاں کارکردگی کا "رام کرشن جے دیال ہارمونی" ایوارڈ دینے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ ممتاز صنعت کار بجے ڈالمیا نے فرقہ وارانہ خیر سگالی اور مفاہمت کو فروغ دینے کے لیے یہ تنظیم ۱۹۸۲ میں قائم کی تھی اور اب تک صحافت، ادب اور سماجی خدمات کی ۸۶ سے زائد شخصیتوں کو یہ ایوارڈ دیے جاچکے ہیں، اردو صحافیوں میں جن اہم شخصیتوں کو یہ ایوارڈ اب تک ملے ہیں ان میں عشرت علی صدیقی (قومی آواز) منور بادیوان، عابد علی خان، موہن چراغی (قومی آواز)، احمد سعید ملیح آبادی، شاہد صدیقی اور دیوان بریندر ناتھ شامل ہیں۔

جشن مجتبیٰ حسین

آرٹس پروموشن بیورو نے دوبئی میں جشن مجتبیٰ حسین اور مزاحیہ مشاعرے کا انعقاد کیا یہ مشاعرہ ہندوپاک کی آزادی کی 50 ویں سالگرہ کی تقریبات کی ایک کڑی تھا اس میں ہندوپاک کے ممتاز مزاح نگاروں نے شرکت کی۔

جشن مجتبیٰ حسین کی تقریب دوبئی کے مشہور فائیو اسٹار ہوٹل "رائل ابجار" میں منعقد کی گئی جس کی صدارت پاکستانی قونصل جنرل میر بادشاہ نے کی۔ اس موقع پر ایک ضخیم یادگاری مجلہ بھی شائع کیا گیا جس میں مجتبیٰ حسین کے فن اور شخصیت پر ممتاز ادیبوں کے مضامین کے علاوہ خود مجتبیٰ حسین کے مضامین کا انتخاب بھی شامل ہے۔

خلیج ٹائمز، دوبئی کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر نجم الحسن رضوی اور مزاح نگار کبیر خاں نے مجتبیٰ حسین کے فن پر مقالے پڑھے۔ اس تقریب میں متحدہ عرب امارات میں مقیم اردو نواز افراد ہی شریک نہیں ہوئے بلکہ متعدد دیگر خلیجی ممالک سے بھی سیکڑوں لوگ شامل ہوئے۔

(بذریعہ ڈاک)

شرومنی اردو ساہتیہ کار

● افسانہ نگار ڈاکٹر کیول دھیر کو بھاشا وبھاگ کے زیر اہتمام پنجاب سرکار نے سال رواں کے لیے صوبائی سطح کا سب سے بڑا ادبی ایوارڈ "شرومنی اردو ساہتیہ کار" دینے کا اعلان کیا ہے جس میں ۵۱ (اکیاون) ہزار کی رقم کے علاوہ طلائی میڈل، شال اور توصیفی سند شامل ہیں۔

وہ اردو اور دیگر زبانوں میں چار درجن سے زائد کتابوں کے مصنف اور ٹیلیویژن کے کئی مقبول سیریلز کے قلمکار ہیں۔ اب تک انھیں صوبائی، قومی اور عالمی سطح پر تین درجن کے قریب وقاری ایوارڈ واعزاز حاصل ہوچکے ہیں جن میں بھارت، پنجاب، بہار، بنگال اور اترپردیش کی سرکاروں اور اکادمیوں کے علاوہ ایشیائی اور عالمی امن فاؤنڈیشن، کینڈا کی ورلڈ یونیورسٹی آف پیس جیسے اداروں نے ڈاکٹر دھیر کی ادب کے ذریعے عالمی امن اور آپسی بھائی چارے کے لیے گرانقدر خدمات کو قبول کرتے ہوئے انھیں متعدد بار انعامات واعزازات سے نوازا ہے۔

(بذریعہ ڈاک)

پروفیسر عبید الرحمن ہاشمی کو ایوارڈ

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے صدر شعبۂ اردو پروفیسر قاضی عبید الرحمن ہاشمی کو ان کی علمی وادبی خدمات کے عوض یوپی، ہندی اردو ساہتیہ ایوارڈ دیا گیا۔ یہ ایوارڈ گذشتہ دنوں ایک خصوصی تقریب میں لکھنؤ میں یوپی کے گورنر جناب رومیش بھنڈاری کے ہاتھوں دیا گیا۔ انعام ایک علامت، شال اور پچیس ہزار روپے نقد پر مشتمل ہے۔

(بیسویں صدی، دہلی)

جناب سید ذہین نقوی

☆ ۲۰؍اکتوبر کو غالب اکادمی کے سابق سکریٹری جناب سید ذہین نقوی کا دل کا دورہ پڑنے کے باعث صفدر جنگ اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ ذہین نقوی ۱۲؍جون ۱۹۳۲ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے تھے۔ وہیں ہندو ڈگری کالج سے بی۔اے کیا اور دہلی آکر ہمدرد دواخانے سے وابستہ ہوگئے۔ ۱۹۶۹ء میں غالب اکادمی کے قیام کے کچھ ہی عرصہ بعد اس کے سکریٹری مقرر کئے گئے ۳۱؍اکتوبر ۱۹۹۴ء کو اس عہدے سے ریٹائرڈ ہوگئے، ۲۹؍ستمبر ۱۹۹۷ کو پیٹ میں شدید درد کے بعد صفدر جنگ اسپتال میں ان کا اپینڈکس کا آپریشن ہوا لیکن وہ جانبر نہ ہوسکے۔(عوام، نئی دہلی)

جناب اکبر علی خان عرشی زادہ

☆ ۱۶؍اکتوبر کو رضا لائبریری رام پور کے ایڈیشنل ڈائرکٹر اکبر علی خاں عرشی زادہ کا حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ وہ مولانا امتیاز علی عرشی کے بڑے بیٹے تھے۔ ۲۷؍جولائی ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوئے، ۱۰ دسمبر ۱۹۶۱ء کو رضا لائبریری میں انھیں ملازمت مل گئی۔ مرحوم عرشی زادہ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے فارسی میں ایم۔اے کیا تھا اور اردو سے ناواقف لوگوں کے لیے آسان اردو قاعدہ بنایا تھا۔ انھوں نے غالبیات پر بہت کام کیا ہے نیز دیوانِ غالب کا فارسی سے انگریزی میں ترجمہ کر کے دیوانِ غالب بہ زبانِ غالب ترتیب دیا جس پر مرحوم کو انعام بھی ملا تھا۔ (کتاب نما)

الیاس احمد گدی کا انتقال

ممتاز ادیب الیاس احمد گدی کا ایک طویل علالت کے بعد ۲۷؍جولائی کی صبح ان کے وطن جھریا (بہار) میں انتقال ہو گیا۔ وہ ۶۵ سال کے تھے اور عرصہ سے علیل تھے۔ جناب الیاس احمد گدی کو ان کے ناول "فائر ایریا" پر ۱۹۹۶ء میں ساہتیہ اکیڈمی کا پروقار ایوارڈ ملا تھا۔

مرحوم کے افسانوں کے دو مجموعے "آدمی" اور "تھکا ہوا دن" بڑے مقبول ہوئے۔ انھوں نے مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) کے سفر کے بعد ایک سفر نامہ "لکشمن ریکھا کے اس پار" لکھا تھا جو رسالہ شب خون میں شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔

جناب سید یوسف

☆ ۳؍ستمبر کو آل انڈیا ملی کونسل کے اسسٹنٹ سکریٹری جنرل مولانا محمد اسرار الحق قاسمی نے جماعت اسلامی ہند کے سکریٹری اور "ریڈینس" کے مدیر سید یوسف کے حیدر آباد میں انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ ماحولیات اور جنگلات کے مرکزی وزیر پروفیسر سیف الدین سوز نے مولانا کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ یوسف صاحب کے انتقال سے ملک ایک سنجیدہ اور باوقار شخصیت سے محروم ہو گیا۔(قومی آواز)

فاروقی

● بزرگ مجاہد آزادی، ایثار پیشہ کمیونسٹ رہنما مقیم الدین فاروقی کا انتقال ہو گیا۔

فاروقی صاحب عصر حاضر میں ہندوستان کمیونسٹ پارٹی کے ستون کی حیثیت رکھتے تھے اردو ہفتہ روزہ حیات کی ادارت کے علاوہ پارٹی کے انگریزی رسائل اور اخبارات کی ادارت اور رہنمائی کے فرائض بھی بہ حسن و خوبی انجام دیتے رہے۔

انھیں کئی بار، گورنر شپ، وزارت اور سفارت کے عہدوں کی ذمہ داریاں قبول کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی (اس طرح کی پیش کش کرنے والوں میں موجودہ وزیر اعظم آئی۔ کے۔ گجرال بھی شامل ہیں) مگر فاروقی صاحب نے ہمیشہ اس پیش کش کو مسترد کیا۔

عوامی فلاح و بہبود اور اپنے نظریے اور مقاصد سے گہری وابستگی رکھنے کی وجہ سے انھیں مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا مگر ان کی جبین پر کبھی شکن نہیں آئی۔

ان کی بیگم وملا فاروقی بھی پر جوش مجاہد ہیں۔ ادارہ بیگم فاروقی اور پس ماندگان کے غم میں شریک ہے۔

قارئین کی توجہ کے لیے

زیر نظر شمارے کی ضخامت کے پیش نظر معاصر اخبارات سے خبروں کے خاطر خواہ تراشے شامل شمارہ نہ کئے جاسکے۔ توقع ہے قارئین نظر انداز فرمائیں گے۔

جسٹس مارکنڈے کاٹجو
ترجمہ شاہ خلیل احمد

اردو غیر ملکی اور صرف مسلمانوں کی زبان نہیں

شمس الرحمان فاروقی کو باوقار سرسوتی سمان دیا جانا ہم سب کے لیے باعث فخر ہے۔ فاروقی صاحب کا تعلق الہ آباد سے ہے اور الہ آباد کے تمام شہریوں کو آج ان پر (خاص طور سے) فخر ہے۔ لیکن آج صرف الہ آباد ہی خود کو مفتخر نہیں محسوس کرتا ہے بلکہ سارا ملک اس پر مفتخر ہے۔ سنسکرت میں ایک شلوک ہے "سودیشے پوجیہ تے راجا ودوان سروتر پوجیہ تے" اس کے معنی یہ ہیں کہ بادشاہ کا احترام صرف اس کے ملک میں کیا جاتا ہے لیکن عالم کا احترام ہر جگہ ہوتا ہے۔ چنانچہ فاروقی صاحب کا ہر جگہ احترام کیا جارہا ہے۔

اردو میں فاروقی صاحب کے کام خاص طور پر میر سے متعلق ان کے کام کی بہت پزیرائی کی گئی ہے اور جہاں تک اردو ادب کا معاملہ ہے تو اس میں معمولی شدبد رکھنے والے ایک آدمی کی حیثیت سے میں کچھ اور اضافہ نہیں کرسکتا۔

بہر حال میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں اردو کے ساتھ بڑے ناانصافی کی گئی ہے اور یہ عظیم زبان جس نے جدید ہندستان میں شاید بہترین شعری ادب یعنی میر، غالب، فراق اور فیض وغیرہ کی لافانی شاعری کو جنم دیا ہے اور جو ہندستانی ثقافت کے خزانے کا ایک جوہر تابندہ ہے آج نظر انداز کی جارہی ہے اور جیسے شک کی نگاہ سے دیکھی جارہی ہے۔

اردو کے ساتھ یہ ناانصافی بعض مفاد پرستوں کے پھیلائے ہوئے دو غلط تصورات کی بدولت ہو رہی ہے۔ (۱) اردو غیر ملکی زبان ہے۔ (۲) اردو صرف مسلمانوں کی زبان ہے۔

پہلا تصور صریحی طور پر غلط ہے۔ عربی اور فارسی بلاشبہ غیر ملکی زبانیں ہیں گو کہ میں ان زبانوں کا بھی بہت احترام کرتا ہوں کیوں کہ میں تمام زبانوں کا احترام کرتا ہوں لیکن اردو مکمل طور پر دیسی زبان ہے۔ یہ ہندستان میں لشکر کی زبان اور بازار کی زبان کی حیثیت سے پیدا ہوئی اور اپنی سہل کی ہوئی صورت کھڑی بولی یا ہندستانی میں یہ ہندستان کے وسیع شہری علاقے میں عام آدمی کی زبان ہے اس کی تمام نمایاں شخصیتیں بھی ہندستان ہی کی ہیں اور انھوں نے عوام کے مسایل کو ابھارنے عوام کا دکھ درد سمیٹنے اور دل کو چھو لینے والے کام سے ہماری ثقافت میں نمایاں تعاون بھی کیا ہے۔ صرف بے علم اور بے خبر ہی اردو کو غیر ملکی زبان کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا تصور بھی کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان ہے غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کی پچھلی پیڑھی تک ہندستان کے وسیع شہری علاقوں میں تمام تعلیم یافتہ لوگوں کی زبان اردو رہی ہے وہ چاہے ہندو ہوں یا مسلمان سکھ رہے ہوں یا عیسائی۔ خود میرے خاندان میں میرے والد کے وقتوں تک سب ہی اردو سے بخوبی واقف تھے۔ صرف میری پیڑھی سے اردو غائب ہوئی جسے میں بدقسمتی سے تعبیر کرتا ہوں۔

اپنی ثقافت کے فخر و مباہات کو بحال کرنے کے لیے میں نے رمیش اپادھیائے بنام ریاست اتر پردیش کے مقدمہ نمبر ۱۹۹۳ (۲) یو پی ایل بی ای سی ۵ ۹۴ میں ایک فیصلہ دیتے ہوئے ریاستی حکومت سے سفارش کی تھی کہ ہر اسکول میں ۵ سال تک درجہ ۴ سے ۷ تک ہماری دو عظیم ثقافتی زبانوں سنسکرت اور اردو کی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔ میرے خیال میں وہ ملک بھی ترقی نہیں کر سکتا جو اپنے ثقافتی ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے۔

میں یہاں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ میں صرف کشمیری پنڈتوں کو اپنے اسلاف میں نہیں شمار کرتا بلکہ میں کالی داس کو بھی اپنے اسلاف میں شمار کرتا ہوں میں امیر خسرو کو بھی اپنے اسلاف میں شمار کرتا ہوں اور میں جس طرح اشوک، اکبر سور تلسی کو اپنے اسلاف میں شامل کرتا ہوں اس طرح میر و غالب کو بھی اپنے اسلاف میں شامل کرتا ہوں۔ حقیقی اسلاف ثقافتی اسلاف ہیں صرف خون کے رشتے کے اسلاف نہیں۔

یہ تصور کہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے محض تقسیم کرو اور حکومت کرو کی برطانوی پالیسی ہی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ برطانوی چاہتے تھے کہ ہندو مسلمان ایک دوسرے سے لڑتے رہیں اور ان کی حکمرانی قائم و دایم رہے۔ اس لیے انھوں نے اس غلط تصور کو جنم دیا کہ ہندی ہندوؤں کی زبان ہے اور اردو مسلمانوں کی زبان ہے۔

اس تقریب میں تقریر کرنے والوں میں سے ایک نے لارڈ میکالے کے اس تبصرہ کا تذکرہ کیا تھا کہ ہندستانی زبانیں بے مصرف ہیں اور ان کی جگہ انگریزی کو لے لینی چاہیے۔ یہ ایک احمقانہ تبصرہ تھا اور ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن ایک بات میں ضرور واضح کرنا چاہوں گا کہ اس وقت ہندوستان جس مرحلے میں ہے اس میں ہم کو انگریزی سے دست بردار نہیں ہو جانا چاہیے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم سائنس نہیں پڑھیں گے تو پیچھے رہ جائیں گے اور دوسرے ملک ہم پر تسلط پالیں گے۔

اس وقت ہمارے ملک میں کم سے کم اعلا سطح کی سائنس کی تقریباً تمام کتابیں انگریزی میں ہیں جو یونیورسٹیوں، انجینیرنگ کالجوں اور میڈیکل کالجوں وغیرہ میں رائج ہیں۔ ایسی حالت میں ہم انگریزی کے بغیر کیا کر سکتے ہیں۔ کیا ہمیں کوئی انجینیر، کوئی ڈاکٹر اور کوئی سائنسداں نہیں چاہیے۔ یہ تو تاریک دور میں واپس جانے کے مترادف ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ روس اور جاپان میں سائنس کی تعلیم روسی اور جاپانی زبانوں میں دی جاتی ہے۔ یہ سچ ہے لیکن ان ملکوں میں سائنس کی کتابیں انگریزی میں ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں یہ کہنا حماقت ہے کہ انگریزی ہٹاؤ۔

میں اپنی تقریر کا اختتام الہ آباد ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر نصر اللہ بیگ کے الہ آباد ہائی کورٹ کے صد سالہ جشن کے موقع پر ۲۷/ نومبر ۱۹۶۶ء کو دیے جانے والے اختتامی خطبے کے ایک اقتباس سے کروں گا۔

فاضل چیف جسٹس مسٹر نصر اللہ بیگ نے اس وقت کہا تھا کہ حاضرین جس وقت جسٹس مسٹر کاٹجو نے مجھ سے کہا کہ میں اپنی تقریر اردو میں کروں انگریزی میں نہ کروں تو میں حیرت میں پڑ گیا کہ انھوں نے ایسا کیوں کہا لیکن جب میں بولنے کھڑا ہوا اور مجمع ہزاروں کا اپنے سامنے دیکھا تو مجھے یہ احساس ہوا کہ ان کے کہنے کا مطلب کیا تھا۔ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ جو دل کی بات ہوتی ہے آدمی اپنی ہی زبان میں اچھی طرح سے ادا کر سکتا ہے۔ دوسری زبان میں کتنی ہی مہارت ہو لیکن خوشی یا تکلیف میں جو بات پہلے نکلتی ہے وہ اپنی ہی زبان میں نکلتی ہے یہی وہ زبان ہے جس میں ماں اپنے بچوں سے محبت سے باتیں کرتی ہے۔ یہی مادری زبان ہے۔ لہٰذا میری سمجھ میں اب آیا کہ یہی وجہ تھی کہ کاٹجو صاحب نے اپنی زبان میں مجھ سے تقریر کرنے کو کہا۔

(قومی آواز، دہلی)

سماجی رشتے بدلتے ہیں تو زبان بدل جاتی ہے

آئی کے گجرال

اردو کے ادیبوں اور اردو کی قوت برداشت قابل تعریف ہے

ایس۔ آر۔ فاروقی

برصغیر کا سب سے بڑا ادبی ایوارڈ سرسوتی سمان پہلی بار اردو کے مشہور ادیب نقاد اور شاعر جناب شمس الرحمان فاروقی کو ان کی تصنیف "شعر شور انگیز" پر ۳۰ر جولائی کی شام کو نیشنل میوزیم کے آڈیٹوریم میں جناب اندر کمار گجرال وزیر اعظم ہند نے ایک پر وقار تقریب میں دیا۔ وزیر اعظم نے اس موقع پر کہا کہ شمس الرحمان فاروقی نے میر تقی میر کا رشتہ ہندوستانی سماج اور معاشرے سے جوڑا ہے۔ ہندوستان کے معاشرے سے جس کا ذرا بھی تعلق ہے وہ میر کو بھلا نہیں سکتا۔ آزادی کے ۵۰ویں سال میں ہم ماضی کی طرف دیکھیں تو ہمارا رشتہ تحریک آزادی سے جڑتا ہے۔ آزادی کی لڑائی میں صرف وہی شامل نہیں تھے جو جیل گئے بلکہ ان کا زیادہ اہم رول ہے جنھوں نے اس عہد کی سوچ کو بدل دیا اور ہماری نسل فکر کو تبدیل کرنے والوں سے متاثر ہے۔ وزیر اعظم نے بطور خاص پریم چند کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ منشی پریم چند کو پڑھنے کے بعد ہمیں گاؤں اور جاگیردارانہ نظام میں غریبوں، مزدوروں اور متوسط طبقہ پر ہونے والے ظلم کا پتہ چلتا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں ہندی اردو کے رشتے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دلی میں ترکی، فارسی، عربی اور کھڑی بولی کے امتزاج سے اردو بنی اور دارالخلافہ جب آگرہ منتقل ہوا تو برج کے امتزاج سے ہندی بنی اردو اور ہندی دونوں زبانیں ایک ساتھ پیدا ہوئیں۔ زبان کا تعلق کسی فرقے یا مذہب سے نہیں ہوتا۔ ہندی میں ہندو مذہب کا گرنتھ نہیں لکھا گیا اسی طرح اردو میں اسلام دھرم کی مذہبی کتاب نہیں لکھی گئی۔ زبان کا تعلق تاریخ، تمدن تہذیب اور سماجی رشتوں سے ہوتا ہے۔ سماجی رشتے بدلتے ہیں تو زبان بدل جاتی ہے سماج بدل جاتا ہے۔ اردو کا تعلق آزادی کی لڑائی سے تھا۔ بد قسمتی سے ملک بٹا تو ہم نے سمجھ لیا کہ تہذیب بھی بٹ گئی۔ اور دو قومی نظریہ ہم پر بھی غالب آگیا لیکن تہذیبیں تقسیم نہیں ہوا کرتیں۔ مستقبل میں ہندوستان کی معاشرتی، اقتصادی، تمدنی اور تہذیبی یکجہتی کے لئے ہندوستانی زبانوں کو جوڑے رکھنا ہوگا۔ ان کے ادب کے تراجم کا کام سرکار کا ہے۔ لیکن کے۔ کے۔ برلا فاؤنڈیشن نے ہندوستانی زبانوں کے ادیبوں کے لئے سرسوتی سمان اور ادب کے تراجم کا نہایت مبارک کام کیا ہے۔ ہم اپنی مادری زبان کی طرف جائیں تو وہ ذہن کو آزاد کرے محدود نہ کرے نہیں تو زبان بچھڑ جاتی ہے۔

کے۔ کے۔ برلا فاؤنڈیشن کی طرف سے ہر سال ہندوستانی زبانوں میں سے کسی ایک زبان کے ادیب کو برصغیر کا سب سے بڑا ایوارڈ "سرسوتی سمان" دیا جاتا ہے ۱۹۹۱ سے اب تک ڈاکٹر ہری ونش رائے بچن (ہندی) سری رماکانت (اڑیا) شری وجے تندولکر (مراٹھی) ڈاکٹر ہر بھجن سنگھ (پنجابی) شریمتی بانی رما (ملیالم) سرسوتی سمان سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ اس سمان کے

لئے انتخاب جسٹس رنگ ناتھ مشر کی صدارت میں انتخابی کمیٹی کرتی ہے۔ ۱۹۹۶ء کے سرسوتی سمان کے لئے اردو کے نامور نقاد و شاعر شمس الرحمٰن فاروقی کا انتخاب اتفاق رائے سے کیا گیا۔ جسٹس رنگ ناتھ مشر نے اس تقریب میں شمس الرحمٰن فاروقی کا تعارف کرایا۔ اور کے۔ کے۔ برلا فاؤنڈیشن کے صدر شری کرشن کمار برلا نے استقبالیہ تقریر کی اور سوبھنا بھارتیہ نے شریمتی شیلا گجرال اور محترمہ جمیلہ فاروقی کو گلدستہ پیش کیا۔ تقریب کا آغاز گاندھرو مہاودیالیہ کی خواتین کی سرسوتی بندنا سے ہوا۔

اس موقع پر شمس الرحمٰن فاروقی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ایک ایسی تہذیب اور روایت کا حصہ بن کر حاضر ہوں جس کا بہترین نمونہ خود پردھان منتری ہیں یہ تہذیب ہمارے ملک کی ملی جلی ہندو مسلم تہذیب ہے۔ ایسی تہذیب کا نمونہ ہونے کے معنی ہیں، ملی جلی ہندوستانی حقیقت کا ایک ہزار سال پرانی تاریخ سے رشتہ قائم کرنا۔ اس تہذیب کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کی تخلیقی محرکات ہندوستانی ہیں۔ یہ کسی مذہب فرقے یا نسل کی ملکیت نہیں ہے۔ اس تہذیب کی تخلیقات آپ کو ہندوستانی کا رنگ روپ دکھاتی ہیں۔ لیکن ہندوستانی ہی ہندوستانی ادب کے کٹر مخالف بن گئے۔ کچھ تو ناسمجھی کی وجہ سے اور زیادہ تر حکمراں طبقے کی ضرورت کے تحت۔ انگریزوں نے ہمارے ادب میں اخلاقی گراوٹ اور ذہنی پستی کی نشانیاں دیکھیں۔ انھوں نے ہمارے ادب پر اپنے مطلب کے موافق فیصلے کئے اور انھیں اس کا بہت تھوڑا ہی حصہ تسلی بخش لگا۔ دھیرے دھیرے یہی فکر ہندوستانیوں میں پھیل گئی۔ ۱۸۵۷ء میں ہمارے تہذیبی سلسلہ میں جو بڑا انتشار آیا اسے ہم لوگوں نے ٹوٹتے ہوئے رشتوں اور سلسلوں کا دکھ بھرا حادثہ قرار دینے کے بجائے تعمیر نو اور نئے سفر کا آغاز قرار دیا۔ بیسویں صدی کے وسط میں اردو کے دن اتنے بگڑ گئے کہ اسے غیر ملکی زبان کہا جانے لگا۔ میری نسل کے اردو ادیبوں نے اپنی زبان کو ملک کی تہذیبی اور سماجی زندگی میں اپنی اہمیت کھوتے ہوئے اور طرح طرح کے فقرے سنتے ہوئے دیکھا۔ اردو ادب کو علیحدگی پسند اور اس کی روح کو اجنبی بتایا گیا۔ اس طرح میری نسل کے ادیبوں نے خود کو ایسی زبان میں ادب تخلیق کرنے پر مجبور پایا جسے وہ خود ہندوستانیت کا جوہر سمجھتے تھے لیکن بہت دور سے لوگ اسے فطرتاً پھوٹ ڈالنے والی اور حد تو یہ ہے کہ ملک کی تقسیم کی اصل وجہ بتاتے تھے۔ اردو کے ادیب اور اردو زبان کی قوت برداشت قابل تعریف ہے کہ وہ ان مشکلات کو سہ گئے اور ہندوستانی ادب اور ہندوستان کے سماجی اور سیاسی زندگی میں تعمیری اور سودمند کردار ادا کیا۔ جمہوریت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنی غلطیوں کو سدھار لیتی ہے اور پچھلی ناانصافیوں کو ٹھیک کر سکتی ہے آج ہمارا جمہوری نظام اردو کے معاملہ میں یہی کر رہا ہے۔

دھیرے دھیرے سہی۔ برصغیر کا سب سے بڑا ایوارڈ ایک اردو ادیب کو ایک لمبی چوڑی اور ذرا مشکل کتاب کے لیے دیا جانا اپنے آپ میں اس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں ایک صحت مند جمہوری نظام کام کر رہا ہے۔

کھچا کھچ بھرے آڈیٹوریم میں تالیوں کی گونج کے ساتھ وزیراعظم ہند جناب اندر کمار گجرال نے شمس الرحمٰن فاروقی کو چھٹے سرسوتی سمان سے سرفراز کیا۔

یہ ایوارڈ پانچ لاکھ روپے اور ایک توصیفی سند پر مشتمل تھا۔ آخر میں شریمتی شوبھنا بھارتیہ نے پوری محفل کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر دہلی کا پورا ادبی سماج، ممبران پارلیمنٹ اور معزز ہستیاں موجود تھیں۔

(قومی آواز، دہلی)

پروفیسر محمد حسن

قومی اردو کونسل کے نئے سربراہ سے دو باتیں

بڑی خوش نصیبی ہے کہ جب اردو سخت بحران میں مبتلا ہے کسی کو اس کے تحفظ کی خدمت ملے۔ اس خوش بختی پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے اور جتنی مبارک باد دی جائے تھوڑی ہے۔ اس مبارک باد میں شریک ہونا بھی عین سعادت ہے کہ یہ کام جہاد اکبر سے کم نہیں زندگی کی، تہذیب و تمدن کی اعلیٰ ترین قدروں کو بچانے کا جہاد۔

پچھلے پچاس برس یا اس سے کچھ زیادہ عرصے سے اردو کو مسلمانوں اور صرف مسلمانوں کی زبان قرار دے کر اسے ٹاٹ باہر کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں بلکہ ہوتی رہی ہیں کس حد تک کامیاب ہوئی ہیں اس کا اندازہ صرف اتنی سی بات سے لگائیے کہ اسی دوران لکھنؤ میں ایک بار نہیں دو بار اردو کے غیر مسلم ادیبوں کی کانفرنس ہوئی جس میں سینکڑوں ہندو سکھ اور عیسائی اردو ادیب شریک ہوئے اور انھوں نے اس زبان کو اپنی زبان تسلیم کیا ان میں فراق گورکھپوری سے لے کر کرشن چندر تک شریک تھے پھر نئے لکھنے والوں کی پوری نہ سہی آدھی نسل تو ضرور ان جلسوں میں موجود تھی۔ کیا یہی قومی یک جہتی والی بات ہندوستان کی کسی دوسری زبان کے بارے میں کوئی کہہ سکتا ہے؟ پھر یہی نہیں ہوا بمبئی میں اردو کے علاوہ باقی دوسری ہندوستانی ادیبوں کی کانفرنس بھی ہوئی اور ان غیر اردو ادیبوں نے اردو کی حمایت میں آواز اٹھائی مگر وہ آواز سنی کس نے؟ یہی نہیں ہوا، کانپور میں **ایک غیر مسلم انصاف پسند نے اپنی جان تک دے دی اور بھوک ہڑتال کر کے اردو کی غیر فرقہ وارانہ تاریخ میں ایک اور سنہرے ورق کا اضافہ کیا۔**

خیر یہ سب ہوا اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوا۔ بہار اور اتر پردیش کے مختلف اداروں نے جن میں انجمن ترقی اردو سے لے کر اردو محافظ دستہ اور ملک زادہ منظور احمد کی رہبری میں چلنے والی تحریک بھی شامل تھی جی توڑ کوششیں کیں کبھی تیس لاکھ دستخط جمع کئے گئے تھے جو راشٹرپتی بھون کی بھول بھلیوں میں ایسے گم ہوئے کہ ان دستخطوں کو فراہم کرنے والی انجمن کے صدر خود ہی راشٹرپتی چن لئے گئے تو بھی انھیں ان دستخطوں والے محضر کا کوئی پتہ نشان نہیں مل سکا عملدر آمد کی بات تو دور رہی بارے اتنا ضرور ہوا کہ (۱) مختلف ریاستوں میں کام کے لئے نہ سہی نام کے لئے ہی سہی اردو اکادمیاں بن گئیں جن کے دائرۂ کار سے اردو تعلیم کو نکال لیا گیا۔ (۲) ترقی اردو بورڈ بنا جو حکومت ہند کے اس فیصلے کی بنیاد پر تھا کہ ملک کی ہر زبان کو ایک مقررہ رقم دی جائے گی اور اس زبان کا فروغ معینہ مدت میں اس طرح ہوگا کہ وہ اپنے معینہ دائرے میں انگریزی کی جگہ لے سکے (سوال البتہ یہ رہ گیا کہ اردو کا معینہ دائرہ کون سا ہے۔ کشمیر جسے اردو کا معینہ دائرہ قرار دیا گیا وہ دراصل کشمیری، ڈوگری اور لداخی کا دائرہ تو ہے اردو کو بھی جانتا اور مانتا ہے مگر وہاں ایک آدمی کی بھی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ (۳) کچھ عرصے بعد بہار میں اردو کو دوسری سرکاری زبان تسلیم کر لیا گیا اور اس کی دیکھا دیکھی اتر پردیش میں بھی اس مقصد کے لئے قانون بنانے کی کوششیں جاری تھیں جو بابری مسجد کے ڈھانچے کی طرح زمین بوس ہو گئیں۔

سوال یہاں ان بے انصافیوں کا اتنا نہیں ہے جنھیں سہنے کی عادت ہندوستان کی لسانی اقلیت کو ہو گئی ہے سوال یہ ہے کہ ان حالات میں۔۔ بلکہ ان سے بدتر حالات میں۔۔ کیا کیا جا سکتا ہے؟ اور کچھ کیا بھی جا سکتا ہے یا نہیں؟ خود ترقی اردو بورڈ یا اس کا آج جو بھی نام ہو، وہ ادارہ آج کیا واقعی اردو کے لئے کچھ کر سکتا ہے یا نہیں اور کر سکتا ہے تو کیا کر سکتا ہے۔ اس سوال کے سبھی پہلوؤں کا جواب دینے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ کے عمل سے بھی گزر جائے بڑا کرم ہے ارباب اقتدار کا کہ ایک ایسے شخص کا تقرر ہوا ہے جو صاف ہاتھوں اور بے داغ دامن کے ساتھ آیا ہے نہ کسی گروپ سے وابستہ نہ کسی گروہ کا آوردہ۔ اس پاک دامانی کے لئے مبارک باد کا مستحق بھی ہے اور قابل تعریف بھی ورنہ جو آیا یہاں پیر مغاں بنتا گیا۔

اردو والے ان سے خیر مقدم کے ساتھ اور بھی بہت کچھ کہنا

چاہتے ہیں۔ انھیں میں ایک ذاتی اور نجی آواز یہ بھی ہے۔

اور سب باتیں اور تجویزیں جانے دیجئے۔ صرف دو باتیں اور تجویزیں بنیادی ہیں ایک یہ کہ اس زبان، ادب اور اس کے ادب اور غیر ادب کے عظیم الشان ذخیرے کا تحفظ دوسرے اس ذخیرے میں ایسے جواہر پارون کا اضافہ جو آگے کی راہوں میں روشنی فراہم کر سکیں۔ اور اتنا ہو سکا تو بہت ہوا۔ ورنہ یارو، یہ سب کہانیاں ہیں۔

زبان، ادب اور ادب کے علاوہ غیر ادب کے عظیم الشان ذخیرے کی فراہمی کی مہم کا ایک ضروری حصہ وہ ذاتی لائبریریاں بھی ہیں جو اردو کے چاہنے والوں نے اپنے اپنے شوق اور شغف سے بنا رکھی تھیں۔ موت سے کس کو رستگاری ہے اور جب کسی اردو کے مستند لکھنے والے کی موت ہوتی ہے تو اسی لمحے اس کے بچے یتیم ہوں یا نہ ہوں اس کا ذوق و شوق سے جمع کیا ہوا اردو کا ہزاروں نہ سہی سینکڑوں کتابوں (اور شاید مخطوطات) کا ذخیرہ ضرور یتیم ہو جاتا ہے اور تھوڑے ہی دنوں میں نئی نسل جو اردو سے بے بہرہ ہے اسے ٹھکانے لگانے لگتی ہے یا اس پر مار سر گنج بن کر بیٹھ جاتی ہے۔ اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آئیں گے مگر ان پردہ نشینوں کے علاوہ جو نام فوراً ذہن میں آتے ہیں ان میں جناب مالک رام کا ذخیرۂ کتب، جناب عرش ملسیانی کا بڑی محنت سے جمع کیا ہوا ذخیرۂ کتب، جناب رام لال نابھوی کا کتب خانہ جو نابھا میں ہے، جناب آنند نراین ملا کا ذخیرۂ کتب اور مراد آباد میں خود میرے عم مکرم عزیز حسن صاحب مرحوم کا ذخیرۂ کتب شامل ہے کیا ترقی اردو بورڈ ان ذخیروں کی حفاظت کا کوئی انتظام کر سکتا ہے؟ یا خود انھیں مول لے سکتا ہے؟ پھر تقریباً ہر قابل ذکر امام باڑے میں اہم مرثیوں کا ہاتھ کا لکھا ہوا ذخیرہ موجود ہوتا ہے اگر ان سب مخطوطات کی خریداری ممکن نہ ہو تو کم سے کم ان کی فوٹو اسٹیٹ نقلیں ہی محفوظ ہو جائیں۔ رضا لائبریری اور خدا بخش لائبریری اور اس کے اغل بغل کے قصبوں کی مثلاً پھلواری شریف وغیرہ کی لائبریریوں اور کلکتے کے پرانے مشہور ہندو گھرانوں کی اردو کتابوں کی نقلیں فراہم کر کے ایک مرکزی کتب خانے کی زینت بن جائیں تو محفوظ ہو جائیں گی۔ یہی بات ہندوستان گیر پیمانے پر مدراس یونیورسٹی لائبریری کے والاجاہی مخطوطات اور پٹیالہ یونیورسٹی لائبریری اور پٹیالہ کی پبلک لائبریری میں موجود اردو اور فارسی کے مخطوطات اور جامع مسجد بمبئی کے کتب خانے کے مخطوطات اور جے پور کے کاغذاتی ڈیوڑھی کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے اور مرشد آباد کے قیمتی مگر تباہ حال کتب خانے کے بارے میں بھی۔

اس کے بعد معاملہ آتا ہے اردو میں سائنس اور تکنیکی علوم کی کتابوں کی فراہمی کا۔ ان کے بارے میں یہ خیال خام ہے کہ ترجمے سے یہ کام پورا ہو جائے گا جب تک ترجمہ ہوگا اس وقت سائنس میلوں آگے نکل جائے گی اس لئے ضروری ہے کہ، جس میں کمپیوٹر سائنس بھی شامل ہے اور طباعت کے سبھی مراحل بھی تکنالوجی کی حد تک شامل ہیں پر طبع زاد کتابیں شایع کی جائیں اور اردو طباعت اور اردو کمپیوٹر کے بارے میں واقفیت عام کی جائے اور ریسرچ میں پہل کی جائے۔

پھر ایک دو سوال جو بہت دنوں سے ذہن کو جھنجوڑ رہے ہیں۔ ایک یہ کہ مختلف زبانوں میں اردو کی لغات۔ مختصر ہی سہی، شائع کیوں نہیں ہو سکتیں اور یہ محض ہندوستانی زبانوں ہی تک محدود کیوں رہے عالمی زبانوں تک کیوں نہ پہنچے۔ مثلاً مراٹھی اردو اور اردو مراٹھی لغت۔ یا اسی طرح تامل اردو اور اردو تامل لغت یا اس طرح تلیگو اردو اور اردو تلیگو لغت جس سلسلے میں کچھ کام زینت ساجدہ صاحبہ نے کیا بھی تھا کیوں آگے نہیں بڑھایا جا سکتا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ تقابلی ادبیات، مختلف مترادف الفاظ کی اردو لغت Thesaurus یا ابتدائی اردو سکھانے کی کتابیں جو خاص طور پر ہندوستان کے مختلف اللسان بچوں کو ذہن میں رکھ کر لکھی جائیں (سی۔ ایم۔ نعیم اور بار کر کے طرز پر پاکستانی بچوں کو ذہن میں رکھ کر نہ لکھی جائیں کہ ان کا ذہنی پس منظر جداگانہ ہے) اور پھر اسی قسم کی بہت سی تجویزیں جن سے اردو والوں میں نیا اعتماد پیدا ہو اور وہ اپنے خود ساختہ خالص "ادبی" حصار سے نکل سکیں۔

یہ اور بہت سی تجویزیں ہیں جن کا ذکر کرتے ہوئے قلم تھکتا نہیں زبان رکتی نہیں مگر مجھے علم ہے کہ ان پر عملدرآمد لوہے کے چنے چبانے سے کم نہیں۔ یہ کام کرے تو کون کرے کہ پچھلے پچاس سال میں اردو میں کام لینے والوں ہی کی تعداد کم نہیں ہوئی ہے کام کرنے والے بھی بہت کم رہ گئے ہیں مگر ایسے ہی موقعوں کے لئے تو کہا گیا ہے۔

جلانے والے جلاتے ہی ہیں چراغ آخر
یہ کیا کہا کہ ہوا تیز ہے زمانے کی

* * * * * * * * * * *

اجمالی تبصرہ

ڈاکٹر راج بہادر گوڑ

نوائے کبیر

(سنت کبیر کے ۳۵ دوہوں اور نظموں کا منظوم ترجمہ)

نام کتاب : نوائے کبیر
منظوم ترجمہ : یوسف ناظم
صفحات : ۴۰
سائز : 23 x 36/8
قیمت : ۲۵ روپے
ملنے کے پتے : مکتبہ جامعہ، جامع مسجد، دہلی
مکتبہ جامعہ، پرنس بلڈنگ، بمبئی
مکتبہ جامعہ، شماد مارکیٹ، علی گڑھ
مبصر : ڈاکٹر راج بہادر گوڑ

اردو کے مشہور طنز و مزاح نگار یوسف ناظم نے اب سے کچھ پہلے بھرتری ہری کی کچھ نظموں کا منظوم ترجمہ کیا تھا اور اقبال کے بعد اردو والوں کو بھرتری ہری سے واقف کروایا تھا۔ اور اب انھوں نے کبیر داس کے کلام کے کچھ نمونوں کا منظوم ترجمہ "نوائے کبیر" کے نام سے پیش کیا ہے۔

کبیر کا کلام تو برج میں ہے اور اس دور میں برج ہی ہندی علاقے میں ادبی تخلیق کی زبان تھی۔ لیکن سردار جعفری نے 'کبیر بانی' مرتب کی جس میں کبیر کا کلام اردو اور ہندی دونوں ہی تحریروں میں چھاپا ہے اور برج کلام کا اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔ یوسف ناظم نے اسی سے فائدہ اٹھایا اور برج نہ جانتے ہوئے بھی سردار جعفری کے ترجمے کی مدد سے کبیر کے کلام کو اردو میں نظم کیا ہے۔ اس کی وجہ سے یوسف ناظم کی عافیت تو درست ہو ہی گئی لیکن اردو والوں کو بھی ایک قیمتی اثاثہ سے آگاہی ہوئی۔

کبیر پندرھویں صدی عیسوی کے شاعر ہیں جب ہندستان بڑے جانکاہ دور سے گزر رہا تھا۔ ایک افراتفری تھی، جھگڑے تھے۔ بدامنی تھی۔ شمالی ہند میں مغل دور میں اور خاص طور پر اکبر کے دور میں زبردست بحران تھا۔ اکبر کا دور سولھویں صدی کا دور ہے۔ بدامنی کے دور میں مذہبی منافرت اور مذہب کی غیر مذہبی تاویلات کو فروغ حاصل ہو رہا تھا۔

یوں تو انسانی تہذیب کے ارتقاء کے اس دور میں جب کہ ابھی زمینداری، جاگیرداری اور شاہی و شہنشاہی نے جنم نہیں لیا تھا۔ مذہب نے جنم لیا۔ تعلیم تو بہر حال ہر مذہب نے اچھی ہی دی لیکن وہ انسانی سماج میں استحصالی طبقات کے پیدا ہونے سے اور سماج کو حکمراں اور محکوم، امیر و نادار طبقوں میں تقسیم ہونے سے نہ روک سکا۔

لیکن صوفیوں نے ایسے میں مذہبی افراتفری کے خلاف زبردست جدوجہد کی۔ خالق و مخلوق کے درمیان پردے اٹھا دیے اور 'انا الحق' کا نعرہ بلند کیا۔ یعنی انسان کے اندر خود اس کے خالق کا پرتو موجود ہے۔

کبیر بھی اسی ڈگر کے شاعر ہیں۔ وہ پڑھے لکھے تو تھے نہیں۔ کپڑا بنتے اور بیچتے تھے۔ اس لیے ان کے کلام میں دانشورانہ داؤ پیچ نہیں ملتے۔ سیدھی سادی باتیں ہیں جو محکوم اور منتشر عوام میں آسودگی کا باعث ہوتی ہیں۔

یوسف ناظم کی زبان سے سنئے کبیر کیا کہتے ہیں؟

دنیا کو ترک کرکے نہ میری تلاش کر
ایسی عبادتوں میں ریاضت میں، میں کہاں

وہ ترک دنیا کا سبق نہیں دیتے۔ اور ایسی عبادت کو جو ترک دنیا کی طرف لے جاتی ہے، وہ عبث قرار دیتے ہیں اس سے خالق تک پہنچ ممکن نہیں۔ اور سنئے۔

سنو کہ سنت کبیر یہ ہم سے کہتا ہے
میرے وجود میں خالق کی روح شامل ہے
ہر شے سے صدا آئے یہی، مجھ میں خدا ہے
ہر سمت انا الحق ہی انا الحق کے اشارے

یہ کبیر کی تعلیم ہے۔ آتما اور پرماتما ایک ہیں۔ خدا کا ہم

سے الگ کوئی وجود نہیں۔

مرنے کے بعد روح کا خالق سے ہو ملاپ
یہ ایک خیال خام ہے، یہ ہے فقط گماں

کبیر کے پاس زندگی کا تسلسل دیکھیے تبدیلی ہے اور وہ بھی کیفیاتی۔ کہتے ہیں۔ یوسف ناظم کی زبانی سنئے۔

ہر لمحہ نئی زیست پرت کھول رہی ہے
تسبیح کے دانوں کی طرح رول رہی ہے

"سادھنا" (ریاضت) کے بعد جب 'اس پار' پہنچ جاتے ہیں تو کبیر پر یہ راز کھلا۔

یہیں راز مجھ پر تیرے ہوئے منکشف ہیں سارے
تیری ذات تو ہے واحد یہیں آ کے میں نے سمجھا

پھر کہتے ہیں۔

ع دنیا تو جھمیلا ہے کرم اور دھرم کا

یہاں کبیر کو دیکھیے۔

جس مَن میں سجن سے نہیں ملنے کی کوئی آس
سن میری سکھی، سنت کبیرا کا ہے وشواس
اس من کو کبھی وصل کی لذت نہ ملے گی
ظاہر تو ملے گا یہ حقیقت نہ ملے گی

یہاں کبیر ایک اہم راز کا انکشاف کرتے ہیں۔ "آس" کے بغیر "وشواس" ممکن نہیں۔ امید ہو۔ اسکے لئے کشمکش ہو تب ہی وصل سے لذت حاصل ہو گی۔

غرض کبیر کے پاس تصوف کی یہ شکل ہے۔ وہ 'وصل' کو باالذات بنانے کے لیے 'امید و آس' کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ خدا کی صورت کو تسلیم کرتے ہیں اور انسانوں کے اندر خدا کی تلاش کرتے ہیں۔ اور انہیں ان تعلیمات کے ذریعہ مذہبی منافرت میں جکڑے ہوئے ہندستان کو انسانیت کی صحیح راستے دکھاتے ہیں۔

یوسف ناظم نے بس ۳۵ دوہوں اور نظموں کا ترجمہ کر کے ہماری پیاس اور بڑھا دی۔ لیکن یہ بتا دیا کہ ہمارا ادبی ورثہ کتنا عظیم ہے اور دین و مذہب کی منافرت کی دیواروں کو ڈھا کر زندگی کو سنوارنے کی کیا تعلیم دیتا ہے۔

یہی اس منظوم ترجمے کی اہمیت ہے۔

❖ ❖ ❖

تعارفی تبصرہ

انوار رضوی

اردو ادب کی تنقیدی تاریخ

نام کتاب	:	اردو ادب کی تنقیدی تاریخ
نام مصنف	:	سید احتشام حسین
ضخامت	:	۳۴۴
صفحات	:	۲۰
قیمت	:	۷۰ روپے
سنہ طباعت	:	تیسری طباعت ۱۹۹۷ء

یہ بڑی مقبول کتاب ہے۔ لگاتار مانگ کے سبب اس کا تیسرا اڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے یہ اردو ادب کی تنقیدی تاریخ ہے جسے پوری تنقیدی ذمہ داری کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ یہ طلبا کی ضرورتوں کو تو پورا کرتی ہی ہے مگر عام باذوق قاری کے لیے بھی اس میں بڑا لائق مطالعہ مواد ہے۔ پیرایہ بیان دلچسپ، عبارت سلیس اور زبان شگفتہ ہے۔ عام طور پر تنقید کی کتابوں میں جو ژولیدگی در آتی ہے یہ کتاب اس سے پاک ہے۔ معلومات مستند ہیں جن کو بطور حوالہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

◆◆◆

کتابیں انسان کی بہترین دوست اور آفتاب صفت ہیں۔ کسی اور وسیلۂ اظہار ترسیل و ابلاغ میں وہ حسن و نور کہاں کہ کتابوں کا بدل بن سکے۔ کتابوں کی طرف سے بے توجہی نہ صرف فرد، بلکہ خاندان اور ملک کے لیے تباہ کن ہو سکتی ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔

اردو میں اور ہندی میں بھی کتابوں کے مطالعے کی طرف سے بے توجہی عام روش بن چکی ہے ایسی صورت میں ذوق مطالعہ کے فروغ کے لیے کوشش اشد ضروری ہے۔ گوشۂ فروغ کتب اسی کوشش کا ایک حصہ ہے۔ اس عنوان کے تحت بعض کتابوں پر تعارفی تبصرے، بعض کتابوں پر اجمالی اور بعض پر تفصیلی تبصرے شائع ہوں گے علاوہ ازیں تبصرے کے لیے موصولہ کتابوں کی فہرست بھی شائع ہو گی۔ نئی مطبوعات کی اطلاع بھی شامل اشاعت ہو گی۔ چونکہ ادب کا سمندر زبانوں کے حصار سے ماورا ہوتا ہے اس لیے اردو کے علاوہ دیگر معاصر زبانوں کی اہم کتابوں پر بھی گفتگو ہو گی۔

تازہ شمارے میں (۱) اردو شارٹ ہینڈ (۲) سائنس کی تدریس اور (۳) حسن ہزار شیوہ پر تعارفی تبصرے (۱) جامع انگریزی اردو لغت پر تفصیلی تبصرہ اور (۱) کبیر بانی (۲) نیا سفر پر اجمالی تبصرے شائع کیے جا رہے ہیں۔

نام کتاب - حسن ہزار شیوہ
نوعیت - منتخب غزلیں اور تبصرے
مصنف - غوث محمد غوثی
صفحات - 216
تعداد اشاعت - 400
سائز - 23x36/16 جلد۔ مجلد
قیمت - ۱۰۰ روپے
سنہ اشاعت - 1997
ناشر - مصنف
مبصر - بشیر احمد
ملنے کے پتے -
غوث محمد غوثی، چوک سرائے رحمٰن، علی گڑھ
ایجوکیشنل بک ہاؤس، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ
مکتبہ جامعہ، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ

حسن ہزار شیوہ میں ۱۳۰ غزلیں قطعہ، حمد، نعت، منقبت وغیرہ شامل ہیں۔ غوثی صاحب کے مجموعہ کلام، "عکس آئینہ" پر ۹۷ ادبا کے تبصرے بھی شامل کتاب ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۲ء تک کی غزلیں طرحی ہیں۔

غوثی صاحب پختہ کار، کہنہ مشق استاد ہیں فنی رموز و نکات سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ اسے برتنے کا سلیقہ جانتے ہیں۔ جہاں کلیات غالب آٹھ بحروں کے کل ۱۹ اوزان پر مشتمل ہے وہاں غوثی صاحب کا یہ مجموعہ دس بحروں کے ۲۵ اوزان پر مشتمل ہے۔

شاعر کی پیدائش مصدقہ اکتوبر ۱۹۹۲ء بروز پیر ہے۔ اولاد میں چھ لڑکے تین لڑکیاں بفضلہ خوش و خرم زندہ سلامت ہیں۔ دل میں ترازو ہونے والے اشعار اور تخیل کو مہمیز دینے والے مصرعے موجود ہیں شعر کیسے کہتے ہیں اور فن شعر گوئی کیا ہے کے رموز سے یہ کتاب مملو ہے۔

شعر گوئی کے فن سے دلچسپی رکھنے والوں اور خاص طور پر تازہ نو مشقوں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے۔

پر کشش اشعار اور غزلیں دعوت مطالعہ دیتی ہیں۔ ایک غزل بطور نمونہ پیش ہے۔

محبِ من! یہ فیصلہ بجائے خود قصور ہے
کہ دار کا ہے مستحق جو صاحب شعور ہے
خلاف ظلم سربکف کہاں کہاں ہیں لوگ صف بہ صف
یہ آندھی اک نہیں نہیں یہ آندھی دور دور ہے
جن آئینوں کی آنکھ نے دیا ہے حوصلہ مجھے
خطا ان آئینوں کی ہے اگر مجھے غرور ہے
نظر نظر پہ بار ہے، ذکاوت نظر مری
میں آئینہ مزاج ہوں یہی مرا قصور ہے
یہ احتیاط اور ڈر ذرا ذرا سی بات پر
کہیں سہی خلوص میں کوئی کمی ضرور ہے
ہزار مست شوق ہے مگر نظر بھی کیا کرے
یہ طور کا چراغ تو تجلیوں کا طور ہے
بجا ہے غوثی حزیں ترا خیال بالیقیں،
خرد گماں مدار ہے جبھی تو بے حضور ہے

غزل طرحی ہے اس کے باوجود لاجواب ہے لفظوں کے باطنی آہنگ اور جدید فکری تصورات کے پر توجہ ہوتی تو شاعر دور حاضر کے اذہاں کو بھی بہت متاثر کرتا ہے۔

تفصیلی تبصرہ

جمیل اختر

جامع انگریزی۔ اردو لغت

یوں تو دنیا کی کسی بھی زبان میں لغت کی ترتیب و تدوین کا کام بے حد پیچیدہ اور کٹھن کام رہا ہے اور جہاں ذولسانی لغت کی تدوین کا معاملہ ہو تو یہ دشواری اور بڑھ جاتی ہے جب تک دونوں زبانوں پر عبور حاصل نہ ہو یہ کام ممکن نہیں ہے اس کے لیے دونوں زبانوں کے مزاج، اس کے آغاز و ارتقاء اور مآخذ، صرف و نحو، روزمرہ اور محاورے، اس کے صوتیاتی نظام و لسانی ہم آہنگی اور اصطلاحات پر قدرت حاصل کرنا ضروری ہے جب تک دونوں زبانوں کے خارجی و داخلی ظاہری و معنوی تمام پہلوؤں سے آگاہی حاصل نہ ہوگی معنی و مطلب کی وہ تمام نزاکتیں جو الفاظ کے ظاہری پردوں میں پوشیدہ ہیں، مفہوم و مدعا کی وہ تمام باریکیاں جو ظاہری علامت یا سمبلز کی تہہ میں چھپی ہوئی ہیں ان تک رسائی ممکن نہ ہو سکے گی۔ اس لیے دونوں زبانوں کی روح اور مزاج اور اس کے جسمانی خدوخال کی مکمل اور مفصل معلومات ضروری ہے۔ ایک کامیاب لغت نویس کے لیے زبان کا یہ وسیع علم نہ صرف ضروری بلکہ لازمی ہے۔ اس کا کام محض مرتب کا نہیں ہوتا بلکہ وہ بہ یک وقت ایک ماہر لسانیات، ایک ناقد اور محقق کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔ متروک اور مروج الفاظ کی نشاندہی اور نئے الفاظ کی شمولیت کے ساتھ ساتھ اسے جدید علوم کی روشنی میں لغت کو سائنٹفک بنانا بھی ہوتا ہے۔ اس لیے اس وادیٔ پُر خار میں ایک ذولسانی لغت نویس کو بڑی احتیاط سے قدم رکھنا اور بہت سنبھل کر چلنا ہوتا ہے۔

ان دشواریوں کے باوجود ذولسانی لغت کی تدوین کے مشکل ترین کام کو بہت سے لوگوں نے کیا۔ اردو میں ذولسانی لغت کی تدوین کا یہ سلسلہ عہد قدیم سے چلا آرہا ہے۔ ہندوستان کی تمام جدید زبانوں کی طرح اردو کی ذولسانی لغات بھی یورپین اور خصوصاً انگریز عالموں نے لکھیں۔ ان مغربی عالموں نے اس سلسلے میں بڑی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور لغات کا جو وسیع و وقیع سرمایہ چھوڑا ہے اس نے بعد کے لغت نویسوں کے لیے بھی مشعل راہ کا کام دیا ہے۔ انھیں مغربی عالموں کی لغات آج بھی رہبر و رہنما کی حیثیت رکھتی ہیں۔

انگریزی۔ اردو لغت کے ابتدائی نقش اٹھارہویں صدی کے نصف آخر میں ہمیں جارج ہیڈلے کے یہاں نظر آتے ہیں۔ بقول بابائے اردو مولوی عبدالحق۔

"اس نے اردو کی صرف و نحو پر ایک کتاب لکھی جس میں انگریزی ہندوستانی لغت بھی شامل ہے"۔ پھر ذولسانی لغات کے اس سلسلے کو جیسے فرگوسن، جان جیشوا کیٹلر، ڈنکن فوربس، پلیٹس شیکپیئر، جے بی گلکرائسٹ، ڈاکٹر فیلن، ہنری ہیرلس، لفٹننٹ روبک، ہیزل گرود، ریورنڈ کریون، ڈبلو ایل تھابرن، جی رسنکنگ، ہنری گرانٹ نے جاری رکھا اور ہندوستانیوں میں دوسا بھائی، سہراب جی، متھرا پرساد، سداسکھ لال، مولوی عبدالودود، درگا پرساد نے بھی اس سلسلے کو مزید آگے بڑھایا۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی لغات لکھی گئیں۔ لیکن قبولیت عام گلکرائسٹ فیلن اور پلیٹس کی لغات کو ہی حاصل ہو سکی۔ پلیٹس کی لغت آج بھی معتبر لغات میں ایک ہے اور سب سے اچھی لغت شمار کی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا عالموں کی کاوشوں کے بعد اس جہت میں مدتوں سناٹا رہا اور اس بیچ دونوں زبانوں میں نئے الفاظ کا اضافہ ہوتا رہا۔ علوم و فنون کی نئی شاخوں میں اضافے کے ساتھ نئی اصطلاحیں وجود میں آئیں۔ دنیا کی روز افزوں ترقی اور سائنس و ٹکنالوجی کی ایجادات نے زبان کے دامن کو بے حد وسیع کر دیا اور موجود لغات جدید کے تقاضوں کو مکمل طور پر پورا کرنے کی اہل نہیں رہی۔ تنگی و تشنگی کا شدید احساس ہونے لگا اور ایک ایسی انگریزی اردو لغت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی جو جدید عہد کے تقاضوں کو پورا کر سکے۔ اس جہت میں جم کر کام کرنے کی ضرورت تھی۔ بیسویں صدی کی ابتدا میں مولوی عبدالحق نے اس ضرورت کو سب سے پہلے محسوس کیا اور کئی سالوں کی محنت و کاوش کے بعد ۱۹۳۷ء میں انجمن ترقی اردو ہند سے انگریزی۔ اردو اور اردو۔ انگریزی لغت کی تدوین کا کام مکمل کیا اور انجمن ہی سے اسے شائع بھی کرایا۔ پندرہ سو صفحات کی یہ لغت اب تک موجود تمام لغات میں سب سے اچھی مانی جاتی ہے اور خود مولوی صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ "ایسی جامع لغت ہماری زبان

میں تو کیا ہندوستان کی کسی زبان میں نہیں"۔اور مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کوئی غلط بھی نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہے۔ مولوی صاحب نے بڑی محنت و کاوش کے بعد ایک ایسی لغت اردو کے قارئین کو دی جو موجود تمام لغات میں اپنی ترتیب و تدوین اور جدید کاری کے لحاظ سے بہتر تھی اور بدلتے عہد کے تقاضوں کو مکمل طور پر پورا کرنے کی اہلیت رکھتی تھی۔اس لیے اسے نہ صرف قبولیت عام حاصل ہوئی بلکہ آج بھی سب سے زیادہ جامع اور مستند لغت اسی کو مانا جاتا ہے۔ اس لغت کو شائع ہوئے کوئی ساٹھ سال ہو چکے ہیں لیکن اب بھی انگریزی سے اردو میں ترجمے کے لیے تمام دنیا میں یہی لغت استعمال کی جاتی ہے۔ اس مدت میں اس میں دوبار نظر ثانی بھی کی گئی ہے۔ ایک ۱۹٦۸ء میں اور دوسری ۱۹۸۱ء میں اور اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن تبدیلیٔ زمانہ کے تحت جس طرح کی نظر ثانی کی ضرورت تھی وہ ان دونوں نظر ثانی میں ممکن نہیں ہو سکی اور اس بیچ علوم و فنون کی دنیا میں جو انقلاب آیا اور خود انگریزی اور اردو الفاظ کے ذخیرے میں جو اضافہ ہوا۔ یہ لغت اس اضافے سے محروم رہی۔ جس کی وجہ سے جدید عہد کے تقاضوں کو مکمل طور پر پورا کرنے کی اہل نہیں رہی اور ایک نئی لغت کی ضرورت لوگوں کو شدت سے محسوس ہونے لگی، جو سائنسی ایجادات و انکشافات کے اس عہد کے تقاضوں کو پورا کر سکے۔

عصر حاضر میں علوم و فنون کی نت نئی شاخوں کے ذریعے جو نئی نئی سائنسی اور علمی اصطلاحیں وضع ہوئیں، عمرانی علوم میں جو نئے نئے الفاظ وضع ہو کر مستعمل ہوئے، پرنٹ میڈیا اور الکٹرانک میڈیا نے ذرائع ابلاغ کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا جس کے لیے نئی نئی اصطلاحیں بنائی گئیں۔ اس سے زبان کے سرمایۂ الفاظ میں بے پناہ اضافہ ہوا۔اس نے ہر دو زبانوں کی علمی، فنی اور سائنسی حیثیت کو اور بلند کر دیا۔ دوسرے تیز رفتاری کا یہ عالم ہے کہ ہر پل اہم انکشافات و ایجادات اور ترقی کی جانب گامزن ہیں۔ ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی تھی کہ مولوی عبدالحق کی انگریزی اردو لغت پر نئے سرے سے کام ہوتا اور اسے جدید عہد کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جاتا لیکن کسی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہو سکا اور ایک نئی لغت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی۔

ترقی اردو بورڈ نے اس کمی کو شدت سے محسوس کیا اور ایک جامع لغت کا منصوبہ بنایا اور اس پر عمل پیرا ہوئی۔ اس کی ادارت کی اہم ذمہ داری کلیم الدین احمد کو سونپی گئی اور انھوں نے اس کٹھن اور عظیم کام کو کرنے کی ذمہ داری بہ خوشی گوارا کر لی۔ تقریباً ۲۵ برس کی جانفشاں محنت و کاوش کے بعد لغت کا مکمل مسودہ تیار ہوا۔ جس کی تین جلدیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آگئی ہیں۔

چھ جلدوں پر مشتمل لغت کی پہلی جلد جو انگریزی کے تین حروف تہجی A+B+C پر مشتمل ہے۔ اس کی ضخامت ۱۲۱۷ صفحات کی ہے۔ مکمل چھ جلدوں میں ڈھائی لاکھ الفاظ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ اور جلد کا معیار بھی اعلا ہے۔ ظاہری طور پر بے حد حسین ہے اور دنیا کی کسی بھی زبان کی لغت سے اس کا ظاہری معیار کم نہیں،

اس لغت کا نام "جامع انگریزی۔اردو ڈکشنری" ہے۔

تمام جدید اور عصری علوم و فنون کی اصطلاحیں، نئے الفاظ و محاورات کو اس لغت میں جگہ دے کر اسے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ بہت سے ایسے انگریزی الفاظ اور اصطلاحات کو اس لغت میں شامل کیا گیا ہے جن کا اندراج اس لغت کی تیاری کے زمانے کی دوسری لغات میں موجود نہیں تھا۔ یوں تو اس لغت کی مکمل جلدوں میں ۸۴ علوم و فنون کی اصطلاحوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ لیکن جلد اول میں فلسفہ ، نفسیات ، طبیعات، لسانیات، شماریات، سماجیات، سیاسیات، حیاتیات، نباتیات، حیوانیات، ادبیات، تعلیمات، معدنیات، تعمیرات، زراعت، فنون لطیفہ، تاریخی، طب، کیمیا، تجارت و معاشیات، انتظامیہ، قانون، ذرائع ابلاغ، جنگ، موسیقی، فوج، جہاز رانی، علم نجوم، حشریات، عدلیہ وغیرہ کی اصطلاحات اور تقریباً ۴۸ ہزار انگریزی الفاظ و محاورات اور روزمرہ کے معنی و مفہوم کا اندراج کیا گیا ہے۔

اس لغت کی ترتیب نہایت سائنٹفک ہے۔ اس میں حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ ذیلی اندراجات کی ترتیب بھی حروف تہجی کے مطابق کی گئی ہے۔ لغت نویس نے قدیم اور جدید علوم کے الفاظ کا احاطہ کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ لغوی معنی کے ساتھ ساتھ اس کے اصطلاحی پہلوؤں کو بھی کمال خوبی سے سمیٹ لیا ہے۔ ہر لفظ

کے لغوی معنی پہلے دیے گئے ہیں پھر اس لفظ کے اصطلاحی معنی دیے گئے ہیں۔ اگر ایک لفظ مختلف علوم میں مختلف اصطلاحی مفہوم کا حامل ہے تو اس کی اصطلا میں بھی حروف تہجی کی ترتیب سے نمبر وار دی گئی ہیں۔ لفظ کے معنی ترجیحی ترتیب سے (۱)(۲)(۳) نمبروں سے ظاہر کیے گئے ہیں۔ انھیں نمبروں کے ساتھ سیمی کولن(؛) موجود ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نمبر کے مطابق لفظ کے معنی پورے ہوگئے۔ انگریزی الفاظ کی قواعدی صورت، اسم، فعل، متعلق فعل، صفت، حرف ربط وغیرہ کو انگریزی لفظ کے اندراج کے فوراً بعد قوسین میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ قواعد کے مشتقات کی فہرست الگ سے دی گئی ہے۔

اصطلاحات کے علوم کو ہر اصطلاح کے سامنے بریکٹ میں دیا گیا ہے۔ جیسے۔

Advertised Tender: (N) (انتظامیہ)مشتہر ٹنڈر

Advertisment Account: (N) (تجارت و معاشیات) اشتہار کھاتا

Under Advice: (تاریخ و سیاسیات) حسب ہدایت

Advisory Council : (N) (فلسفہ و نفسیات) مشاورتی کونسل

Alternate : (N) (لسانیات)تبادل

Alternate Angle : (N) (طبیعات)زاویہ متبادلہ

Alunite: (N) (FR Alum) (معدنیات) اک معدنی شئے جس میں پھٹکری اور المیونیم ہائیڈریٹ پایا جاتا ہے۔ (کیمیا) ریلونائٹ۔

Anaemia: (A) GR Anai Mia) (طب) خون کی کمی، کم خونی، خون میں سرخ ذرات کی کمی، رنگ کا زرد ہونا یا زرد پڑ جانا۔

Anciant Analysis: (ریاضیات) ثابت شدہ سہل تر مسئلوں میں حل کر کے کسی مسئلہ کا اثبات۔

Bunch Mapanalysis: (شماریات) تجزیہ نقشہ خوشہ

Reciprocal Behaviour: (سماجیات) باہمی کردار

ذرا اس طریقۂ ترتیب کو بہ نظر غائر ملاحظہ فرمایئے۔ سائنس و تکنالوجی کی برق رفتاری کے اس دور میں کتنی سہل انگاری فراہم کی گئی ہے۔ عصری تقاضوں سے کس قدر ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ الفاظ و اصطلاحات کے مفہوم کی وضاحت اتنی عمدگی سے کی گئی ہے کہ کسی طرح کے کنفیوژن کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ یہ لغت مترجموں، مصنفوں، سائنس دانوں، زبان دانوں، پیشہ ورانہ ماہروں، اخبار نویسوں، شعبہ انتظامیہ کے کارکنوں، صحافیوں اور تمام علوم و فنون کے ماہر افراد کے لیے لفظ و معنی کا ایک خزینۂ بے بہا ہے۔ لغت کی یہ جدید اور سائنٹفک ترتیب مترجموں کو تلاش و جستجو کی زحمت سے نجات دلائے گی اور کم وقت میں زیادہ مواد کا ترجمہ بہ حسن و خوبی ہو سکے گا۔

اس لغت کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں اصطلاحات بہ کثرت موجود ہیں۔ ان اصطلاحات کے اندراجات کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے واحد لفظ کے لغوی معنی دیے گئے ہیں۔ واحد لفظ کے مرکبات، سابقوں، لاحقوں کے جوڑ سے حاصل ہونے والے الفاظ و اصطلاحات اسی واحد لفظ کے ذیلی اندراجات ہیں۔ جیسے ایک واحد لفظ ہے:

(۱) سب، پورا، کل۔ (۲) انتہائی، سر تاپا، ہمہ تن، (۳) (جمع کے ساتھ) سب کے سب، جملہ، کل تعداد، (۴) ہر قسم کے، ہر طرح کے، ہر ایک۔

All : (A) (Tent.) کل، مکمل، پورے طور سے، کل ملا کر، بالکل۔

All : (ADV)

All : (N) of) (۱) سب آدمی، سب کے سب، دنیا بھر، (۲) کے ساتھ) کل، جملہ سب کا سب، تمام و کمال، سارے کا سارا، سمو چا۔ (۳) سب کچھ (۴) سب کچھ، جو کچھ تھا، ساری پونجی، سارا اثاثہ، جمع جتھا۔

اس کے دس ذیلی، معنوی و اصطلاحی اندراجات ہیں And All جنھیں حروف تہجی کی ترتیب سے دیا گیا ہے۔ مثلاً باقی سب، باقی کل، بھی، علاوہ، مزید بر آں، نیز۔

And All That : بقیہ سب

At All : مطلق، بالکل ہی، کسی طرح سے بھی

For All: تاہم، باوجود، باوجود اس کے کہ

In All : سب ملا کر، کل، کلہم

Of All : سبھوں میں۔

اس کے بعد ALL کے دوسرے مرکزی اندراجات ہیں جو صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۳ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

All All : برابر، ایک سا، ایک ہی سا۔

All Along: ہمیشہ

All Along of : بوجہ، بدولت

کلیتاً، سبھوں کو، بہ ہمہ جزو کل، مجموعی طور پر، مجموعاً،

All And Some : سب کا سب۔

واحد لفظ کے بعد بالکل اسی نمونہ پر جن الفاظ کی جمع بنتی ہے تو جمع لفظ کے اندراجات لکھے گئے ہیں اور پھر اصطلاحات بھی حروف تہجی کی ترتیب سے دیے گئے ہیں۔ علمی اصطلاحات کو عام معنی کے برعکس قوسین میں دیا گیا ہے۔ جہاں ایک ہی لفظ الگ الگ علوم میں کئی مفہوم میں مستعمل ہے تو اس کا اندراج "و" عطف کی مدد سے کیا گیا ہے۔ ص ۱۱۸۸ پر ایک عام لفظ ہے Culture۔ اس کی قواعدی صورت اسم اور فعل کے تحت اس کے الگ الگ علوم کے اصطلاحی معنی درج ہیں اور یہ ایک لفظ تین صفحوں میں پھیلا ہوا ہے۔

(۱) تہذیب، تمدن، ثقافت، تربیت، ترقی، (ذہنی)۔ (۲) زراعت، فلاحت، کاشت، پرورش پیداواری۔ (۳) جراثیم پرورده۔

Culture : (N) (L.Culture)

پرورش کرنا، (مچھلیاں وغیرہ) پالنا، (دواسازی کے لیے) جراثیم پالنا۔

Culture : (V)

Culture اسم اور فعل کے تحت تمام ذیلی اور مرکزی اندراجات بہ تفصیل دیے گئے ہیں۔ اس طرح کے اور بہت سے الفاظ مثلاً Buri-al, Burning, Bush, Burst, Charge, Charac-ter, Age, Aid, All وغیرہ ہیں۔ جن کے معنی کی تفصیلی اندراجات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ الفاظ کے لسانی مآخذ کی بھی نشاندہی قوسین میں [ ] میں کردی گئی ہے۔ Culture کے سامنے اس کا مآخذ ملاحظہ فرمائیں۔ ان مآخذ کے مخففات الگ سے دیے گئے ہیں اور جس کا مآخذ دستیاب نہیں ہو سکا ہے اس کے سامنے Origin Un-known لکھ دیا گیا ہے۔ جیسے (بازاری) سوزاک

Clap : (N)(Origin Unknown)

کیچڑ یا کسی دوسری چپکنے والی چیز کا دھبا یا داغ، کیچڑ

Clart : (N) (Origin Unknown)

انگریزی کے بہت سے ایسے الفاظ جن کی ایک سے زیادہ املا کا چلن رہا ہے۔ اس کی نشاندہی بھی اس لغت میں کردی گئی ہے اور اس لفظ کے سامنے اس کی دونوں املا لکھ دی گئی ہے۔ جدید املا امریکن انگلش کے نام سے جانی جاتی ہے۔ چند مثالیں دیکھئے

Aby Abye-Ache Ake-Acheilary Achelary Bettel Battel Belloot Belote Blenno Blenn Catawampusly Catawampously Cathodic /Kathodic

دو لفظوں کے مرکب الفاظ کی نشاندہی بھی لغت میں اس لفظ کے سامنے کردی گئی ہے۔

Acadialite: (N)(Acadiet Lite)

Avian : (A)(L.Avis+An)

Blancard : (N)(F.Blanc+Ard)

Byssolite: (A)(GR.Byssos+Lite)

Calling : (N) (F.Call+Ing)

Callipic : (A)(GR. Kallippos+Ic)

اس لغت میں الفاظ کی قواعدی نوعیت بھی ظاہر کی گئی ہے اور ان کی ادبی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ انگریزی لفظ کے مترادفات دینے میں معنی کے زیادہ سے زیادہ Shades پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور حسب ضرورت مترادفات کی تشریحات بھی کی گئی ہیں تاکہ قاری کو مفہوم تک رسائی میں دشواری نہ ہو۔ لغت میں انگریزی زبان کے الفاظ یا اصطلاحات کا اردو متبادل لفظ یا محاورہ دینے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ لیکن جہاں ضرورت پیش آتی ہے وہاں انگریزی لفظ کے معنی تفصیل سے دیے گئے ہیں۔ تاکہ سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

اس لغت کی ترتیب میں اب تک موجود تمام انگریزی اردو لغات سے استفادے کے ساتھ ساتھ تمام علوم و فنون پر نئی نئی کتابوں، اخبارات و رسائل سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ ایک کمی اس لغت میں مرتب لغت پروفیسر کلیم الدین صاحب کے مقدمے کا نہ ہونا ہے جس سے اس لغت کی بہت سی خوبیوں اور طریق ترتیب پر بھرپور روشنی نہیں پڑتی۔

مبصر: مشتاق صدف

مطبوعہ عوام دہلی۔ نومبر ۱۹۹۷ء

ششماہی فکر و تحقیق نئی دہلی

اردو رسائل کی موجودہ کساد بازاری میں ششماہی "فکر و تحقیق" کا نکلنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ادارہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی اردو کی ترویج و اشاعت میں خاص دلچسپی رکھتی ہے۔ ایک ایسے دور میں جب نام نہاد اردو کے بہی خواہ اردو کو نقصان پہنچانے میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں، کسی رسالہ کا شائع ہونا اگر استعجاب کی بات نہیں تو بڑے حوصلہ کی بات ضرور ہے۔

ہندوستان میں جو ادبی رسائل پابندی سے منظر عام پر آرہے ہیں۔ ان میں "فکر و تحقیق" کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں اس رسالہ نے علمی و ادبی موضوعات پر تحقیق و تدوین کے جو قابل قدر اور علم افروز مضامین پیش کئے ہیں اس سے اردو زبان و ادب میں خوشگوار اضافہ ہوا ہے۔ فکر و تحقیق ایک ایسا رسالہ ہے جس میں طویل مضامین کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ سبھی رسالوں میں یہ سہولت دستیاب نہیں ہوتی۔ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جگہ کی تنگی کے باعث اہم اور وقیع مضامین کو مدیران واپس کردیتے ہیں، اور اگر شائع بھی کرتے ہیں تو مضمون کا یا تو پر کتر دیتے ہیں یا پھر اس طرح سے کردیتے ہیں کہ تسلسل باقی نہیں رہتا۔

فکر و تحقیق کا جنوری تا جون ۹۷ء شمارہ ایسے مقالوں پر مشتمل ہے جو باشعور اور ذی فہم طلباء اور اساتذہ کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس شمارہ کا پہلا تحقیقی مقالہ پروفیسر محمد حسن کا ہے جو یوں تو بہت مختصر ہے لیکن اس مقالہ کے بیش قیمت ہونے سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پروفیسر محمد حسن نے اپنے اس مقالہ میں اس بات کی تحقیق کی ہے کہ ٹیپو سلطان کی مدح میں سعادت یار خاں رنگین نے جو ہفت زبانی قصیدہ لکھا تھا وہ دراصل انگریزوں کے خلاف نبرد آزما حکمراں کی مدح میں لکھا جانے والا واحد قصیدہ ہے۔ اس قصیدہ میں انگریزوں کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ بادی النظر میں ہی اس قصیدہ سے آزادی میں اردو شعراء کی شرکت اور ان کے ذریعہ اہم رول ادا کئے جانے کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ مقالہ مختصر ہے لیکن بایں ہمہ یہ آزادی کی پچاسویں سالگرہ پر اہل اردو کے لیے ایک حسین تحفہ ہے۔ مقالہ نگار نے اس قصیدہ سے متعلق ایسے شواہد پیش نہیں کیے ہیں جس سے اس وقت کے حالات کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔ اس کمی کا شدت سے احساس ہوتا ہے اس مقالہ سے رنگین کا جو مرتبہ بلند ہوتا ہوا نظر آتا ہے وہ بھی ایک تحقیقی پہلو کا نتیجہ ہی ہے۔ محمد حسن کی اس مختصر ترین تحریر سے قصیدہ نگاری میں رنگین کی خاص مہارت حاصل ہونے کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

حکیم احسن اللہ خاں کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں سے متعلق پروفیسر محمد انصار اللہ کا طویل مقالہ خصوصی توجہ کا طالب ہے۔ پروفیسر محمد انصار اللہ نے حکیم احسن اللہ خاں کی شخصیت، کارنامہ اور ان کے اسلاف و اقربا کے حالات و کوائف کا ذکر بھرپور طریقے سے کیا ہے۔۔ حکیم احسن اللہ خاں کو بحیثیت شاعر بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ مقالہ ایک الگ نوعیت کا ہے۔ مقالہ خاصا طویل ہے لیکن

اس کی طوالت قارئین پر گراں نہیں گزرتی۔

"اردو شاعری کو فراق کی دین" پر ڈاکٹر راج بہادر گوڑ کا مقالہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ راج بہادر گوڑ نے اس مقالے کے توسط سے فراق کی عظمت کا اعتراف کیا ہے اور انہیں قد آور شاعر قرار دیا ہے۔ یوں تو اب تک فراق کی شاعری پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن ان کی شاعرانہ عظمت کو ایک نئے انداز سے پیش کرنا سب کے بس کی بات نہیں۔ راج بہادر گوڑ نے یہ کام انجام دیا ہے۔ ڈاکٹر سیدہ جعفر کا مقالہ "دکنی اردو میں تہذیبی یکجہتی" موضوع کے اعتبار سے کافی اچھا ہے۔ اس قسم کے موضوعات پر قلم اٹھانے کی سخت ضرورت ہے۔ سیدہ جعفر کا دکنی اردو پر مطالعہ گہرا ہے، انھوں نے جہاں تک ممکن ہو سکا ہے موضوع کے ساتھ انصاف کرنے کی کوشش کی اور حد درجہ کامیاب بھی ہوئی ہیں۔ "جدوجہد آزادی اور خواتین" کے عنوان سے خان عبدالودود نے جو کچھ بھی لکھا ہے بہتر ہے۔ انھوں نے جدوجہد آزادی میں خواتین کے کردار کا جو اجمالی جائزہ پیش کیا ہے اس سے ان کے عمیق مطالعہ اور جنگ آزادی میں خواتین کے کردار سے متعلق خاصی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ آزادی کے جشن زریں کے موقع پر خان عبدالودود کا یہ مقالہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر کمال احمد صدیقی کا مقالہ "عروض و معروض" موضوع کے اعتبار سے ایک مکمل مقالہ ہے۔ اس مقالہ کے ذریعہ فن شاعری' بحر' اوزان اور تقطیع کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ عروض و معروض کی بعض غلطیوں ، تلفظ میں حرکات و سکنات بدلنے کے غلط طریقہ سے بچنے کے لیے ڈاکٹر کمال احمد صدیقی کا یہ مقالہ پڑھنا ضروری ہے۔ بظاہر یہ موضوع خشک نظر آتا ہے لیکن کمال احمد صدیقی نے اسے اس انداز میں پیش کیا ہے کہ گراں نہیں گزرتا۔ حیات امیر مینائی پر ڈاکٹر شعائر اللہ خاں وجیہی کا مضمون خاصا معلوماتی ہے۔ اس مضمون میں امیر مینائی کی شخصیت اور فن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جسے پڑھ کر امیر مینائی کی زبان و بیان اور قواعد و عروض پر حد درجہ کمال حاصل ہونے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے جوش و فراق کی رباعیات پر ڈاکٹر محمد یعقوب عامر کے تجزیاتی مقالہ سے تشنگی کا احساس برقرار رہتا ہے۔ کیونکہ جوش و فراق کی رباعیات کے حوالے سے بعض اہم نکات پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اس موضوع کا حق ادا کرنے کے لیے کچھ اور مطالعہ کی ضرورت تھی۔ مقالہ نگار نے شاید عجلت میں یہ مقالہ لکھا ہے۔ جس کا احساس دوران مطالعہ بخوبی ہو جاتا ہے۔ زیر نظر شمارہ میں مرحوم آنند نرائن ملا کی تصنیف "جادۂ ملا" پر رفعت سروش نے جو مضمون لکھا ہے وہ ملا کے کارناموں کا بھرپور احتساب کرتا ہے۔ اس شمارہ کا آخری مضمون "موازنہ سرور سلطانی اور شاہنامہ اردو" ہے۔ جسے بشیر احمد نے بڑی محنت سے تحریر کیا ہے۔ انھوں نے موازنہ سرور سلطان اور شاہنامہ اردو کے چند اہم نکات کو اجاگر کرتے ہوئے شاہنامہ اردو پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس کی تاریخی، ادبی، فنی لسانی اہمیت کو موضوع بحث لاکر مزید نئی باتیں پیش کرنے کا مشورہ دیا ہے، یہ مضمون بھی تحقیقی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔

فکر و تحقیق کی اتنی اچھی پیش کش کا سہرا ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ، انوار رضوی اور بشیر احمد کے سر جاتا ہے۔ انہی کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ زیر نظر رسالہ دستاویزی

حیثیت کا حامل ہو گیا ہے۔ میرے نزدیک یہ شمارہ حوالے کے اعتبار سے بھی سنگ میل کی حیثیت حاصل کرے گا۔ کتاب کے سرورق پر ہلکے سرخ رنگ سے ایک عجیب قسم کا تاثر قائم ہوتا ہے جو دیدہ زیب ہے پروف کی کم غلطیاں ہونے سے یہ شمارہ خوب سے خوب تر ہو گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ باعتبار مواد ارباب قلم اور اہل علم کے لیے فکر و تحقیق گرانقدر تحفہ ہو گا اور ادبی حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہو گی۔

سہ ماہی اردو دنیا پر تبصرہ

ہفت روزہ "بڈشاہ" سری نگر، کشمیر کے مدیر جناب شاہد بڈگامی نے سہ ماہی اردو دنیا پر تبصرہ کرتے ہوئے ۱۹ر ستمبر ۱۹۹۷ء کے شمارے میں لکھا ہے۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا سہ ماہی جریدہ "اردو دنیا" نئی دہلی منظر عام پر آچکا ہے۔ جس کے مدیر اعلیٰ کشمیر کے ہونہار اور جواں سال ادیب، محقق اور ماہر تعلیم ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ ہیں۔ جنھوں نے حال ہی میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان وزارت تعلیم کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے چارج سنبھالا ہے۔ اس عہدہ جلیلہ پر بھٹ صاحب کی تقرری کا برصغیر کے علمی ادبی اور ثقافتی حلقوں بالخصوص عاشقان اردو نے زبردست خیر مقدم کیا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ بھٹ صاحب کشمیر یونیورسٹی میں کئی اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے کے بعد ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی کے رجسٹرار کے عہدے پر مامور تھے۔ جموں کشمیر کے ادیبوں، دانشوروں اور اردو نوازوں نے ڈاکٹر صاحب کی تقرری پر دلی مسرت کا اظہار کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ ملکی سطح پر اردو زبان کی ترقی و ترویج کی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے ڈاکٹر صاحب اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ ڈاکٹر صاحب کی سربراہی میں ریاست جموں و کشمیر میں بھی اردو زبان کی ترقی کے لیے ٹھوس قدم اٹھائے جا سکیں گے۔ جہاں اردو کو فقط سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے۔ لیکن عملاً اردو زبان کی بے سروسامانی کو دور کرنے کی خاطر گزشتہ پچاس سال کے دوران بہت ہی کم کام ہوا ہے۔ ۸ر۲۰×۳۰ سائز کے ۵۴ صفحات پر مشتمل سہ ماہی اردو دنیا کا اولین شمارہ کئی رنگوں میں خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ عمدہ کاغذ پر آفسیٹ پر چھاپا گیا ہے۔ اس میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے لائحہ عمل کے علاوہ اردو اکادمیوں کی سرگرمیاں، خطوط، علمی ادبی خبریں، سائنسی موضوعات پر بہترین مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ اس طرح دنیائے اردو میں کشمیر کے ایک سپوت ڈاکٹر حمید اللہ بھٹ کے ہاتھوں ایک قندیل روشن ہو کر اندھیری راہوں پر عاشقان اردو کا ایک سہارا بن کر سامنے آچکا ہے۔

دکن میں اردو

نصیر الدین ہاشمی

صفحات : ۹۴۶ قیمت : ۔ر۴۲

یہ اردو کی ان کتابوں میں سے ہے جن کے ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں بار بار چھپتے رہے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی مانگ اور افادیت کبھی کم نہ ہو گی۔ اردو ادب کی تہذیبی تاریخ کے سلسلے میں اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ بیورو نے اس کتاب کا آٹھواں ایڈیشن شائع کر کے اردو زبان و ادب کی اہم خدمت انجام دی ہے۔

یہ کتاب متعدد یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہے۔ موجودہ ایڈیشن میں مصنف نصیر الدین ہاشمی کے حالات زندگی بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔ اب یہ نظر ثانی شدہ ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

انوار رضوی

برطانیہ میں ہندوستانی زبانوں کی کانفرنس

۱۱ سے ۱۴ ر ستمبر ۱۹۹۷ء میں برطانیہ عظمیٰ میں ہندوستان سفارت خانہ نے ہندی سمیتی یو۔ کے انسم بھارتیہ مانچسٹر اور گیتانجلی بہو بھاشیہ سمودائے برمنگھم کے تعاون سے لندن، مانچسٹر اور برمنگھم میں ہندی و ہندوستانی زبانوں کی دوسری بین الاقوامی کانفرنس اور مشاعروں کا اہتمام کیا تھا۔

اس میں ہندوستان سے دس ہندی علما و شعرا نے شرکت کی اور اردو کی نمائندگی راقم السطور اور شمین۔ کاف نظام نے کی۔ اس کی علاوہ اوسلو (ناروے) سے ہندی اردو کے افسانے نگار سریش چندر شکلا آئے ہوئے تھے۔ لندن میں ہندی کے برطانوی استاد اور برج بھاشا کے شاعر ڈاکٹر روپرٹ سنیل تھے۔ لندن میں اردو تھیئٹر چلانے والے شاعر چمن لال چمن، اردو افسانہ نگار کیول دھیر، یارک (برطانیہ) سے آئے ہوئے ماہر لسانیات ڈاکٹر ورما، برطانیہ میں مقیم ہندی کے استاد اور پروفیسر شیام نندن پانڈے اور بہت سے ہندی اور اردو کے مقامی شعرا نے شرکت کی۔

۱۱ ر ستمبر کی صبح ۶.۲۵ پر لندن کی فلائٹ میں سوار ہوئے۔ ہوائی جہاز ممبئی سے روانہ ہو کر سیدھا لندن میں ہی اترتا ہے۔ ہندوستانی وقت کے حساب سے ۴ بجے ہیتھرو لندن پر ہوائی جہاز اترا۔ اس دوران کئی بار چائے پی سوئے اٹھے، ۲ بجے کھانا کھایا پھر اونگھ گئے اور آخر سفر تمام ہوا ہیتھرو پر اترنے کے بعد گھڑی کو لندن کے مطابق درست کرنا پڑا یعنی ۱۱.۳۰ بجا لیے گویا وقت کے خزانے سے ساڑھے چار گھنٹے چرا لیے۔

ہیتھرو پر ہی سفارت خانہ کے ہندی آفیسر ستیش چندر مل گئے اور سفارت خانہ کی کار میں انڈیا ہاؤس لے گئے۔ انڈیا ہاؤس ایک چند منزلہ عمارت ہے جس کی حیثیت تاریخی ہے۔ آزادی کی جدوجہد کے دنوں میں یہ برطانیہ میں مقیم ہندوستانیوں کی آماجگاہ تھی۔ آزادی کے بعد یہ عمارت برطانوی حکومت نے ہندوستان کو تفویض کر دی۔

بارے سفارت خانہ کے غسل خانے میں ہی شیو بنایا گیا منہ ہاتھ دھو کر کپڑے بدلے گئے اور سفارت خانہ کی کار میں بیٹھ کر نہرو سنٹر پہنچ گئے۔ ہال شائقین سے بھرا ہوا تھا۔ سفیر محترم ڈاکٹر لکشمی مل سنگھوی اپنی ادب نواز اہلیہ کملا سنگھوی کے ساتھ موجود تھے روایتی طور پر جلسہ کا آغاز ہوا۔ چراغ روشن کیے گئے۔ مناجات ہوئی اور ڈاکٹر اندر ناتھ چودھری نے ایک زور دار تقریر کی۔ ڈاکٹر چودھری ساہتیہ اکادمی دہلی کے برسوں سیکریٹری رہے ہیں اب نہرو سنٹر لندن کے کرتا دھرتا ہیں۔ عالم انسان ہیں۔ زباں داں ہیں لسانیات داں ہیں۔ ہندی اور ہندوستانی زبانوں کے رموز و کوائف سے خوب واقف ہیں۔ ڈاکٹر سنگھوی نے عالمانہ تقریر کی۔ ان کا کہنا تھا کہ زبان کلچر کا جزو اعظم ہے۔ برطانیہ میں رہنے والے ہندوستانیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کلچر سے مربوط رہیں۔ زبان سے وابستگی ان کو کلچر سے وابستہ رکھے گی۔ کلچر سے ٹوٹ کر آدمی کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی زبانوں کی اس کانفرنس کا مقصد ہے ملک سے باہر رہنے والے ہندوستانیوں کو ان کے اپنے کلچر کا آموختہ یاد کرانا۔ یہ ان کے لیے بھی مفید ہے اور برطانیہ کے لیے بھی فائدے کا سودا ہے۔ کیونکہ ثابت و سالم بھرے پرے شہریوں

سے ملک بھی ویسا ہی بنتا ہے۔ ٹوٹتے بکھرتے لوگ ملک کو بھی راس نہیں آتے۔

کارڈ میں افتتاحی جلسہ کا وقت دیا ہوا تھا ۶.۳۰ سے ۹.۳۰ تک۔ جلسہ وقت پر ختم ہوا۔ رات میں مانچسٹر میں مشاعرہ یا کوی سمیلن تھا۔

7 بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ باری باری تمام شعراء کا تعارف ہوا اور لکھنؤ کے داؤجی گپت نے مائک سنبھالا۔ پہلے مقامی شعراء اور پھر مہمان شعراء۔ ہندی اردو کے علاوہ پنجابی میں بھی پڑھا گیا۔ مجمع نہایت نستعلیق تھا۔ یہاں ہوٹنگ کا سلسلہ بالکل نہیں تھا اور یہ ہم کو راس بھی آتا ہے۔ رات گئے تک شعر و سخن کی محفل جمی۔ ہال بھرا ہوا تھا اور حاضرین بارہ بجے کے بعد تک جمے ہی رہے۔ مشاعرہ ختم ہوا تو محفل برخاست ہوئی۔ باہر نکلے تو خنک ہوا چل رہی تھی۔ گرم کوٹ کام آگیا۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی تھی۔ لندن کیا پورے انگلستان میں یہی لطف ہے۔ بوند پڑی نہیں کہ ٹھنڈی ہوا کی کھڑکی کھل گئی۔

صبح ہوئی تو پھر سامان سفر تیار ہوا اور ایک جگہ جمع ہو کر سب بس میں بیٹھ گئے اور چل پڑے۔ اس بس کی خاص بات یہ تھی کہ آمنے سامنے سیٹوں کے بیچ میز لگی تھی اور اس میں ٹائلٹ بھی تھا۔ برطانیہ میں شاہراہ بڑے خاصے کی شے ہے کم از کم مجھ کو وہ بہت بھلی اور نئی نئی لگی۔ شاہراہ پر کوئی چوراہا نہیں ہوتا اس لیے کوئی ریڈ لائٹ نہیں ہوتی۔ چوراہے کی جگہ فلائی اوور تھا موٹر چلتی ہے تو بے روک چلتی ہی جاتی ہے کوئی راستہ شاہراہ میں براہ راست آکر نہیں ملتا۔ شاہراہ کے دونوں جانب زیادہ تر بلند ڈھلان تھی جس کے اوپر بلند درخت ایستادہ تھے۔ جہاں ڈھلان نہیں تھی وہاں اونچائی دے کر لکڑی کی دیوار چلی جاتی تھی۔ یہ بھی نہیں تو بلند و بالا درخت ہی تھے۔ یعنی کل ملا کر دونوں جانب کا منظر نگاہ سے پوشیدہ تھا۔ کہیں ایک طرف یا دونوں طرف منظر کھل جاتا تھا۔ وہاں ہری گھاس کے میدان یا نشیب و فراز گھاس اور درختوں سے ڈھکے تھے۔ گائیں یا سور چرتے گھومتے نظر آتے تھے مگر چاروں طرف محفوظ باڑ کے اندر۔ ان کا سڑک پر آنے کا کوئی امکان نہیں تھا اس لیے بس بے روک چلتی جاتی تھی۔ برمنگھم جانے کے لیے ایک بار بس جانبی سڑک پر چڑھی اور پھر فلائی اوور کی بلندی سے بائیں جانب کی ایک سڑک پکڑی اور بستی میں پہنچا دیا۔ شاہراہ پر کہیں کوئی دوکان، ریسٹورنٹ یا بستی کا نشان دکھائی نہیں دیتا بس نیچے موٹریں اور اوپر خدائے لامکاں۔

مانچسٹر سے لوٹتے ہوئے سفیر محترم سب لوگوں کو شیکسپیر کا گھر دکھانے لے گئے۔ شاہراہ سے ہٹ کر ایک راستہ اختیار کیا گیا اور ہم لوگ اسٹریٹ فورڈ پہنچ گئے۔ برطانیہ میں سفر کرتے ہوئے آپ کو موٹریں اور بسیں نظر آتی ہیں مگر آدمی چلتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اسٹریٹ فورڈ پہنچے تو یکایک آدمی گروہ در گروہ نظر آئے۔ معلوم ہوا یہ سب بیشتر سیاح ہیں یہاں شیکسپیر کا گھر جو اب عجائب خانہ میں بدل دیا گیا ہے وہ سیاحوں کی بڑی محبوب زیارت گاہ ہے عجائب خانہ دیکھ کر آنکھیں روشن ہو گئیں۔ کسی زمانہ میں اس گھر کے نچلے حصہ میں قصاب کی دوکان بھی کھل گئی تھی۔ (غالب کے مکان پر تو کل تک لکڑی کی ٹال تھی) مگر اب دوکان وغیرہ کے آثار ختم کر کے گھر کو اپنی پہلی شکل میں بحال کر دیا گیا ہے۔ لکڑی کا دو منزلہ مکان ہے جس میں چار سو برس پہلے کی چھتیں اور لکڑی کا کام نظر آتا ہے۔ آپ نگاہ تصور سے عظیم ڈرامہ نگار شاعر کو استراحت کرتے، بیٹھک میں گپ لگاتے اور کرسی میز پر لکھتے دیکھ سکتے ہیں۔ تمنا ہوئی کہ ہمارے قدیم شعرا اور ادبا میں سے بھی کسی کا گھر ایسے ہی بحال کیا جاتا۔ اس کی زیارت کرتے اور تصور میں بہت کچھ دیکھتے۔ دیکھئے غالب کا گھر دہلی میں کب میوزیم بن کر تیار ہوتا ہے۔

اسٹریٹ فورڈ سے نکلے تو برمنگھم پہنچے۔ دن کے تین بج رہے تھے۔ معلوم ہوا چار بجے کانفرنس کی دوسری نشست ہے۔ بہر حال چائے کی ایک پیالی اور تھوڑی سی خوش گپی کر کے چل دیے اور ایک ہال میں پہنچائے گئے۔ ہال بڑا نہیں تھا مگر بھرا ہوا تھا۔ ڈاکٹر ورما نے ایک عالمانہ تقریر کی جس کا موضوع تھا شمالی ہند کی زبانوں پر دراوڑی زبانوں کے اثرات مقالہ معلومات افزا تھا اور کانفرنس کے شایان شان تھا۔ ایک مقامی خاتون نے ہندوستانی عورتوں کی حیثیت پر مضمون پڑھا۔ جو یورپ کے تناظر میں اتنا درست نہیں تھا لیکن انھوں نے ہندوستان میں عورتوں کی حالت زار کی جانب توجہ دلائی تھی۔ دہلی سے گئے ہوئے سنسکرت کے عالم واچسپتی اپادھیائے نے ایک عالمانہ تقریر کی۔ وقت کم رہ گیا تھا اس لیے باقیوں سے اختصار کی اپیل کی گئی۔ برطانیہ میں یوں بھی آغاز کے ساتھ اختتام کا وقت بھی معینہ ہوتا ہے۔ آپ کو یاد نہ رہے تو ہال کا کیر ٹیکر آپ کو یاد دلاتا ہے۔ راقم السطور کو بھی ایک تقریر کرنی تھی۔ میرا موضوع تھا ہندی، اردو اور صوفی شعرا میرا کہنا تھا کہ گیارہویں صدی عیسوی سے لے کر سولہویں صدی تک ہندی اور اردو کی تاریخ اور ادبی ورثہ ایک ہی ہے۔ اس ورثہ میں صوفی شعرا ہی پیش پیش ہیں وہ اپنی زبان کو ہندی کہتے تھے۔ ریختہ اور اردو کے الفاظ بعد میں وضع ہوئے ہیں اور ہندی اور اردو کی الگ الگ شکلیں اور الگ الگ ادبی روایات اور ادب بعد میں ہی تخلیق ہوئے ہیں۔ صوفی شعرا جو فارسی اور عربی کے عالم اور مصنف تھے جان کر ہندوستان کی اس زبان میں شعر کہتے تھے۔ اس زبان کو جو ہندوستان کے طول و عرض میں رابطہ کی زبان تھی عزیز رکھتے تھے کیونکہ وہ عوام کے ساتھ مربوط ہونا چاہتے تھے۔ انھوں نے ہی اس بول چال کی ٹوٹی پھوٹی زبان کو ادبی بنایا شاعری کے اسالیب عطا کیے اور رفتہ رفتہ یہ عوامی بولی جس نے ہندوستان کی شروع سے ہی شیرازہ بندی کی ہے آخر کار دو عظیم زبانوں ہندی اور اردو کے روپ میں ڈھل گئی۔ یہ دو زبانیں ادبی اعتبار سے مختلف ہونے کے باوجود لسانی اعتبار سے آج بھی ایک ہی ہیں اور گاندھی جی اس رمز کو جانتے تھے اسی لیے ہندوستان کی قومی زبان وہ ہندوستانی کو بنانا چاہتے تھے جس کے رسم الخط دو ہوتے دیوناگری اور اردو۔

شام کو سات بجے مشاعرے ارتھات کوی سمیلن کا اہتمام تھا۔ ایک بڑے ہال میں لوگ جمع تھے۔ یہ مشاعرہ اصل معنوں میں ہندوستانی زبانوں کا مشاعرہ ثابت ہوا کیونکہ اس میں ہندی اور اردو کے علاوہ پنجابی، تیلگو، گجراتی اور کنڑ کے شعرا نے شرکت کی۔ برمنگھم میں ہندوستانی خاصی تعداد میں ہیں مگر متعدد زبانوں کے بولنے والے ہیں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے لوگ۔ سب نے مل کر ایک انجمن بنائی ہوئی ہے اس کا نام ہے "گیتانجلی بہو بھاشیہ سموداے" یہ اس بارہ سالہ لڑکی گیتانجلی کی یاد میں قائم ہوئی ہے جس نے اپنے پیچھے بڑی جذباتی اور محسوساتی شاعری کا ایک مجموعہ چھوڑا ہے۔ کم عمری میں ہی وہ بلڈ کینسر کے جان لیوا مرض میں سدھار گئی اور پل پل ختم ہوتی ہوئی زندگی کو اس نے لفظوں میں ڈھالنے کی سعی کی۔ سب سے پہلے گیتانجلی کی ایک مختصر محسوساتی نظم انگریزی میں سنائی گئی۔ یہ مشاعرہ بہت جم کر ہوا۔ سفیر محترم نے اسٹیج پر بیٹھے شعرا کے اصرار پر خود بھی ایک نظم پڑھی اور ان کی بیگم کملاجی تو باقاعدہ شاعرہ ہیں اور بہت اچھی ہندی نظمیں کہتی ہیں۔ ان کی ایک نظم کا بڑا بیباک عنوان تھا 'رام میں نے تمھیں کبھی معاف نہیں کیا' نظم بھی ایسی ہی بیباک تھی۔ مقامی شعرا میں اردو کے بھی کئی شاعر تھے جن کا لب و لہجہ اور محاورہ درست تھا اس سے پتہ چلتا تھا کہ یہ لوگ انگلستان میں رہ کر بھی اردو کو ہی رابطہ کی زبان بنائے ہوئے ہیں اور اس کا ورد رکھتے ہیں۔

۱۴کی صبح کو سب مندوبین اور شعرا ایک جگہ جمع ہوئے۔ ناشتہ ہوا۔ فوٹو گرافی ہوئی۔ سفیر محترم اور ان کی اہلیہ کملا جی بھی تھیں۔ اور یہیں سے بس میں بیٹھ کر قافلہ روانہ ہوا۔ ایک بجے دن لندن میں پہنچ گئے۔ سیدھے انڈیا ہاؤس لے جائے گئے۔ آج کانفرنس کا آخری دن تھا۔ چار بجے بھارتیہ ودیا بھون کے آڈیٹوریم میں کانفرنس کی آخری نشست تھی۔ ہائی کمیشن کی کینٹین میں کھانا کھایا گیا۔ بعض لوگ گھروں کو چلے گئے تھے۔ چار بجے بھارتیہ ودیا بھون پہنچ گئے۔ یہ عمارت ایک کامپلکس ہے جس میں ودیا بھون کا دفتر، آڈیٹوریم اور کئی کمرے ہیں۔ ڈاکٹر روپرٹ سنیل اس نشست کے صدر تھے۔ اس نشست میں کئی مقالے پڑھے گئے۔ ہندوستان میں خاص طور پر ہندی کی زبوں حالی کا تذکرہ کیا گیا۔ اسی نشست میں ڈاکٹر کیلاش واجپئی سے ملاقات ہوئی۔ وہ آج ہی لندن پہنچے تھے۔ ہندوستان سے روانہ ہونے میں ان کو دیر ہو گئی تھی۔ دہلی سے آئے ہوئے شمبھو پرساد سنگھ کو بھی یہیں دیکھا۔ وہ کسی اور سلسلے میں آکسفورڈ آئے تھے۔ اس نشست میں انھوں نے ایک مضمون پڑھا۔ اس نشست میں سب سے وقیع مقالہ ڈاکٹر پانڈے نے پڑھا۔ یہ یورپ میں ہندی کے بزرگ استاد ہیں انھوں نے سنتوں کی ہندی کا تذکرہ کیا۔ ہندی کے دور اول کی شاعری کی مثالیں پیش کیں جس سے ہندی کی قدامت ظاہر ہوتی ہے۔ ہندی کی قدیم شعری روایت کے ضمن میں یہ البتہ صوفی شعرا کا ذکر کرنا بھول گئے۔ میں نے جب اس سہو کی جانب توجہ دلائی تو معذرت خواہ ہوئے۔

اسی نشست میں شین کاف نظام نے ہندی اردو کی مشترکہ لسانی خصوصیات پر ایک عمدہ مقالہ پڑھا۔ آڈیٹوریم بڑا نہیں تھا مگر حاضرین سے پُر تھا۔

شام کو سات بجے مشاعرے یا کوی سمیلن کا اہتمام تھا جو بڑے اہتمام سے شروع ہوا۔ اس میں ڈاکٹر سنگھوی نے جستہ جستہ نام لے کر ان تمام مقامی لوگوں کی کوششوں کو سراہا جنھوں نے اس کانفرنس اور مشاعروں کے پروگرام کو کامیاب بنایا تھا۔ سب مقامی کارکنان کو اسٹیج پر بلایا گیا ان کو تمغے عطا کیے گئے۔ نو مولود ہندی میگزین، پروائی، کی تحسین ہوئی۔ ڈاکٹر سریندر اروڑہ کی خدمات کا اعتراف ہوا۔ ستیش چندر کے انتظام و انصرام کو سراہا گیا۔ غرضیکہ اس میں خاصا وقت لگا اور کوی سمیلن دیر سے شروع ہوا۔ لندن میں آغاز کے ساتھ عام طور پر اختتام میں بھی وقت کی پابندی کا خیال رکھا جاتا ہے مگر اس شام آغاز میں بھی دیر ہوئی اور اختتام میں بھی۔ بہر حال ایک بار جب پروگرام شروع ہوا تو محفل جم گئی۔ لندن کے مقامی شعرا اور کوی بھی اس میں شریک ہوئے اور ہندوستان اور اوسلو سے آئے ہوئے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ میں نے بھی ایک نظم چند قطعات اور ایک غزل سنائی۔ مجمع تربیت یافتہ تھا۔ پسند آنے پر تالی بجاتا تھا اور ناپسند ہونے پر محض خاموشی کی بیداد تھی۔

بارہ بجے رات تک کوی سمیلن چلا اور بخیر و خوبی ختم ہوا۔

۱۵، ستمبر کو صبح سے دوپہر تک مندوبین کو انڈیا ہاؤس میں جمع ہونا تھا۔ میں تو صبح ہی اپنے میزبان کی ہمراہی میں انڈیا ہاؤس پہنچ گیا تھا اور لنچ تک آس پاس کے بازاروں میں چہل قدمی کی۔

۳ بجے ہندوستانی ہائی کمشنر ڈاکٹر سنگھوی نے اپنے گھر چائے کی پارٹی میں بلایا تھا۔ انڈیا ہاؤس سے کاروں میں مندوبین اور شعرا کا کارواں ان کے گھر روانہ ہوا۔

دروازے پر کملا جی بیگم سنگھوی ہر مہمان کا استقبال روایتی ہندوستانی طریقہ سے کرنے کے لیے بہ نفس نفیس موجود تھیں۔

ہندوستانی سماج مختلف مذاہب سے مل کر بنتا ہے جس میں ہندو مذہب البتہ جزو اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ مندر سے نکلے تو

پدمیش کے یہاں کھانے پر روانہ ہوگئے۔ پدمیش لندن کے مضافات میں رہتے ہیں۔

۱۶ ستمبر کو صبح میں انڈیا ہاؤس پہنچ گیا۔ وعدے کے مطابق شین کاف نظام بھی آگئے۔ ابھی ۳ بجنے میں دیر تھی میں اور نظام گھومنے نکل گئے۔ ستیش چندر نے ہم لوگوں کی رہنمائی کی اور لندن درشن کی بس میں بٹھادیا۔ ایک ہی کمپنی، بگ بس کی دو منزلہ بسیں لندن بھر میں چلتی ہیں۔ ایک بار ٹکٹ خرید لیجئے اور بیٹھ جائیے۔ اوپر کی منزل بغیر چھت کے ہے اور ایک گائڈ مائکروفون پر بولتا جاتا ہے۔ بازاروں اور دکھائی دینے والی دو طرفہ عمارتوں کا تعارف بتاتا جاتا ہے۔ انگریز تاریخ پسند اور تاریخ پرست ہیں۔ قابل دید مقام پر بس رکتی ہے۔ جو چاہے اتر جائے اور گھوم پھر کر اسی کمپنی کی کسی اور بس میں سوار ہو جائے۔ ٹکٹ اس پورے دن کا ہے۔ ہم لوگ ۱۲ بجے بیٹھے تھے اور ۳ بجے بی بی سی جانا تھا اس لیے کہیں اترے نہیں بس اوپر سے بیٹھے نظارہ کرتے رہے اور انڈیا ہاؤس پر اتر گئے۔ یہ بس دن بھر ایسے ہی گول گول چکر لگاتی رہتی ہے۔

ٹھیک ۳ بجے بی بی سی کی عمارت بش ہاؤس پہنچ گئے۔ ریسیپشن پر آپ مطلوبہ شخص اور یونٹ کا نام بتائیے وہاں سے ایک شخص آجاتا ہے اور اپنی قیادت میں اندر لے جاتا ہے۔

۱۷ ستمبر کو میں انڈیا ہاؤس نہیں گیا اور تن تنہا لندن گھومنے نکل پڑا۔ سوچا تھا برٹش میوزیم لائبریری دیکھوں گا۔ قریب ترین اسٹیشن سے میزبان کی ہدایت کے مطابق دن بھر کا ٹکٹ لیا اور پلیٹ فارم پر آگیا۔ پلیٹ فارم پر تمام ہدایتیں لکھی ہوئی ہیں۔ ریل کی لائنوں کے نقشے بنے ہوئے ہیں۔ گھبراہٹ تو ہوتی ہے مگر بآسانی ایک اجنبی انسان ریل کا سفر لندن میں کر سکتا ہے۔ ریل کا دروازہ خودکار ہے جو ریل رکنے پر از خود کھلتا ہے۔ اور اس کے چلنے سے پہلے خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ صبح شام دفتر کے اوقات کے علاوہ ریلوں میں بھیڑ نہیں ہے۔ ہر ڈبہ میں ریل کے سفر کا پورا نقشہ دیوار پر بنا ہوا ہے آپ کہیں بھی بیٹھیں وہ صاف نظر آتا ہے۔ سامنے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف نقشہ بنا ہوا ہے اسٹیشنوں کے نام لکھے ہیں۔ ریل رکتی ہے اسٹیشن آتا ہے تو جگہ جگہ اس اسٹیشن کا نام لکھا ہے۔ شاہراہ کے سفر میں جو پراسراریت اور پردہ داری کا احساس ہوا تھا یہاں مفقود ہے۔ بیچ میں لائن بدلنی ہے تو اتر جائیے پلیٹ فارم کے دوسری طرف دوسری لائن جاتی ہے آتی ہوئی ریل میں بیٹھ جائیے اور منزل مقصود پر پہنچ جائیے۔ قدم قدم پر ہدایتیں لکھی ہوئی ہیں۔ کون سا راستہ باہر جاتا ہے کون سی جانب جاتا ہے آپ کو جہاں جانا ہے جائیے۔ اسٹیشن سے باہر آنے کے لیے جو دروازہ ہے وہ بند ہے۔ مشین لگی ہے ایک جانب سے آپ ٹکٹ اس میں ڈالتے ہیں دروازہ کھل جاتا ہے ٹکٹ مشین سے باہر آجاتا ہے آپ نکال کر رکھ لیجئے۔ دن بھر کا ٹکٹ ہے آگے کام آئے گا۔ یہی ٹکٹ جو دن بھر کے لیے خریدا ہے ریل کے علاوہ اس دن بس میں بھی چلے گا۔ اگر آپ میں ہمت ہے یا کئی کام ہیں تو آخر کار یہ ٹکٹ آپ کو سستا پڑے گا۔

بیچ میں ریل بدل کر میں چیرنگ کراس اسٹیشن پر اترا اور نوشتہ دیوار دیکھتا ہوا باہر نکل آیا تو سامنے ٹرافل گار اسکوائر کی عالیشان اور بلند عمارت تھی۔ وہاں سے گلیوں بازاروں میں چلتا ہوا پیدل برٹش میوزیم لائبریری کی عمارت تک پہنچا۔ کئی دنوں سے لندن میں پیدل چلنے کی خواہش زور کر رہی تھی۔ صاف شفاف اور چوڑے فٹ پاتھ دیکھ کر پیدل چلنے کو دل چاہتا ہے۔ فٹ پاتھ ہر جگہ پیدل چلنے والوں کے لیے بنائے جاتے ہیں مگر لندن میں واقعی ان کے لیے ہوتے بھی ہیں جن پر وہ بے دریغ پیدل چل سکتے ہیں۔

برٹش میوزیم لائبریری قلعہ نما ہے۔ بلند و بالا

ستونوں سے گھرے عمارت میں جمال بھی ہے مگر جلال جمال سے زیادہ ہے پہلی بار دیکھنے میں دل ہی بیٹھنے لگتا ہے۔ اندر جائیے تو نادر و نایاب مخطوطے شوکیسوں میں سجائے ہوئے ہیں۔ کئی گھنٹے ان کی سیر کرتا رہا اور آخر تھک گیا اور بے نیل و مرام گھر کی جانب مراجعت کی جس طرح ریل بدلتا ہوا آیا تھا اسی طور واپس پہنچ گیا۔

شام کو اپنے میزبان کے ساتھ علاقائی پارک میں گیا کیا وسیع و عریض پارک تھا۔ ایک طرف بچوں کے لیے جھولے وغیرہ لگے تھے اور باقی لق و دق گھاس کا میدان تھا۔ درختوں کے جھنڈ کئی جگہ تھے۔ پارک کم از کم سو ایکڑ کا ہوگا۔ اس میں چند بچے اور ان کے ساتھ آیائیں نظر آئیں۔ پارک کی وسعت سے اس رہائشی علاقہ کے صحت افزا ہونے کا خیال آیا لندن میں جگہ جگہ وسیع پارک دکھائی دیتے ہیں۔ درختوں کی بہتات ہے۔ مرکزی لندن کے علاوہ دومنزلہ رہائشی مکانات ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورا شہر محکم منصوبہ کے تحت بنایا گیا ہے جس میں خاص محرک ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنا ہے اور یہ منصوبہ بندی کامیاب نظر آتی ہے۔ شہری اور مضافاتی علاقہ میں کارخانہ اور دھویں کا نام و نشان نہیں ہے۔ کوئی موٹر دھواں چھوڑتی نظر نہیں آتی۔ موٹروں کی کثرت کے باوجود پٹرول کی بو کہیں نہیں ملتی۔ رہائش اور شہری توسیع کے تمام اسالیب مغرب سے ہندوستان میں آئے ہیں۔ ان اسالیب کو آلودگی سے کیسے پاک رکھا جائے یہ بھی ہم کو شاید مغرب سے ہی سیکھنا ہے۔ اور اس کی فوری ضرورت بھی ہے۔

۱۹؍ستمبر کو ہائی کمیشن کے آفس گیا لندن میں آخری دن تھا اور دوسرے دن دہلی کی فلائٹ پکڑنی تھی۔

۲۰؍ستمبر کی صبح حسب وعدہ ہائی کمیشن کی کار آگئی اور میں نے ہیتھ رو لندن سے ۹.۲۵ صبح کی فلائٹ پکڑی اور شام کے ۶ بجے دہلی کے ہوائی اڈے پر اترا۔ جاتے ہوئے جو ساڑھے چار گھنٹے علی الحساب حاصل کیے وہ واپس کرنے پڑے اور میں نے بلا حجت اپنی گھڑی میں ۱۰.۳۰ بجا لیے گھر پہنچتے پہنچتے آدھی رات گزر گئی تھی۔

☆☆☆

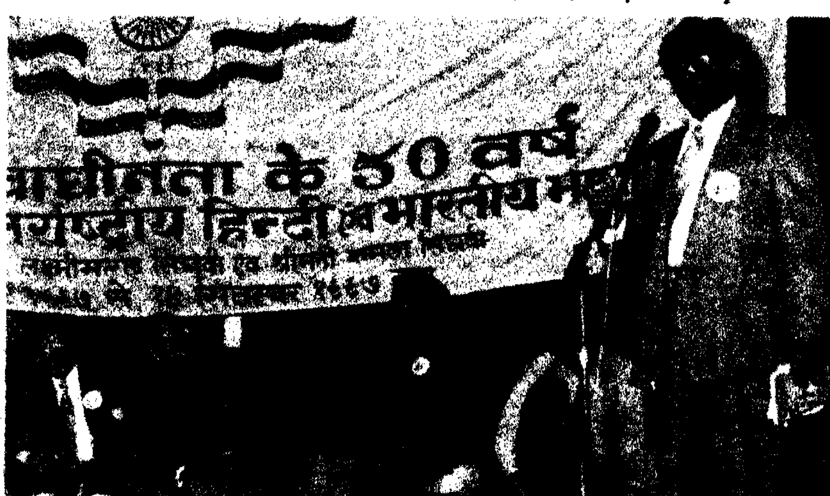

(بائیں سے دائیں بیٹھے ہوئے) ن۔ جگدیش چترویدی، ڈاکٹر لکشمی مل سنگھوی (ہندوستانی ہائی کمشنر) کیلاش واجپی۔

تعارفی تبصرہ

انوار رضوی

آسان اردو شارٹ ہینڈ

نام کتاب : آسان اردو شارٹ ہینڈ

نام مصنف : سید راشد حسین

ضخامت : ۱۵۲ صفحات

قیمت : چالیس روپے

سنہ طباعت : دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۷ء

یہ کتاب کافی دنوں سے اسٹاک میں نہیں تھی۔ لگاتار مانگ کے باعث اس کا دوسرا اڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ اس کے مصنف سید راشد حسین اردو شارٹ ہینڈ کے سینیر استاد ہیں اور سینکڑوں طلبا و طالبات کو اردو شارٹ ہینڈ کی تربیت دے چکے ہیں۔

یہ کتاب ہندوستان میں اپنے موضوع پر تقریباً واحد کتاب ہے اور اردو شارٹ ہینڈ کے طلبا و طالبات کے لیے ازبس ضروری اور ہے۔ اردو شارٹ ہینڈ کے شائقین اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ مصنف نے دوسرے اڈیشن کے لیے اس پر کافی محنت صرف کر کے بہت سے کارآمد اضافے کیے ہیں۔

○○○

تعارفی تبصرہ

انوار رضوی

سائنس کی تدریس

نام کتاب : سائنس کی تدریس

نام مصنف/مترجم : ڈی۔ این۔ شرما، آر۔ سی۔ شرما/ غلام دستگیر

ضخامت : ۴۳۱ صفحات

قیمت : ۸۰ روپے

سنہ طباعت : دوسرا اڈیشن ۱۹۹۷ء

یہ کتاب زیر تربیت اساتذہ یعنی بی۔ ایڈ۔ اور بی۔ ٹی۔ کے طلبا کے لیے نصاب کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اردو میڈیم طلبا اس سے براہ راست استفادہ کر سکتے ہیں۔ ۱۹ ابواب پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں سائنس کی تدریس پر تفصیلی ابواب تحریر کیے گئے ہیں۔ تجربہ گاہ کی ضرورتوں اور اس کے انصرام پر روشنی ڈالی گئی ہے اور سائنس کی نصابی اور تدریسی ضرورتوں کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔ بی۔ ایڈ۔ اور بی۔ ٹی۔ کے اردو میڈیم طلبا کے لیے یہ لازمی نصابی کتاب ہے۔ عام ذہین اور باذوق قارئین کے لیے بھی اس میں معلومات اور دلچسپی کا خزانہ ہے۔

اجمالی تبصرہ

بشیر احمد

ادبی رسالہ نیا سفر

مرتبین : سید عاشور کاظمی، علی احمد فاطمی
صفحات : 318
سائز : 23×36/16
قیمت : 100 روپے
جلد : پیپر بیک
کتابت : کمپیوٹر ٹائپ سیٹنگ
طباعت : آفسٹ
ناشر : علی احمد فاطمی
مبصر : بشیر احمد
پتہ : (1) 68 مرزا غالب روڈ، الہ آباد۔3
(2) انسٹی ٹیوٹ آف تھرڈ ورلڈ آرٹ اینڈ لٹریچر
16 ونڈی بری روڈ، لندن۔ W54TD

جب عصری آگہی کی اشاعت کا سلسلہ بند ہوا تو پروفیسر قمر رئیس نے "نیا ادبی سفر" کے نام سے سہ ماہی رسالہ شروع کیا تھا۔ قمر رئیس تاشقند میں ڈائرکٹر انڈین کلچر سنٹر مقرر ہوئے تو رسالہ "بالکل" بند ہو گیا۔ بالکل اس لیے کہ ان کی موجودگی میں بھی کئی وجوہ سے جن میں ان کی علالت شامل ہے رسالہ پابندی کے ساتھ شائع نہیں ہو رہا تھا۔

اب علی احمد فاطمی نے جو ابھرتے ہوئے باشعور ادیب ہیں سید عاشور کاظمی کے تعاون سے جو ترقی پسند ادبی تحریک سے آج بھی جی جان کے ساتھ وابستہ ہیں، ادبی رسالہ نیا سفر شروع کیا ہے۔

قمر رئیس ترقی پسند ادبی تنظیم کے زوال کے بعد نیا سفر کے عنوان سے رسالہ نکالنا چاہتے تھے مگر وسائل کی کمی کے سبب وہ ہمیشہ سوچتے ہی رہے۔ ڈاکٹر اجمل اجملی اور قمر رئیس دونوں اس تگ و دو میں تھے۔

سجاد ظہیر (بنے بھائی) غالباً 1972 یا 1971 میں پٹنہ تشریف لے گئے تھے اس وقت میں سیکولر ہندوستان (مظفر پور) کے علاوہ مسائل پٹنہ (جو ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کے سرمائے سے نکلتا تھا اور جس کے روح رواں اور مدیر و مالک، میرے عزیز دوست ریاض عظیم آبادی تھے) کے علاوہ امروز (ایڈیٹر شاہد رام نگری) اتحاد وطن ایڈیٹر امین اعجاز اور کئی دیگر رسائل و اخبارات کے شعبہ ادارت میں تھا بنے بھائی سے ملاقات ہوئی اور نصف گھنٹے کی بات چیت کے بعد بنے بھائی نے کہا "آپ دہلی آیئے رسالہ نکالیں گے، ترقی پسند تحریک کو نئے خون اور آپ جیسے ہونہار باشعور ادیب کی سخت ضرورت ہے" میں بالطبع کاہل بلکہ بحر الکاہل ہوں اور گوشے میں قفس کے مجھے ہمیشہ آرام رہتا ہے اس لیے اظہار تامل کیا۔ بنے بھائی نے فرمایا ہم آپ کو بلوا لیں گے۔

پھر پتہ نہیں کیسے سیکولر ڈیموکریسی (اردو) دہلی میں مجھے کھینچ کر بلوایا گیا۔ ریاض نے تقریباً زبردستی ٹکٹ خریدا، ساماں باندھا اور ٹرین میں سوار کیا۔ میں سیکولر ڈیموکریسی میں تھا، بنے بھائی کا USSR میں انتقال ہو گیا۔ خواب ادھورا رہا۔ پھر جگن ناتھ سرکار (سکریٹری ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی بہار، اور کامریڈ مقیم الدین فاروقی) نے مجھے حیات کے شعبہ ادارت میں آنے کو کہا۔ حیات میں ہی قمر رئیس سے ملاقات ہوئی انھوں نے مجھ سے بھی ترقی پسندوں کے رسالے کی بات کی اور سرمایہ کی کمی وغیرہ کا معاملہ اٹھایا۔ مجھے ہمیشہ اللہ پر بھروسہ کر کے احمقانہ اقدام کرنے کی کچھ عادت سی ہے میں نے کہا سرمایہ کی فراہمی میرے ذمہ رسالہ شروع ہونا چاہئے۔ میری بیگم جمیلہ احمد نے دست تعاون بڑھایا اور عصری آگہی کی شروعات ہوئی۔ قمر صاحب تھے جو میرے لیے ہمیشہ بزرگ دوست رہے، جن کی شرافت اور انسانی دوستی کا میں کل بھی شیدائی تھا اور آج بھی فدائی ہوں۔ (یہ الگ بات ہے کہ انھوں نے جو زخم دیئے وہ ناسور بن [illegible]) عصری آگہی میں کبھی کوئی سرمایہ نہیں لگایا البتہ صرف

تین بار بطور قرض کچھ روپئے دئے جو اگلے ہی مہینے ادا کر دئے گئے۔ تاہم جس طرح تن من دھن (دھن نہیں) سے رسالہ نکالا اس کے لیے ان کا شکریہ ترقی پسندوں پر واجب ہے۔

مذکورہ سخن گسترانہ باتیں اس لیے کہنی پڑیں کہ مستقبل کا مورخ گمراہ نہ ہو اس لیے کہ پروفیسر سید محمد عقیل اور دیگر حضرات کی تحریروں سے یہی تاثر ہوتا ہے کہ عصری آگہی میں سرمایہ بھی پروفیسر قمر رئیس نے لگایا تھا۔ ہاں نقد جان و جسم تو ان کا لگا تھا مگر "نقدی" نہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ نیا ادبی سفر میں بھی عصری آگہی کا سرمایہ لگا تھا مگر ہمیں قصہ سود و زیاں سے کیا غرض۔

علی احمد فاطمی اور سید عاشور کاظمی کا رسالہ لاجواب ہے۔ گوشہ گجرال کے ایک حصے کے سوا سب کچھ عمدہ ہے مقالات، مغربیات، سماجیات، شخصیات، مکالمات، افسانیات، شعریات، گوشہ آپ بیتی، واقعات، اور متفرقات، جہاں دیکھئے نظریں تھم جاتی ہیں۔

اس قدر فکر انگیز، نتیجہ خیز رسالے 1947 سے پہلے اور 50 تک نظر آتے تھے۔ سوغات، شعور، معیار، تناظر، سنگن بس چند ہی ادبی رسالے آزادی کے بعد ادب کے آنگن میں مہکے اور مرجھا گئے۔

فکر انگیز تحریریں اکثر متنازعہ بھی ہوتی ہیں نیا سفر بھی متنازعہ تحریروں پر مشتمل ہے۔ ایسی تحریریں جن سے اختلاف کیا جا سکتا ہے مگر جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ شمارہ ہر ادب نواز، ادب دوست کے گھر کی زینت میں اضافہ کا سبب ہوگا۔

مرتبین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اگر قارئین نے دست زر بڑھایا تو نیا سفر (مشترکہ شمارہ) کی روایت توڑ سکے گا۔ کیونکہ عملہ کے بغیر جو رسالہ نکلتا ہے وہ جلد ہی دم توڑ دیتا ہے۔

علی احمد فاطمی میں بے پناہ صلاحتیں ہیں۔ اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے۔

☆☆☆

تعارفی تبصرہ

ابو ظہیر ربانی

"قلم بولتا ہے" (شعری مجموعہ)

شاعر : وقار ریاض

صفحات : ۱۴۴

قیمت : ۵۰/=

سائز : ۲۳x۳۶/۱۶

"قلم بولتا ہے" وقار ریاض کا پہلا مجموعہ کلام ہے۔ انہوں نے غزلیں بھی کہی ہیں اور ہر صنف کی نظمیں بھی۔ انہوں نے جہاں ایک طرف قومی، تاریخی اور سیاسی موضوعات پر نظمیں کہی ہیں جیسے "ترنگے کے نام" "ترنگے کی آواز" باپو سے مخاطب ہو کر، بھارت کو بچانا ہے، پنچایت راج، ڈنکل معاہدہ، بابا صاحب امبیڈکر وغیرہ، وہیں دوسری طرف مذہبی شاعری بھی پوری عقیدت واحترام کے ساتھ کی ہے۔ جس کی مثالیں عمدہ نعتیں اور منقبتیں وغیرہ ہیں۔ ان کی شاعری نے زندگی کے ہر پہلو کا بھرپور احاطہ کیا ہے۔

چند اشعار بطور نمونہ ملاحظہ ہوں:

جو راہ حق میں کٹے ہم کو ایسا سر دینا
ہمارے دل میں غریبوں کا درد بھر دینا
دیئے ہیں تو نے جہاں میں حسین نظارے
تو پھر خدایا ہمیں چشم معتبر دینا

ذہن و دل پر نفرتوں کے جب نشاں باقی رہے
پھر ہمارے بھائی جیسے تم کہاں باقی رہے
ہزار ڈھونڈیئے بندہ کوئی نہیں ملتا
ہر ایک شخص خدا ہے ہماری بستی میں

یہ کتاب کرناٹک اردو اکادمی کے جزوی مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے۔

بزم خیال ۔ چند خطوط

صرف آپ کو مطلع کرنے کے لیے لکھ رہا ہوں کہ 1965 تک ہفتیا میں نکہت، جاسوسی دنیا، طلسمی دنیا، رومانی دنیا سے وابستہ رہا۔ رومانی دنیا اور طلسمی دنیا میں ابن سعید کے قلمی نام سے ناول لکھے تھے 74ء سے میں تدریس سے وابستہ ہوا۔ الہ آباد یونیورسٹی میں رہا پھر حیدر آباد یونیورسٹی میں پروفیسر کی حیثیت سے 93ء میں ریٹائر ہوا۔

مرحوم شکیل جمالی کا اصل نام ابن حیدر تھا عرفیت جمال رضوی تھی اور شکیل جمالی کے قلمی نام سے رومانی دنیا میں ان کے ناول چھپتے تھے۔ وفات کے وقت ان کا سن شریف 73 سال تھا۔

پروفیسر سید مجاور حسین رضوی۔ الہ آباد۔

پرچہ میں نے دیکھا نہیں لیکن اچھا ہے کتابت کی غلطیاں کم ہیں دوسری غلطیاں زیادہ ہیں قیمت بھی کم ہے اور اتنی کم ہے کہ کچھ اور کم کی جاتی تو قیمت رہتی ہی نہیں بہر حال ممنوں ہوں گا اردو دنیا اب بھیج دیجیے۔ یوسف ناظم۔ بمبئی

اداریہ میں جن عزائم کا اظہار کیا ہے ان کے مطالعے سے مسرت ہوئی سہ ماہی اردو دنیا کی نئی سج دھج نے بھی متاثر کیا۔ مبارک باد۔ شہپر رسول۔ نئی دہلی

سہ ماہی اردو دنیا صوری اور معنوی دونوں اعتبار سے قابل ستائش ہے۔ اردو زبان اور تعلیم کے فروغ کے لیے اگر کسی خدمت کی ضرورت ہو تو حاضر ہوں۔ شہزادانجم۔ رامپور

سہ ماہی اردو دنیا نظر نواز ہوا بلا شبہ اس کی دستاویزی اہمیت ہے۔ "اردو کا سفر" تحقیق کے طلبا اور عام قارئین دونوں کے لیے محفوظ رکھنے کی چیز ہے۔ تصنیف و تالیف کے مختصر رہنما اصول اصطلاح سازی کے لیے رہنما اصول، مترجمین کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سرورق تو لاجواب ہے ہی۔ فاروق صدیقی۔ پٹنہ

سہ ماہی اردو دنیا ملا، شکریہ، تعریف کے لیے الفاظ کہاں سے لاؤں "انڈیا ٹوڈے" کی طرح نظر آتا ہے۔ جہاں تک مواد کا تعلق ہے ہر اعتبار سے بھرپور ہے۔

اگر اس میں کتابوں پر تبصروں کا سلسلہ بھی شروع کریں تو اس کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ امیر حسن۔ دہلی

آپ کی زیر ادارت فکر و تحقیق کا پہلا شمارہ صوری و معنوی دونوں اعتبار سے اعلیٰ درجے کا حامل ہے۔ اس کے مضامین خصوصاً در مدح ٹیپو سلطان (پروفیسر محمد حسن) حکیم محمد احسن اللہ خان (پروفیسر محمد انصار اللہ) جدوجہد آزادی میں خواتین کا حصہ (خان عبدالودود) نہایت تحقیقی اور معلومات افزا ہیں۔ آموزگار میں تبصرہ کروں گا سہ ماہی اردو دنیا کا اولین شمارہ بھی موصول ہوا وہ بھی بہت دیدہ زیب اور کونسل کے کارناموں سے بھرا ہوا تھا۔ اس سے اندازہ ہوا کہ کونسل زبان و ادب کے فروغ کے لیے کیا خدمت انجام دے رہی ہے امید ہے اہم مضامین آموزگار میں نقل کرنے کی اجازت دیں گے۔ اکبر رحمانی، جلگاؤں۔

کسی کی یاد نے شانہ ہلا دیا سالک
جو اک تلافیٔ غم تھی وہ بے خودی بھی گئی

آپ کی طرف سے ایک رسالہ اور دعوت نامہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے بارے میں ملا۔ اس کا نہایت شکریہ۔ فالج کا مریض ہوں ٹھیک طرح لکھ نہیں سکتا۔

اردو تو تقسیم وطن کے ساتھ تقسیم ہو گئی۔ باقی رہی قوم اور اس کی نسل:

جسے بھی ملا ہوں میں اپنے وطن میں۔ پریشان اردو زبان کی طرح ہے بہر حال آپ اپنی کوشش جاری رکھیں چونکہ آپ کا پیشہ ہے اس کے بغیر آپ جی نہیں سکتے۔

مری یہ پیاری باتیں اصل میں سب جھوٹی باتیں ہیں
نہ ہوتا گر خلوص اتنا تو میں سچ بولتا تم سے

آپ کے مستقبل کا کا کیا حال ہے۔ اردو تو چھوڑیے۔

رک رک کے آ رہی ہیں دم نزع ہچکیاں
کس کس کو بھولنا ہے ذرا یاد تو کریں

گور بخش سنگھ، 397، رمیش نگر ڈبل اسٹوری، نئی دہلی۔

فہرست کتب 1997ء

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی مطبوعات

ادبیات

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
1.	آندھی میں چراغ	خواجہ غلام السیدین	۱۳/=
2.	ابوالکلام آزاد شخصیت، سیاست پیغام	پروفیسر رشید الدین خاں	۲۱/=
3.	ابوالکلام آزاد۔ ایک ہمہ گیر شخصیت	پروفیسر رشید الدین خاں	۵۸/=
4.	اتر پردیش کے لوک گیت	اظہر علی فاروقی	۲۹/۲۵
5.	اردو ادب کی تنقیدی تاریخ (تیسری طباعت)	احتشام حسین	۷۰/=
6.	اردو کے ابتدائی ادبی معرکے (عہد مرزا و میر تک)	ڈاکٹر محمد یعقوب عامر	۲۲/=
7.	اردو کے ادبی معرکے (انشاء سے غالب تک) ترمیم و اضافے کے ساتھ (دوسرا ایڈیشن)	ڈاکٹر محمد یعقوب عامر	۳۰/=
8.	اردو کی کہانی	احتشام حسین	۶/۲۵
9.	اردو لغت نگاری کا تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر مسعود ہاشمی	۳۰/=
10.	ارنیسٹ ہیمنگوے حیات و فن کا تنقیدی مطالعہ (دوسری طباعت)	ڈاکٹر سلامت اللہ خاں	۱۱/=
11.	امریکی ادب کا مختصر جائزہ	ڈاکٹر سلامت اللہ خاں	۹/۵۰
12.	انتخاب غزلیات میر	ڈاکٹر حامدی کاشمیری	۱۵/=
13.	انتخاب کلام حسرت	ڈاکٹر فضل امام	۹/=
14.	انشاء کاتر کی روزنامچہ	سید محمد نعیم الدین	۴/۵۰
15.	انیس کے سلام	علی جواد زیدی	۱۳/۵۰
16.	انیس کے مرثیے اوّل (دوسری طباعت)	صالحہ عابد حسین	۳۶/=
17.	انیس کے مرثیے دوم (دوسری طباعت)	صالحہ عابد حسین	۴۰/=
18.	برنارڈ شا	عبدالمغنی	۴/=
19.	بہار میں اردو زبان و ادب کا ارتقاء	پروفیسر اختر اورینوی	۱۸/=
20.	بیسویں صدی میں اردو ناول	ڈاکٹر یوسف سرمست	۵۸/=
21.	پشکن (دوسری طباعت)	ظ۔ انصاری	۱۲/=
22.	تذکرہ علمائے بلخ	صفی الدین واعظ / پروفیسر نذیر احمد	۱۳/=
23.	تالستائے	ڈاکٹر محمد یٰسین	۸/=
24.	جوش ملیح آبادی شخصیت اور فن	ظفر محمود	۱۲/=
25.	چے خف (دوسری طباعت)	ظ۔ انصاری	۱۱/=
26.	حیات جاوید (تیسری طباعت)	الطاف حسین حالی	۴۸/=
27.	خسرو شناسی (دوسری طباعت)	ظ۔ انصاری / ابوالفیض سحر	۲۴/=
28.	دانتے	زیڈ۔ اے۔ عثمانی	۸/۲۵
29.	دستنبو (غالب)	(مترجم) پروفیسر خواجہ احمد فاروقی	۱۲/=
30.	درس بلاغت (تیسری طباعت)	ترقی اردو بیورو	۱۱/=
31.	قدیم اردو نظم (۱)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۴۰/=
32.	دکن میں اردو	پروفیسر نصیر الدین ہاشمی	۴۲/=
33.	دکنی ہندو اور اردو	پروفیسر نصیر الدین ہاشمی	۱۵/۵۰
34.	دکنی نثر کا انتخاب	پروفیسر سیدہ جعفر	۱۲/۵۰
35.	دکن میں مرثیہ اور عزاداری	ڈاکٹر رشید موسوی	۱۶/=
36.	دیوان آبرو	پروفیسر محمد حسن	۲۵/=
37.	دیوان حسرت عظیم آبادی	ڈاکٹر اسماء سعیدی	۱۸/=
38.	ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا حیات اور کارنامے	ڈاکٹر کبیر احمد جائسی	۱۲/=
39.	ڈاکٹر ذاکر حسین	مرتبہ: ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۷۰/=
40.	ذوق و جستجو	پروفیسر خواجہ احمد فاروقی	۳۴/=
41.	رہبر اخبار نویسی	سید اقبال قادری	۶۲/=
42.	رباعیات انیس	مرتب: علی جواد زیدی	۳۵/=
43.	زندگانی بے نظیر	سید محمد عبدالغفور شہباز / سید محمد حسنین	۱۹/=
44.	سب رس کے حروف (صرفی مطالعہ)	آصفہ بیگم	۱۱/=
45.	سخنوران گجرات	سید ظہیر الدین مدنی	۱۷/=

46.	شعریات (دوسری طباعت)	ارسطو / شمس الرحمٰن فاروقی	۵/۲۵
47.	شعر شور انگیز (اوّل)	شمس الرحمٰن فاروقی	۱۵۰/=
48.	شعر شور انگیز (دوم)	شمس الرحمٰن فاروقی	۱۳۰/=
49.	شعر شور انگیز (سوم)	شمس الرحمٰن فاروقی	۱۵۰/=
50.	شعر شور انگیز (چہارم)	شمس الرحمٰن فاروقی	۱۷۰/=
51.	صحیفہ خوش نویساں	مولوی احترام الدین احمد شاغل	۱۲/=
52.	عربی ادب کی تاریخ (۱) (تیسری طباعت)	پروفیسر عبدالحلیم ندوی	۲۰/=
53.	عربی ادب کی تاریخ (۲)	پروفیسر عبدالحلیم ندوی	۲۶/=
54.	عربی ادب کی تاریخ (۳)	پروفیسر عبدالحلیم ندوی	۵۵/=
55.	غزل اور غزل کی تحریک (دوسری طباعت)	ڈاکٹر اختر انصاری	۱۸/=
56.	فسانۂ آزاد (جلد اوّل)	رتن ناتھ سرشار / امیر حسن نورانی	۱۰۰/=
57.	فسانۂ آزاد (جلد دوم)	رتن ناتھ سرشار / امیر حسن نورانی	۶۵/=
58.	فسانۂ آزاد (جلد سوم، حصۂ اوّل)	رتن ناتھ سرشار / امیر حسن نورانی	۶۷/۵۰
59.	فسانۂ آزاد (جلد سوم، حصہ دوم)	رتن ناتھ سرشار / امیر حسن نورانی	۵۰/=
60.	فسانۂ آزاد (جلد چہارم، حصۂ اوّل)	رتن ناتھ سرشار / امیر حسن نورانی	۶۷/۵۰
61.	فسانۂ آزاد (جلد چہارم، حصۂ دوم)	رتن ناتھ سرشار / امیر حسن نورانی	۵۰/=
62.	فکر و تحقیق (۱)	مدیر اعلیٰ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۱۵/=
63.	فکر و تحقیق (۲)	مدیر اعلیٰ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۱۵/=
64.	فکر و تحقیق (۳)	مدیر اعلیٰ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۱۵/=
65.	فکر و تحقیق (۴)	مدیر اعلیٰ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۱۵/=
66.	فکر و تحقیق (۵)	مدیر اعلیٰ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۲۰/=
67.	فکر و تحقیق (۶)	مدیر اعلیٰ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	۲۰/=
68.	قطب مشتری	اسد اللہ وجہی / ڈاکٹر حمیرہ جلیلی	۳۸/=
69.	قلم کا مزدور پریم چند	مدن گوپال	۲۰/=
70.	کاشف الحقائق	سید امداد امام اثر / پروفیسر وہاب اشرفی	۳۲/۵۰
71.	کائنات جلیل	علی احمد جلیلی	۳۵/=
72.	کلیات ذوق	ڈاکٹر تنویر احمد علوی	۳۳/=
73.	کلیات سراج	سراج اورنگ آبادی	۴۴/=
74.	کلیات سراج (ڈی لکس)	سراج اورنگ آبادی	۴۸/=
75.	کلیات سودا (حصۂ اوّل)	پروفیسر محمد حسن	۴۸/=
76.	کلیات سودا (حصۂ دوم)	پروفیسر محمد حسن	۱۳/=
77.	کلیات عیش	ڈاکٹر حبیبہ بانو	۸۰/=
78.	کلیات فانی	پروفیسر ظہیر احمد صدیقی	۵۲/=
79.	کلیات قلی قطب شاہ	پروفیسر سیدہ جعفر	۶۵/=
80.	کلیات میر	ظل عباس عباسی	۴۶/۷۵
81.	مجموعۂ نغز (تذکرہ شعرائے اردو)	قدرت اللہ قاسم	۵۰/=
82.	مشرق و مغرب میں تنقیدی تصورات	پروفیسر محمد حسن	۲۸/=
83.	مقالات مسعود	پروفیسر مسعود حسین خاں	۱۸/۵۰
84.	مولیر	پروفیسر ثریا حسین	۱۵/=
85.	نالاڈیار (کلاسیکی تامل اشلوکوں کا مجموعہ)	غازی حمید اللہ خاں	۴/۷۵
86.	واجد علی شاہ کی ادبی و ثقافتی خدمات	کوکب قدر سجاد علی میرزا	۹۷/=
87.	وضاحتی کتابیات (جلد اول ۱۹۷۶ء)	پروفیسر گوپی چند نارنگ / پروفیسر مظفر حنفی	۱۷/=
88.	وضاحتی کتابیات (جلد دوم) ۷۷۔۱۹۷۸ء	پروفیسر گوپی چند نارنگ / پروفیسر مظفر حنفی	۴۳/=
89.	وضاحتی کتابیات (جلد سوم)	پروفیسر گوپی چند نارنگ / پروفیسر مظفر حنفی	۱۳۵/=
90.	ہندی ادب کے بھکتی کال میں مسلم ثقافت کے اثرات (دوسری طباعت)	سید اسد علی / ڈاکٹر ماجدہ اسد	۲۲/=
91.	یادبود غالب	پروفیسر خواجہ احمد فاروقی	۲۱/=

تاریخ ۔ جغرافیہ ۔ سیاست ۔ ثقافت

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
92.	آریہ سماج کی تاریخ	لالہ لاجپت رائے / کشور سلطان	۱۰/۵۰
93.	آزادی	جان اسٹورٹ مل / سعید انصاری	۷/۲۵
94.	آزاد ہندوستان (حصۂ دوم) (تیسری طباعت)	ایس۔ ایل۔ کھنہ	۲/=
95.	ابتدائی علم شہریت	ایس، این، مکھوپادھیائے / شریف الحسن نقوی	۴/۵۵

96. اسلامی تہذیب و تمدن — عمادالحسن آزاد فاروقی — ۱۳/=
97. اسلامی سماج — ریو بن لیوی / مشیر الحق — ۶۰/=
98. اکبر سے اورنگ زیب تک — ڈبلو ایچ مورلینڈ / جمال محمد صدیقی — ۲۱/۵۰
99. البیرونی کے جغرافیائی نظریات — ڈاکٹر حسن عسکری کاظمی — ۱۱/=
100. انقلاب ۱۸۵۷ء (دوسری طباعت) مرتب: پی۔ سی۔ جوشی — ۱۳/=
101. انقلاب فرانس — جے۔ ایم۔ تھامسن / ڈاکٹر محمود حسین — ۱۳/=
102. اورنگ زیب کے عہد میں مغل امراء — محمد اطہر علی / امین الدین — ۲۸/=
103. بادشاہ — میکاولی / ڈاکٹر محمود حسین — ۱۳/=
104. برطانیہ کا دستور اور نظام حکومت — محمد محمود فیض آبادی — ۳۶/=
105. تاریخ آصفی — مرزا ابو طالب / ڈاکٹر ثروت علی — ۱۰/=
106. تاریخ اور سماجیات — عائشہ بیگم — ۱۰/۵۰
107. تاریخ تحریک آزادی ہند (حصہ اوّل) — ڈاکٹر تاراچند / قاضی محمد عدیل عباسی — ۱۸/۷۵
108. تاریخ تحریک آزادی ہند (حصہ سوم) — ڈاکٹر تاراچند / قاضی محمد عدیل عباسی — ۷۵/=
109. تاریخ تعلیم ہند — جے۔ پی۔ پٹنائک / سید نوراللہ — ۱۸/=
110. تاریخ تمدن ہند — پروفیسر محمد مجیب — ۱۱/=
111. تاریخ ٹیپو سلطان — محب الحسن / حامد اللہ افسر — ۲۷/=
112. تاریخ جہانگیر (دوسری طباعت) — بنی پرشاد / رحم علی الہاشمی — ۱۸/۷۵
113. تاریخ شاہجہاں (دوسری طباعت) — بناری پرشاد سکسینہ / سید اعجاز حسین — ۱۱/۵۰
114. تاریخ فلسفہ سیاسیات — پروفیسر محمد مجیب — ۱۱/۵۰
115. تحریک آزادی ہند — ظہور محمد خاں — ۲/۲۵
116. تحریک خلافت — قاضی محمد عدیل عباسی — ۱۱/۵۰
117. تذکرہ دربار حیدرآباد — رتن راج سکسینہ — ۲۰/۵۰
118. جامع تاریخ ہند — محمد حبیب / خلیق احمد نظامی — ۵۸/۷۵
119. جدید سیاسی فکر — سید انوار الحق حقی / ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی — ۱۵/۲۵
120. جدید ہندوستان کے معمار (دوسری طباعت) — آئی۔ سی۔ ایچ۔ آر / ڈاکٹر قیام الدین احمد — ۱۴/=
121. جغرافیہ کی ماہیت اور اس کا مقصد — ایس۔ ڈبلیو وولرج / انیس احمد صدیقی — ۱۹/=
122. جدید ہندوستان کے سماجی و سیاسی افکار — ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی — ۳۷/=
123. جنوبی ہند کی تاریخ زمانہ ماقبل تاریخ سے وجیہ نگر کے زوال تک — آئی۔ سی۔ ایچ۔ آر / آر۔ کے۔ جھنگر — ۲۲/=
124. چولا راجگان — آئی۔ سی۔ ایچ۔ آر / کے۔ اے۔ نیل کنٹھ شاستری — ۶۰/=
125. حکومت اور آئین (چھٹی طباعت) — مترجم ڈاکٹر قیصر شمیم — ۲/=
126. حیدر علی (دوسری طباعت) — نریندر کرشن سنہا / افتخار حسین صدیقی — ۱۲/۵۰
127. خلجی خاندان — کے۔ ایس۔ لال / محمد یٰسین مظہر صدیقی — ۱۶/۵۰
128. دکن کی قدیم تاریخ — پروفیسر یزدانی — ۳۹/=
129. بہمنی سلاطین — ہارون خاں شیروانی / رحم علی الہاشمی — ۱۲/۷۵
130. رنجیت سنگھ — نریندر کرشن سنہا / کیلاش چندر چودھری — ۹/۲۵
131. ریاست حیدرآباد میں جدوجہد آزادی ۱۸۰۰ تا ۱۹۰۰ — سید محمد جواد رضوی — ۲۰/=
132. سلاطین دہلی کا سیاسی نظریہ — محمد حبیب / بیگم افسر عمر سلیم خاں — ۱۳/=
133. سلطنت مغلیہ کا مرکزی نظام حکومت — ابن حسن، آئی۔ اے۔ ظلی — ۱۹/=
134. سوویت یونین کا سیاسی نظام — ظفر امام — ۷۳/=
135. شہیدان آزادی (حصہ اوّل) — پی۔ این۔ چوپڑا / بھگوت سنگھ — ۲۳/=
136. شہیدان آزادی (حصہ دوم) — پی۔ این۔ چوپڑا / سید تفضل حسین — ۲۰/=
137. شیر شاہ سوری اور اس کا عہد — الکارنجن قانون گو / رام آسرا شرما — ۳۳/=
138. صوبائی خود مختاری کی ابتدا — ایس گوسر / بشیشور پرشاد — ۱۲/۵۰
139. ظہیر الدین محمد بابر (دوسری طباعت) — ایل۔ ایف۔ رش بروک ولیمز / رفعت بلگرامی — ۱۳/=
140. علی وردی اور اس کا عہد — کالی کنکر دتا / عبدالاحد خاں خلیل — ۳۰/=
141. قدیم لکھنؤ کی آخری بہار — مرزا جعفر حسین — ۲۷/=
142. قدیم ہندوستان کی تاریخ — راما شنکر ترپاٹھی — ۲۷/۷۵
143. قدیم ہندوستان میں تعلیم — اے۔ ایس۔ الٹکر / ابو یوسف — ۲۰/=
144. قدیم ہندوستان کی ثقافت و تہذیب تاریخی پس منظر میں — ڈی۔ ڈی۔ کوسمبی / بال مکند عرش ملسیانی — ۱۳/=
145. قدیم ہندوستان میں شودر — رام سرن شرما / جمال الدین محمد — ۳۰/۵۰

146.	مہاتما گاندھی	بی۔ آر۔ نندا / علی جواد زیدی	۱۴/=
147.	مغلیہ سلطنت کا عروج و زوال	ایس۔ این۔ ترپاٹھی / ڈاکٹر ریاض احمد خاں شیروانی	۳۷/=
148.	مغل دربار کی گروہ بندیاں اور سیاست (دوسری طباعت)	ڈاکٹر ستیش چندر / ڈاکٹر قاسم صدیقی	۲۲/=
149.	مغلوں کا نظام مالگزاری ۱۷۰۰ء سے ۱۷۵۰ء تک	نعمان احمد صدیقی / ایس۔ نبی ہادی	۹/=
150.	مرادآباد۔ تاریخ اور صنعت	تاباں نقوی	۱۲/=
151.	مسیر طالبی (سفرنامہ)	ابو طالب اصفہانی / ثروت علی	۳۲/=
152.	منتخب دساتیر کا تقابلی مطالعہ	شجاع الدین فاروقی	۶۵/=
153.	ناوابستگی	پروفیسر رشید الدین خاں / ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ مہدی	۳۷/=
154.	وادی سندھ اور اس کے بعد کی تہذیبیں	سر مورٹیمر / زبیر رضوی	۸/=
155.	وجے نگر کے عہد میں نظام حکومت اور سماجی زندگی	ٹی۔ وی۔ مہالنگم / نیل کنٹھ شاستری	۴۱/=
156.	ہمایوں نامہ	گلبدن بیگم / رحمان حیدر مرزا	۱۱/=
157.	ہندوستان سرزمین اور عوام	نارائن گپتا / ایس۔ کے۔ سنگھ	۲/=
158.	ہندوستان کا شاندار ماضی	اے۔ ایل۔ باشم / غلام سمنانی	۳۲/=
159.	ہندوستان کے دور وسطی کے مؤرخین	پروفیسر محب الحسن / سرور علی ہاشمی	۴۵/=
160.	ہندوستانی خارجہ پالیسی کی بنیادیں	بمل پرساد / محمد محمود فیض	۱۲/۲۵
161.	ہندوستانی سیاست میں مسلمانوں کا عروج	ڈاکٹر رفیق زکریا	۳۶/=
162.	ہندوستانی کتبوں کا مطالعہ	ڈی۔ سی۔ سرکار / علیم مسیح الزماں	۴۹/=
163.	ہندوستانی مصوری ایک خاکہ	انیس فاروقی	۱۰/=
164.	ہندوستانی مصوری عہد مغلیہ میں	پرسی براون / عبیدالحق	۲۵/=
165.	ہندوستانی معاشرہ عہد وسطی میں (دوسری طباعت)	کنور محمد اشرف / قمر الدین	۱۸/۲۵
166.	ہندوستان میں مسلم حکومت کی اساس	حبیب اللہ / مسعود الحسن	۲۵/=
167.	یوروپ کے عظیم سیاسی مفکرین	ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی	۱۵/۵۰

تذکرۂ مخطوطات

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
168.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ اوّل)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	۲۳/=
169.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ دوم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	۲۳/=
170.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ سوم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	۲۳/=
171.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ چہارم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	۲۳/=
172.	تذکرۂ مخطوطات (حصہ پنجم)	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	۲۳/=

لسانیات، لغات، قواعد اور کتب خانہ داری

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
173.	آہنگ و عروض	ڈاکٹر کمال احمد صدیقی	۱۸/=
174.	املانامہ مرتب:	پروفیسر گوپی چند نارنگ	۹/=
175.	اردو تصویری لغت	شیلا لا کماری / ڈاکٹر علی رفاد فتیحی	۳۰/=
176.	اردو صرف و نحو	ڈاکٹر اقتدار حسین خاں	۱۶/=
177.	اردو افعال	سونیا چرنیکوا	۲۴/=
178.	اردو املا	رشید حسن خاں	۳۷/=
179.	اسکول لائبریری	سید حسین رضا رضوی	۲۰/=
180.	جامع انگریزی اردو لغت (حصۂ اوّل)	کلیم الدین احمد	۴۰۰/=
181.	جامع انگریزی اردو لغت (حصۂ دوم)	کلیم الدین احمد	۶۰۰/=
182.	توضیحی لسانیات	اچ۔ ایل۔ گلیسن / عتیق احمد صدیقی	۲۳/=
183.	زبان و قواعد	رشید حسن خاں	۱۸/۷۰
184.	صحت الفاظ	سید بدر الحسن	۱۸/=
185.	صوتیات فونیمیات	پروفیسر اقتدار حسین	۲۴/=
186.	عام لسانیات	پروفیسر گیان چند جین	۷۵/=
187.	عشری درجہ بندی	میلوں ڈیوی / سید محمود حسن قیصر	۸۰/=

188.	عہدۂ ناظم کتب خانہ داری ایک تعارف	کے۔ سی۔ ہیڈن / مہ جبیں اختر	۲۲/=
189.	فرہنگ ادبی اصطلاحات	کلیم الدین احمد	۲۷/=
190.	فرہنگ آصفیہ (۱)	مولوی سید احمد دہلوی	۱۵۰/=
191.	فرہنگ آصفیہ (۲)	مولوی سید احمد دہلوی	۱۵۰/=
192.	فرہنگ آصفیہ (۳)	مولوی سید احمد دہلوی	۱۵۰/=
193.	فرہنگ آصفیہ (۴)	مولوی سید احمد دہلوی	۱۵۰/=
194.	فرہنگ اصطلاحات انسانیات	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۴/۵۰
195.	فرہنگ اصطلاحات تاریخ وسیاسیات	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۳۸/=
196.	فرہنگ اصطلاحات حیوانیات	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۱۲/=
197.	فرہنگ اصطلاحات ریاضیات	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۵/=
198.	فرہنگ اصطلاحات فلسفہ، نفسیات اور تعلیم	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۳۰/=
199.	فرہنگ اصطلاحات کیمیا	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۸/=
200.	فرہنگ اصطلاحات لسانیات	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۲۰/=
201.	فرہنگ اصطلاحات معاشیات	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۱۰/=
202.	فرہنگ اصطلاحات نباتیات	اردو بیورو (انگریزی/اردو)	۱۵/=
203.	فرہنگ سیاسیات	محمد محمود فیض / حسن علی جعفری	۳۸/=
204.	کتاب کی تاریخ	شاہاں قدوائی	۳/۵۰
205.	کتب خانہ داری ایک تعارف	شہاب الدین انصاری	۲۴/=
206.	لسانیات کیا ہے؟	ڈاکٹر ڈیوڈ کرسٹل / ڈاکٹر نصیر احمد خان	۱۱/=
207.	لسانی مطالعے ترمیم واضافے کے ساتھ (تیسرا ایڈیشن)	پروفیسر گیان چند جین	۲۲/=
208.	لغت ابجد شماری (جلد اوّل)، (حصہ اوّل)	سید احمد (سڈنی)	۸۵/=
209.	مبادی کتابیات	شہاب الدین انصاری / کرشن کمار	۲۲/=
210.	مختصر اردو لغت	ترقی اردو بیورو	۶۵/=
211.	نئی اردو قواعد	عصمت جاوید	۱۵/=
212.	وضع اصطلاحات	وحید الدین سلیم	۱۵/=
213.	ہند آریائی اور ہندی	سنیتی کمار چٹرجی / پروفیسر عتیق احمد صدیقی	۱۰/۷۵
214.	ہندوستان میں چھاپہ خانہ	پروفیسر علی ابن الحسین زیدی	۷/۲۵
215.	ہندوستان کے زمانہ قدیم و وسطیٰ کے کتب خانے	بمل کمار دت / سرتاج عالم عابدی	۱۰/۵۰

فلسفہ، تعلیم، نفسیات، مذہب، سماجیات

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
216.	ابتدائی نفسیات	سید محمد محسن / محمد رضوان احمد خاں	۱۶/=
217.	ابنارمل نفسیات	ایلفرا ایم روزن / ذکیہ مشہدی	۲۸/=
218.	ادبیات شناسی	پروفیسر محمد حسن	۱۲/۵۰
219.	انسان اپنی تلاش میں	رولو مے / زاہدہ زیدی	۳۰/=
220.	اردو زبان کی تدریس (تیسری طباعت)	معین الدین	۱۸/=
221.	اشارات تعلیم	آسٹن / نور الحسن	۴۵/=
222.	اصول تعلیم (دوسری طباعت)	خواجہ غلام السیدین	۲۴/=
223.	اصول تعلیم اور عمل تعلیم	ڈی، ایس گارڈن / خلیل الرحمٰن اور سیفی پریمی	۱۶/۷۵
224.	پتنجلی کا فلسفہ یوگ	مترجم کرشن کمار پاٹھک	۱۲/=
225.	تاریخ فلسفہ اسلام	ٹ۔ ج۔ بور / سید عابد حسین	۶/۵۰
226.	تاریخ ہندی فلسفہ	ایس۔ این۔ داس گپتا / رائے شیو موہن لال ماتھر	۳۰/=
227.	تحلیل نفسی کا اجمالی خاکہ	سگمنڈ فرائڈ / ظفر احمد صدیقی	۱۰/۵۰
228.	تدریس تاریخ	خلیل المرتب	۱۸/=
229.	تدریس جغرافیہ	محمد ضیاء الدین علوی	۲۰/=
230.	تعلیم اور اس کا سماجی پس منظر	ڈاکٹر سلامت اللہ	۱۰/۷۵
231.	تعلیمی تشکیل نو کے مسائل	خواجہ غلام السیدین / ایم۔ ابو بکر	۱۲/۷۵
232.	تعلیمی رہنمائی اور صلاح کاری	عبد المغنی مدہوش	۱۳/۷۵
233.	تعلیم سماج اور کلچر (دوسری طباعت)	اے، کے، سی، اٹاوے / ڈاکٹر اختر انصاری	۱۰/=
234.	تعلیم میں نفسیات کی اہمیت	ہربرٹ سورینس / ڈاکٹر سلامت اللہ	۴۷/=
235.	تعلیم کی نفسیاتی اساس	عبد اللہ ولی بخش قادری	۶۵/=

236. تعلیم کا عمل — جیروم۔ ایس برونر/معین الدین — ۵/۵۰
237. تعلیم کے مقاصد اور وسائل — تھیوڈر براملڈ/خلیل الرحمٰن — ۱۸/=
238. تعلیم (ہندوستان کے مسلم عہد حکومت میں) — ایس۔ ایم جعفر/سعید انصاری — ۸/۲۵
239. ثانوی مدارس میں تدریس — نیلسن، ایل، بوسنگ/مسرور علی، اختر ہاشمی — ۶۲/=
240. جدید ابتدائی منطق — ایل سوزن اسٹبنگ/ڈاکٹر سلطان علی شیدا — ۱۰/=
241. جدید ہندوستان میں ذات پات — ایم این سرینواس/شہباز حسین — ۸/۲۵
242. جواہر پارہ اور اک/شنکر آچاریہ — شنکر آچاریہ/کرشن کمار پاٹھک — ۸/=
243. جدید دنیا میں تعلیم — نیاز احمد اعظمی — ۲۰/=
244. زمان و مکان — وزیر حسن عابدی — ۱۵/=
245. سائنس کی تدریس — ڈی این شرما/آر، سی، شرما — ۲۸/=
246. سماج اور تعلیم — محمد عبدالقادر حمادی — ۵/۷۵
247. سماجی فلسفہ کا خاکہ — جے۔ ایس۔ میکینز/زے — ۲۲/=
248. شخصیت کے نظریات — ساجدہ زیدی — ۲۵/=
249. شرح مد بھگوت گیتا — مترجم: حسن الدین احمد — ۵/=
250. علم مدنیت کی تدریس — ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی — ۱۱/=
251. علم طبیعیات اور جدید طریقۂ تعلیم — رضیہ شیخ نظام الدین — ۲۱/=
252. فلسفیانہ تجربہ ایک تعارف — جان ہاسپرس/ایس، اے، شیدا — ۵۲/=
253. فلسفہ کے بنیادی مسائل — اے، سی، ایونگ/میر ولی الدین — ۱۵/۷۵
254. قدیم ہندی فلسفہ — رائے شیو موہن لال ماتھر — ۱۵/۵۰
255. قومی تہذیب کا مسئلہ — سید عابد حسین — ۹/۶۰
256. کامرس کیسے پڑھائیں — محمد شریف خاں — ۱۴/۵۰
257. گیتا کا فلسفہ ساتھیہ — (مترجم) کرشن پاٹھک — زیر طبع
258. معاشیات کیسے پڑھائیں — ریاض شاکر خاں — ۱۴/=
259. مدرسۂ عمل — الڈولف فیریر/شیخ غلام حسین — ۹/۷۵
260. نسل اور نسلی امتیاز — عبدالقادر حمادی — ۸/۵۰
261. نفسیات جنوں — برنارڈ ہارٹ/رشید وزماں — ۵/۲۵
262. ہمارا قدیم سماج — سید تقی حسن نقوی — ۶/۵۰
263. ہندو فلسفہ مذہب اور نظام معاشرت — سید حامد حسین — ۹/=
264. ہندوستانی گاؤں — شیاما چرن دوبے/عبدالغفار حمادی — ۱۵/=
265. ہندوستان میں عورت کی حیثیت — آئی۔ سی۔ آر۔/صغرا مہدی — ۱۵/=
266. ہندوستانی سماج ساخت اور تبدیلی — ضیاء الدین احمد — ۳۸/=
267. ہندی فلسفہ کے عام اصول — شیو موہن لال ماتھر — ۱۸/=

معاشیات، تجارت

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مترجم	قیمت
268.	اجارہ	این، اے، جی، راپسن/ایم، اے، گیلانی	۱۷/۵۰
269.	اجر تیں	موریس ڈاب/عبدالرشید	۱۰/۵۰
270.	اصول معاشیات	رضیہ نظامی	۱۰/=
271.	بین الاقوامی معاشیات	چارلس پی کنڈل برجر/لیاقت علی خاں	۳۵/=
272.	تجارت بین الاقوامی و مبادلات خارجہ	محمد باقر زیدی	۱۶/=
273.	دفتری انتظامیہ	ہشمر/پروفیسر محمد سعید	۱۲/=
274.	شماریات اور ان کا استعمال	ایل۔ اے۔ باڈنگٹن/نجم الحسن	۱۵/۷۵
275.	کامرس برائے سکنڈری اسکول	سیتارام ورما/زین العابدین	۴/۵۰
276.	کھاتہ نویسی و کھاتہ داری	کیو۔ ایچ۔ فاروقی	۱۲/=
277.	معاشیات کے بنیادی اصول	سراج الحسن	۱۲/۲۵
278.	ہندوستان اور مشرق وسطی کے تجارتی تعلقات	ڈاکٹر حامد اللہ ندوی	۲۲/=
279.	ہندوستان کا صنعتی ارتقاء	ڈی۔ آر۔ گیڈگل/ایم۔ صدیقی	۱۳/=
280.	ہندوستان کی معاشی تاریخ (حصہ اول) ۱۷۵۷ء تا ۱۸۳۷ء	رمیش دت/غلام ربانی تاباں	۱۸/۷۵
281.	ہندوستانی معاشیات	ایس کے بھٹناگر/محمد خلیل یامین	۵/۳۰
282.	ہندوستانی معاشیات	برج کشور/این۔ کے۔ بھٹناگر	۵/۳۰
283.	ہندوستانی معیشت	الک گھوش	۵/۲۵
284.	ہندوستان میں بیوپاری کارپوریشنوں کا فروغ ۱۸۵۱ء تا ۱۹۰۰ء	رادھے شیام/رنگتا/غلام حیدر	۲۱/۵۰
285.	ہندوستانی صنعتوں میں انصرام عملہ	نجم الحسن	۸/۷۵

سائنسی اور تکنیکی کتابیں

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مترجم	قیمت
286.	آبیات	محمد ابراہیم	۱۰/=
287.	آسان اردو شارٹ ہینڈ	سید راشد حسین	۱۶/=
288.	ارضیات کے بنیادی تصورات	وائی ایم وچیف/ پروفیسر ماجد حسین	۲۲/=
289.	انسانی ارتقاء	ایم۔ آر۔ ساہنی/ احسان اللہ	۱۳/۷۵
290.	ایٹم کیا ہے؟	احمد حسین	۴/۵۰
291.	بائیو گیس پلانٹ	ڈاکٹر خلیل اللہ خاں	۱۵/=
292.	برقی توانائی	انجم اقبال	۱۲/=
293.	پرندوں کی زندگی اور ان کی معاشی اہمیت	محشر عابدی	۱۱/=
294.	پیڑ پودوں میں وائرس کی بیماریاں	رشید الدین خاں	۶/۵۰
296.	پیمائش و نقشہ کشی	محمد انعام اللہ	۲۰/=
296.	تاریخ طبعی (حصہ اوّل)	پروفیسر شمس الدین قادری	۲۴/=
297.	تاریخ طبعی (حصہ دوم)	پروفیسر شمس الدین قادری	۲۴/=
298.	تاریخ ایجادات	ایگین لارسن/ صالحہ بیگم	۳۰/=
299.	عملی احصاء برائے بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔	شانتی نرائن/ سیّد ممتاز علی	۲۲/۲۵
300.	ٹرانسسٹر کے بنیادی اصول	سید اقبال حسین رضوی	۱۱/۲۵
301.	جدید الجبرا اور مثلثات برائے بی۔ اے۔	الیگزینڈر جے پی۔ وغیرہ۔ ایس ہلے ایل، شیروانی	۱۵/=
302.	خاص نظریۂ اضافیت	حبیب الحق انصاری	۱۲/=
303.	دھوپ چولھا	ایم۔ ایم۔ ہدی/ ڈاکٹر خلیل اللہ خاں	۱۲/=
304.	راست و متبادل کرنٹ	عبدالرشید انصاری	۱۵/=
305.	سائنس کی باتیں	اندرجیت لال	۱۱/۵۰
306.	سائنس کی کہانیاں (حصہ اوّل)	سکسینہ اور سکسینہ/ انیس الدین ملک	۱۰/۵۰
307.	سائنس کی کہانیاں (حصہ دوم)	سکسینہ اور سکسینہ/ انیس الدین ملک	۱۲/=
308.	سائنس کی کہانیاں (حصہ سوم)	سکسینہ اور سکسینہ/ انیس الدین ملک	۵/=
309.	علم کیمیا (حصہ اول) (چھٹی طباعت)	مترجم: سید انوار سجاد رضوی	۵/=
310.	علم کیمیا (حصہ دوم)	مترجم: ارشد رضوی	۴/=
311.	فلسفہ، سائنس اور کائنات	ڈاکٹر محمود علی سڈنی	۵۵/=
312.	فن طباعت (دوسرا ایڈیشن)	بلجیت سنگھ مطیر	۱۱/۵۰
313.	فن خطاطی و خوشنویسی اور مطبع منشی نول کشور کے خطاط	امیر حسن نورانی	۳۶/=
314.	کلاسیکی برق و مقناطیسیت مترجم: بی بی سکینہ	وانف کانگ۔ ایچ پینوفسکی میلیا فلپس۔	۵۰/=
315.	کوئلہ	نفیس احمد صدیقی	۲۲/=
316.	گنے کی کھیتی	سید مسعود حسن جعفری	۱۵/=
317.	گھریلو سائنس (حصہ ششم)	مترجم۔ شیخ سلیم احمد	۱۸/=
318.	گھریلو سائنس (حصہ ہفتم)	مترجم۔ ایس۔ اے۔ رحمان	۱۸/=
319.	گھریلو سائنس (حصہ ہشتم)	مترجم۔ تاجور سامری	۲۸/=
320.	محدد جیومیٹری	گورکھ پرشاد اور ایچ۔ سی۔ گپتا/ نثار احمد خاں	۳۵/=
321.	مسلم ہندوستان کا زراعتی نظام	ڈبلیو ایچ مورلینڈ/ جمال محمد	۱۴/۵۰
322.	مغل ہندوستان کا طریق زراعت	عرفان حبیب/ جمال محمد	۳۴/۵۰
323.	مفتاح التقویم	حبیب الرحمٰن خاں صابری	۲۸/=
324.	موزوں ٹکنالوجی ڈائرکٹری	ایم۔ ایم۔ ہدیٰ/ خلیل اللہ خاں	۲۸/=
325.	نوریات	ایف۔ ڈبلیو سیرس/ آر۔ کے۔ رستوگی	۲۲/=
326.	ہندوستان کی زراعتی زمینیں اور ان کی زرخیزی	سید مسعود حسین جعفری	۱۲/=
327.	ہندوستان میں موزوں ٹکنالوجی کی توسیع کی تجویز	ایم۔ ایم۔ ہدیٰ/ ڈاکٹر خلیل اللہ خاں	۱۰/=

بچوں کا ادب

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مترجم	قیمت
328.	آرٹ کی کہانی	سیما پرویز	۲/۵۰
329.	اچھی چڑیا	محمد شفیع الدین نیّر	۵/=
330.	اخبار کی کہانی	غلام حیدر	۱۱/۵۰
331.	اقبال اور بچوں کا ادب	زیب النساء بیگم	۱۷/=
332.	ادب کسے کہتے ہیں	اطہر پرویز	۱/۸۵

333.	اڑنے والا گینڈا	منور ماجرا	۸/۵۰
334.	اشوک کی پتنگ	ماسگریٹ گڈ	۷/۵۰
335.	اقبال کی کہانی	جگن ناتھ آزاد	۲/۵۰
336.	اکبرالہ آبادی	صغرا مہدی	۴/۵۰
337.	انجان ملکوں کے کھوجی	ثریا جبیں	۱۲/=
338.	ان سے ملئے	منوہر ورما/طلعت عثمانی	۸/=
339.	انوار سہیلی کی کہانیاں	ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی	۱۰/۵۰
340.	انوکھی کہانیاں	ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی	۲/۲۵
341.	الوہا اور کالا کنواں	صالحہ عابد حسین	۷/۱۵
342.	السکی	ہومر/اطہر پرویز	۷/=
343.	اولمپک گیمس	صفدر حسین	۱۲/=
344.	اونٹ راجا	پریمار لا شنکر	۴/۵۰
345.	ایشیا اور یورپ کی کہانیاں	ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی	۴/۵۰
346.	ایک دن کا بادشاہ	باز گو اطہر پرویز	۵/۵۰
347.	ایک نائی اور رنگ ساز کا قصہ	باز گو اطہر پرویز	۹/=
348.	اینڈرسن کی کہانیاں	باز گو اطہر افسر	۴/۵۰
349.	ایلس آئینہ گھر میں	مترجم۔ عبدالحیٔ	۱۱/=
350.	بابر نامہ	مترجم۔ ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی	۱۲/=
351.	باتیں کرنے والا غار	دولت ڈونگاجی/اے کے لونگیا	۳/۵۰
352.	باپو اور بچے	پی۔ ڈی۔ ٹنڈن/تاجور سامری	۲/۲۵
353.	بچوں کے حالی	صالحہ عابد حسین	۳/۷۵
354.	بچوں کے ڈرامے	اطہر افسر	۱۰/۵۰
355.	بچوں کی مسکان	سیدہ فرحت	۳/۷۵
356.	بچوں کی نظمیں	جگن ناتھ آزاد	۵/=
357.	بچوں کے نہرو	ایم چیلاپتی راؤ/پریم نارائن	۷/۵۰
358.	بکری دو گاؤں کھا گئی	م۔ ندیم	۹/=
359.	بگلا اور کیکڑا	الا شنکر	۶/=
360.	بوڑھیا اور کوا	شنکر	۷/۵۰
361.	بوستاں کی کہانی	باز گو عاقلہ شبلی	۶/=
362.	بے زبان ساتھی	وکیل نجیب	۱۰/=
363.	بیربل کی شوخیاں	ثریا جبیں	۸/=
364.	بے زبانوں کی دنیا	حیدر بیابانی	۱۸/=
365.	بینک کی کہانی	غلام حیدر	۴/۵۰
366.	بھارت کی لوک کتھائیں (حصہ اوّل)	باز گو ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی	۳/=
367.	بھارت کی لوک کتھائیں (حصہ دوم)	باز گو ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی	۳/=
368.	بھارت کی لوک کتھائیں (حصہ سوم)	باز گو ڈاکٹر محمد قاسم صدیقی	۳/=
369.	بھکاری راجہ	کے شیو کمار/ساحر ہوشیار پوری	۱/۵۰
370.	بھوت پریت	ترقی اردو بیورو	۱/۹۰
371.	پریم چند	پروفیسر قمر رئیس	۱۲/=
372.	پریم چند کی کہانیاں	جوگندر پال	۱۱/۵۰
373.	پسند	ملیا تھامس	۷/۵۰
374.	پنچ تنتر کی کہانیاں (حصہ اول)	کے۔ شیو کمار/اطہر پرویز	۵/۷۵
375.	پنچ تنتر کی کہانیاں (حصہ دوم)	کے۔ شیو کمار/اطہر پرویز	۵/۷۵
376.	پنچ تنتر کی کہانیاں (حصہ سوم)	کے۔ شیو کمار/اطہر پرویز	۵/۷۵
377.	پنچ تنتر کی کہانیاں (حصہ چہارم)	کے۔ شیو کمار/اطہر پرویز	۷/=
378.	پودوں اور جانوروں کی دنیا	اطہر پرویز	۲/۵۰
379.	پوربی دیسوں کی کہانیاں	کلا تھیرانی/عائشہ صدیقی	۹/=
380.	پیسے کی کہانی	اطہر پرویز	۳/۵۰
381.	پھول مالا	سعادت نظیر	۲/۵۰
382.	پھلواری	منیر الحق صدیقی	۸/۵۰
383.	ترقی اردو ریڈر	حیات اللہ انصاری	۳/۶۵
384.	تین مچھلیاں	دولت ڈونگاجی/اے۔ اے۔ لونگیا/این۔ این۔ مجمدار	۳/۵۰
385.	جانور اور ان کے بچے	ڈی۔ سی۔ سولاگی	۳/۲۵
386.	جمبو کی تربیت	آر۔ کے۔ مورتھی	۵/۵۰
387.	جنوبی وسطی افریقہ اور ملاگاسی کی مزیدار کہانیاں	محمد امین	۱۰/=
388.	چار درویشوں کا قصہ	باز گو نورالحسن نقوی	۱۱/=
389.	چکو	سریکھا پانندیکر	۷/۷۵
390.	چرخ کا سفر	سید محمد ترکی	۴/۵۰

391.	چڑیا اور راجہ	مدھو نٹڈن	۷/=
392.	چڑیاں	سلطان آصف	۳/=
393.	چکبست	رام لال نابھوی	۱۸/=
394.	چلو چاند پر چلیں	جے پرکاش بھارتی / ڈاکٹر محمد یعقوب عامر	۵۱/=
395.	چندا ماما کے گاؤں میں	قاضی مشتاق احمد	۵/=
396.	چندر دیو	ایم لتا / کشور سلطان	۳/=
397.	حاتم طائی کا قصہ	مرتب: نور الحسن نقوی	۶/۵۰
398.	حالی	صالحہ عابد حسین	۴/=
399.	حرف حرف نظم	وقار خلیل	۵/=
400.	خط کی کہانی	غلام حیدر	۱۱/=
401.	خطرناک راستے	وکیل نجیب	۹/۵۰
402.	خواجہ میر درد	پروفیسر ظہیر احمد صدیقی	۴/۵۰
403.	دلچسپ کہانیاں	ڈاکٹر رام آسراراز	۸/۵۰
404.	دلکش نظمیں	ابرار کرت پوری	۶/=
405.	دیس دیس کی کہانیاں	اطہر پرویز	۶/=
406.	ڈارون کا نظریہ ارتقاء	ڈاکٹر افتخار احمد	۷/۵۰
407.	ڈاکٹر راجندر پرشاد	عبداللطیف اعظمی	۵/=
408.	رابن ہڈ کے کارنامے	تلخیص و ترجمہ ایم۔ ندیم	۱۵/=
409.	رابنسن کروسو	ڈینیل ڈیفو / م۔ ندیم	۳/۴۰
410.	راجو اور اکبر	جین بوجور	۴/۷۵
411.	راجہ رام موہن رائے	سچندر لال گھوش / انعام الحق	۳/۵۰
412.	رتن ناتھ سرشار	پریم پال اشک	۴/۲۵
413.	رینگنے والے جانور	قیصر سرمست	۱۴/=
414.	سات رانیاں	انکا شنکر	۴/=
415.	سب کے باپو	سلطان آصف فیضی	۴/۵۵
416.	سجاتا اور جنگلی ہاتھی	شنکر / ایس۔ ایم۔ شاہنواز	۴/=
417.	سرسید احمد خاں	میر نجابت علی / سید ابو الحسنات	۱/=
418.	سنہری ہرن	شنکر	۸/۵۰
419.	سوڈان کی مزے دار کہانیاں	محمد امین	۸/۵۰
420.	سونالی کا دوست	انکا شنکر	۶/=
421.	شاہنامہ کی کہانیاں	باز گو ڈاکٹر آصف نعیم صدیقی	۴/۵۰
422.	شریف زادہ	حفیظ عباسی	۵/=
423.	شکاری شکار اور جنگل سے پیار	رضیہ تحسین	۱۱/=
424.	شیر اور خرگوش	شنکر	۵/=
425.	صبح کی پری	رتن سنگھ	۳/=
426.	عقل مند مچھیرے اور دوسرے ڈرامے	مرتب: م۔ ندیم	۷/=
427.	فٹ بال کی کہانی	مترجم۔ راج نرائن راز	۶/=
428.	فسانۂ عجائب	رجب علی بیگ سرور	۴/۲۵
429.	فضائی اور خلائی اڑان	شاداں پرویز	۳/۲۵
430.	قصہ ہائے رنگ رنگ	صمد بہرنگی / شعیب اعظمی	۲۹/=
431.	کٹھ پتلی ایک تماشہ	سطوت رسول	۷/=
432.	کچھوا اور ہنس	شنکر	۵/=
433.	کیمیا کی کہانی	سید شہاب الدین دسنوی	۳/=
434.	گاندھی اہنسا کا سپاہی	پی۔ ڈی۔ ٹنڈن / محمد حسین قدوائی	۱۲/۵۰
435.	گاندھی جی کے مختلف روپ	الو بند هوپادھیائے	۳/=
436.	گانے والا گدھا	شنکر	۵/=
437.	گڈو میاں	نور الحسنین	۲۰/=
438.	گلستاں کی کہانی	محمد حسین قدوائی	۱۲/۵۰
439.	للی پٹ کا سفر	جوناتھن سوئفٹ / م۔ ندیم	۲/۱۰
440.	لمبو اور موٹو	منور راجو نا	۴/=
441.	مالوے کی لوک کہانیاں	ڈاکٹر صادق	۵/۵۰
442.	محمد حسین آزاد	نند کشور وکرم	۵/=
443.	مرزا عظیم بیگ چغتائی	ڈاکٹر ہارون ایوب	۱۴/=
444.	مشینی گھوڑا	باز گو اطہر پرویز	۵/=
445.	مصر اور شمالی افریقہ کی کہانیاں	محمد امین	۹/=
446.	منٹو اور آنکو	شیریں نیازی	۱۴/=
447.	مولانا روم کی کہانیاں	مرتب: محمد حفیظ الدین	۶/۵۰
448.	میگھ ناتھ ساہا		۱۰/=
449.	موہن جوداڑو کی مایا	ملک راج آنند	۸/=
450.	مہاگری	مرتب: حفیظ الکبیر پرواز	۳/۷۵
451.	میر تقی میر	پروفیسر نثار احمد فاروقی	۱۸/=
452.	میری والدہ	سگرن سری واستوا	۶/۲۵

453.	میں کیا بنوں گا	میری لن ہرش	۷/۵۰
454.	ناگ متی	ساوتری ر سلمیٰ اجمیری	۳/=
455.	نصوح کا خواب	مرتب: حفیظ عباسی	۳/۵۰
456.	ننھی جل پری	ہانس کرسٹیاں اینڈرسن ر ہرچرن چاولہ	۵/۵۰
457.	نورتن کی کہانیاں	بازگو شمیم احمد	۶/۵۰
458.	نور جہاں	ایم۔ آر۔ کوہلی	۷/=
459.	نیا کلینڈر اور دوسری کہانیاں	قاضی مشتاق احمد	۷/=
460.	نہرو کے ان دیکھے روپ	پی۔ ڈی۔ ٹنڈن ر نور الحسن نقوی	۱۳/=
461.	وفادار نیولا	شنکر	۵/۵۰
462.	ہری اور دوسرے ہاتھی	شنکر ر پریم نارائن	۶/=
463.	ہمارا سنیما	پریم پال اشک	۱۰/=
464.	ہمارا قومی گیت	سید محمد ابراہیم فکری	۱۰/=
465.	ہمارے ٹیگور	صفدر حسین	۸/۵۰
466.	ہمارے جانباز	پریم پال اشک	۱۳/=
467.	ہمالیہ کے بنجارے	شیام سنگھ ششی	۶/۵۰
468.	ہندوستان کی آبادی	محمد ابوذر	۸/۷۵
469.	ہندوستان کی بزرگ ہستیاں	صفدر حسین	۹/=
470.	ہندوستان کی عظیم عورتیں	صفدر حسین	۹/=
471.	ہندوستان کی مایۂ ناز ہستیاں و دیگر مضامین	بی۔ شیخ علی	۱۳/=
472.	ہندوستان کے قبائلی بچے	ڈاکٹر ششی ر رام پرکاش راہی	۱۱/۹
473.	ہماری لوک کہانیاں	پریم پال اشک	۱۸/=

طب و معالجات

نمبر شمار	کتاب	مصنف ر مترجم	قیمت
475.	امراض النساء (چوتھا ایڈیشن)	حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی	
476.	امراض الاطفال	حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی	۳۸/=
477.	امراض اور ان کی حقیقت	حکیم ایم۔ حشام صدیقی	۲۳/=
478.	بچے کی صحت	ڈاکٹر مس ستیہ گپتار شمیم نکہت	۷/۵۰
479.	پیٹ کے کیڑے	محمد رفیق اے۔ ایس	۷/=
480.	تاریخ طب	حکیم محمد حسان	۳۶/=
481.	تشریح الہیکل (اول)	حکیم ایس۔ ایم۔ کمال الدین حسین ہمدانی	۱۱/=
482.	تشریح الاحشاء	حکیم ایس۔ ایم۔ کمال الدین حسین ہمدانی	۳۳/=
483.	تیمارداری، (ترمیم و اضافے کے ساتھ) (دوسرا ایڈیشن)	ڈاکٹر حسین فاروقی	۱۶/=
484.	چائنیز طب آکیوپنکچر اور موکسی بوشن کے بنیادی اصول	ڈاکٹر محمد ظہیر الدین	۱۲/=
485.	چند عام بیماریاں	حسین فاروقی	۹/=
486.	درد۔ علامت اور علاج	حکیم ابو سعد خالد جاوید شمسی	۱۷/=
487.	سرطان کیا ہے؟	محمد برہان حسین	۷/=
488.	شراب نوشی اور منشیات کی لت	ڈاکٹر حسین فاروقی	۱۷/=
489.	علم الادویہ (حصہ سوم)	حکیم محمد مستان علی	۷/=
490.	عہد مامون کے طبی و فلسفیانہ ترجمہ کا تحقیقی مطالعہ	ڈاکٹر عشرت اللہ خاں	
491.	فطری علاج	حسن الدین احمد اور غلام احمد	۱۶/۷۵
492.	قبالیات	محمد عباس رضوی	۳۵/=
493.	قدیم علم الامراض	حکیم وامق ملک امین	۱۲/=
494.	کتاب المرشد	محمد بن زکریا رازی ر محمد رضی السلام ندوی	۱۵/=
495.	کلیات نبض و بول و براز	حکیم حافظ سید حبیب الرحمن	۸/۵۰
496.	ماہیت الامراض	ڈاکٹر سید اسد رضا زیدی	۴۰/=
497.	مبادیات طب پر ایک تحقیقی نظر	حکیم الطاف احمد اعظمی	۱۱/=
498.	معالجات (حصہ اوّل)	حکیم وسیم احمد اعظمی	۴۸/=
499.	معالجات (حصہ دوم)	حکیم وسیم احمد اعظمی	۵۸/=
500.	معالجات (حصہ سوم)	حکیم وسیم احمد اعظمی	
501.	معالجات (حصہ چہارم)	حکیم وسیم احمد اعظمی	
502.	میزان الطب	حکیم محمد اکبر	۳۲/=
503.	موجز القانون	مترجم۔ کوثر چاندپوری	۲۷/=
504.	نسائیات	حکیم سید محمد عباس رضوی	۳۵/=
505.	ہماری غذا	شکیل احمد	۱۱/=
506.	ہندوستان کے مشہور اطباء	حکیم حافظ سید حبیب الرحمن	۱۸/=
507.	یونانی طب میں مانع حمل ادویہ اور تدابیر	حکیم ام الفضل	۱۲/=
508.	یونانی ادویہ مفردہ	حکیم سید صفی الدین علی	۳۴/=

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی

مندرجہ ذیل مطبوعات پر خصوصی رعایت دے رہی ہے

یہ رعایت 31/ مارچ 1998ء تک کے لئے ہے۔

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مترجم	قیمت
۱۔	اردو لغت نگاری کا تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر مسعود ہاشمی	30/-
۲۔	ارنیسٹ ہیمنگوے حیات وفن کا تنقیدی مطالعہ (دوسرا ایڈیشن)	ڈاکٹر سلامت اللہ خان	11/-
۳۔	بہار میں اردو زبان وادب کا ارتقا	پروفیسر اختر اورینوی	18/-
۴۔	تذکرۂ علمائے بلخ	صفی الدین واعظ / مترجم پروفیسر نذیر احمد	13/-
۵۔	قدیم اردو نظم (حصہ اول)	مرتبہ۔ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	40/-
۶۔	ذوق وجستجو	پروفیسر خواجہ احمد فاروقی	34/-
۷۔	دکن میں مرثیہ اور اعزاداری	ڈاکٹر رشید موسوی	16/-
۸۔	سب رس کے حروف (صرفی مطالعہ)	آصفہ بیگم	11/-
۹۔	فکر و تحقیق (۱)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	15/-
۱۰۔	فکر و تحقیق (۲)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	15/-
۱۱۔	فکر و تحقیق (۲)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	15/-
۱۲۔	فکر و تحقیق (۳)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	15/-
۱۳۔	فکر و تحقیق (۴)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	15/-
۱۴۔	فکر و تحقیق (۵)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	20/-
۱۵۔	فکر و تحقیق (۶)	ڈاکٹر فہمیدہ بیگم	20/-
۱۶۔	وضاحتی کتابیات (جلد دوم)	پروفیسر گوپی چند نارنگ / پروفیسر مظفر حنفی	43/-
۱۷۔	وضاحتی کتابیات (جلد سوم)	پروفیسر گوپی چند نارنگ	135/-
۱۸۔	اسلامی سماج	ریوبن لیوی / ڈاکٹر مشیر الحق	60/-
۱۹۔	برطانیہ کا دستور اور نظام حکومت	محمد محمود فیض آبادی	36/-
۲۰۔	جغرافیہ کی ماہیت اور اس کا مقصد	ایس ڈبلیو وولرج / انیس احمد صدیقی	19/-
۲۱۔	جدید ہندوستان کے سماجی وسیاسی افکار	ڈاکٹر ہاشم قدوائی	47/-
۲۲۔	سوویت یونین کا سیاسی نظام	ظفر امام	74/-
۲۳۔	علی وردی اور اس کا عہد	کالی کنکر دتہ / عبدالاحد خاں خلیل	30/-
۲۴۔	مہاتما گاندھی	بی آر نندا / علی جواد زیدی	60/-
۲۵۔	میر طالبی (سفرنامہ)	ابو طالب اصفہانی / ثروت علی	32/-
۲۶۔	منتخب دساتیر کا تقابلی مطالعہ	شجاع الدین فاروقی /	65/-
۲۷۔	ناوابستگی	پروفیسر رشید الدین خاں / ڈاکٹر ایس ایم مہدی	37/-

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
۲۸۔	ہندوستان کے دور وسطی کے مورخین	پروفیسر محب الحسن / مسرور علی ہاشمی	45/-
۲۹۔	صوتیات فونیمیات	پروفیسر اقتدار حسین	24/-
۳۰۔	عشری درجہ بندی	پروفیسر گیان چند جین	80/-
۳۱۔	عہد حاضر کتب خانہ داری ایک تعارف	کے سی ہیڈن / مہ جبیں اختر	27/-
۳۲۔	لغت ابجد شماری (جلد اول حصہ اول)	سید احمد (کناڈا)	85/-
۳۳۔	انسان اپنی تلاش میں	رولو مے / زاہدہ زیدی	30/-
۳۴۔	اشارات تعلیم	آسٹن / نور الحسن	45/-
۳۵۔	تدریس تاریخ	خلیل الرب	18/-
۳۶۔	تعلیمی تشکیل نو کے مسائل	خواجہ غلام السیدین / ایم ابو بکر	12.75
۳۷۔	تعلیم کے مقاصد اور وسائل	تھیوڈر بریملڈ / خلیل الرب	18/-
۳۸۔	ثانوی مدارس میں تدریس	نیلسن ایل بوسنگ / مسرور علی اختر ہاشمی	62/-
۳۹۔	سماجی فلسفہ کا خاکہ	جے ایس میکنیس زے	22/-
۴۰۔	شخصیت کے نظریات	ساجدہ زیدی	25/-
۴۱۔	علم طبیعیات اور اس کا جدید طریقہ تعلیم	رضیہ شیخ نظام الدین	21/-
۴۲۔	فلسفیانہ تجربہ ایک تعارف	جان ہاسپرس / ڈاکٹر ایس اے شیدا	15/-
۴۳۔	کپل کا فلسفیانہ سانکھیہ	(مترجم) کرشن پاٹھک	
۴۴۔	ہندوستانی گاؤں	شیاما چرن دوبے / عبدالقادر عمادی	15/-
۴۵۔	ہندوستانی سماج ساخت اور تبدیلی	ضیاء الدین احمد	38/-

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
۴۶۔	ہندی فلسفہ کے عام اصول	شیو موہن لال ماتھر	18/-
۴۷۔	بین الاقوامی معاشیات	چارلس پی کنڈل برجر / ڈاکٹر لیاقت علی خاں	35/-
۴۸۔	تجارت بین الاقوامی و مبادلات خارجہ	محمد باقر زیدی	16/-
۴۹۔	ہندوستان میں بیوپاری کارپوریشنوں کا فروغ ۱۸۵۱ء تا ۱۹۰۰ء	رادھے شیام رنگنار / غلام حیدر	21.50/-
۵۰۔	ہندوستانی صنعتوں میں انصرام عملہ	نجم الحسن	8.75/-
۵۱۔	گھریلو سائنس (تالیف)	لیڈی ارون کالج دہلی / مترجم طاہرہ عابدین	35/-
۵۲۔	برقی توانائی	انجم اقبال	12/-
۵۳۔	پیمائش و نقشہ کشی	محمد انعام اللہ	20/-
۵۴۔	تاریخ طبعی (حصہ اول)	پروفیسر شمس الدین قادری	24/-
۵۵۔	تاریخ طبعی (حصہ دوم)	پروفیسر شمس الدین قادری	24/-
۵۶۔	تاریخ ایجادات	ایگن لارسن / صالحہ بیگم	30/-
۵۷۔	تحلیلی احصا برائے بی اے، بی ایس سی	شانتی نرائن / سید ممتاز علی	22.25/-
۵۸۔	فلسفہ، سائنس اور کائنات	ڈاکٹر محمود علی سڈنی	55/-
۵۹۔	فن طباعت (دوسرا ایڈیشن)	بلجیت سنگھ مطیر	11.50/-
۶۰۔	کلاسیکی برق و مقناطیسیت	واف کانگ۔ اچ پونسکی میلبا فلپس۔ مترجم بی بی سکینہ	50/-
۶۱۔	موزوں ٹکنالوجی ڈائرکٹری	مرتب محمد منصور الہدیٰ / ڈاکٹر خلیل اللہ خاں	28/-
۶۲۔	ہندوستان میں موزوں ٹکنالوجی کی توسیع کی تجویز	ایم۔ ایم۔ مہدی / ڈاکٹر خلیل اللہ خاں	10/-

Council for Promotion of ... New Delhi
ACC No. 5154
15/10/06

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مترجم	قیمت
۶۳	ہندوستان کی زراعتی زمینیں اور ان کی زرخیزی	سید مسعود حسین جعفری	12/-
۶۴	چولا راجگان	آئی سی ایچ آر ر کے ایل نیل کنٹھ شاستری	60/-
۶۵	رہبر اخبار نویسی	سید اقبال قادری	62/-
۶۶	ہندوستانی معاشرہ عہد وسطیٰ میں	کنور محمد اشرف مترجم۔ قمرالدین	18.25/-

مندرجہ بالا مطبوعات کی ۵ روپے سے ۵ ہزار روپے تک کی خرید پر ۵۰ فیصد اور اس سے زیادہ کی خرید پر ۷۵ فیصد رعایت دی جائے گی۔ یہ رعایت ۳۱ مارچ ۱۹۹۸ء تک کے لئے ہے۔

ملنے کے پتے:

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند،
ویسٹ بلاک۔۸، آر۔کے۔پورم، نئی دہلی۔۱۱۰۰۶۶
فون نمبر: 6109746
فیکس نمبر: 6108159

جنوبی ہند شاخ:
گرین ہاؤس، دوسری منزل، نام پلی اسٹیشن روڈ،
حیدرآباد۔۵۰۰۰۰۲
فون نمبر: 515139

٭ قومی اردو کونسل کی مطبوعات

طب و معالجات

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مترجم	قیمت
1.	امراض النساء (چوتھا ایڈیشن)	حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی	
2.	امراض الاطفال	حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی	۴۸/=
3.	امراض اور ان کی حقیقت	حکیم ایم۔ حسام صدیقی	۲۳/=
4.	بچے کی صحت	ڈاکٹر مس ستیہ گپتار شمیم نکہت	۷/۵۰
5.	پیٹ کے کیڑے	محمد رفیق اے۔ ایس	۷/=
6.	تاریخ طب	حکیم محمد حسان	۴۶/=
7.	تشریح الہیکل (اول)	حکیم ایس۔ ایم۔ کمال الدین حسین ہمدانی	۱۱/=
8.	تشریح الاحشاء	حکیم ایس۔ ایم۔ کمال الدین حسین ہمدانی	۲۳/=
9.	تیمار داری (ترمیم و اضافے کے ساتھ) (دوسرا ایڈیشن)	ڈاکٹر حسین فاروقی	۱۶/=
10.	چائنیز طب آکیو پنکچر اور موکسی بوشن کے بنیادی اصول	ڈاکٹر محمد ظہیر الدین	۱۲/=
11.	چند عام بیماریاں	حسین فاروقی	۹/=
12.	درد۔ علامت اور علاج	حکیم ابو سعد خالد جاوید حسنی	۱۷/=
13.	سرطان کیا ہے؟	محمد برہان حسین	۷/=
14.	شراب نوشی اور منشیات کی لت	ڈاکٹر حسین فاروقی	۱۷/=
15.	علم الادویہ (حصہ سوم)	حکیم محمد مستان علی	۷/=
16.	عہد مامون کے طبی و فلسفیانہ ترجمہ کا تحقیقی مطالعہ	ڈاکٹر عشرت اللہ خاں	
17.	فطری علاج	حسن الدین احمد اور غلام احمد	۱۶/۷۵
18.	قبالیات	محمد عباس رضوی	۳۵/=
19.	قدیم علم الامراض	حکیم واحق ملک امین	۱۲/=
20.	کتاب المرشد	محمد بن زکریا رازی/محمد رضی السلام ندوی	۱۵/=

ریاستی اردو اکادمیوں کی چنڈی
گڑھ کانفرنس کا ایک منظر
جناب شمیم جی۔ اے۔ ایس
جناب مظفر حسین برقی وزیر
تعلقات عامہ حکومت ہریانہ
صاحب راشش ونگ ہریانہ
کے چیف سکریٹری شری
آر۔ ایس۔ ورما ڈائریکٹر قومی
اردو کونسل
جناب ایم۔ حمید اللہ بھٹ

ی اردو اکادمیوں
کی چنڈی گڑھ
میں 14 نومبر 97ء
کا ایک منظر
ثریا کو خراج
عقیدت پیش کرتے
کے لیے حاضرات
قیام میں

18 ستمبر 97ء
انجمن اساتذہ جامعات
اردو نے قومی اردو
کونسل کے ڈائریکٹر
ڈاکٹر ایم۔ حمید اللہ بھٹ
کو دہلی یونیورسٹی کے
شعبہ اردو میں استقبالیہ
دیا۔

DUNIYA - Quarterly - October, November, December 1997, Vol. 1, Issue :2
National Council for Promotion of Urdu Language
Department of Education, Ministry of H.R.D., Government of India, New Delhi.